e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 173 Thursday , March 27 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۱۷۳)لکھنؤ،بروز جمعرات ۲۷-مارچ ۲۰۲۵ء،مطابق ۲۵/رمضان المبارک -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

جسٹس ورما کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی عرضی داخل

نئی دہلی۔دہلی ہائی کورٹ کے جج جسٹس یشونت ورما کے خلاف ان کی سرکاری رہائش گاہ سے حال ہی میں غیر قانونی نقدی کی برآمدگی کے معاملے میں ایف آئی آر درج کرنے کے لیے سپریم کورٹ میں ایک عرضی دائر کی گئی ہے۔یہ درخواست بدھ کو چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سنجیو کھنہ کے سامنے فوری سماعت کے لیے پیش کی گئی۔سرکردہ درخواست گزار ایڈوکیٹ میتھیوز جے نیڈمپارا نے سی جے آئی کے سامنے اس معاملے کا ذکر کیا۔جسٹس کھنہ نے شروع میں ریمارکس دیے کہ آپ کا معاملہ درج ہے،کوئی عوامی بیان نہ دیں۔نیڈمپارا نے جسٹس ورما کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور جلے ہوئے نوٹوں کی ویڈیو سمیت متعلقہ ریکارڈ کو پبلک کرنے کے لیے سی جے آئی کی تعریف کی۔سی جے آئی نے عرضی گزار کو مشورہ دیا کہ وہ سماعت کی تاریخ کے لیے رجسٹری سے رجوع کریں۔

کوآپریٹو یونیورسٹی بل لوک سبھا میں صوتی ووٹ سے منظور

نئی دہلی۔لوک سبھا نے بدھ کو تربیت یافتہ افرادی قوت کی مدد سے ملک میں امداد باہمی کو فروغ دینے کے لیے پیش 'تربھوون کوآپریٹو یونیورسٹی بل-2025' کو صوتی ووٹ سے منظور کر دیا۔بل پر بحث کا جواب دیتے ہوئے امداد باہمی کے وزیر امت شاہ نے کہا کہ امداد باہمی کا تعلق ملک کے ہر علاقے اور ہر خاندان سے ہے،ہر گاؤں میں کوآپریٹوز ہیں۔امداد باہمی کا تعلق زرعی ترقی اور دیہی ترقی سے ہے۔انہوں نے کہا کہ امداد باہمی کی مضبوطی سے ملکی معیشت مضبوط ہوگی،اس سے خود روزگار کے مواقع بڑھیں گے،اختراع ہوگی اور تحقیق کے نئے معیار پیدا ہوں گے۔اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے حکومت تربھوون کوآپریٹو یونیورسٹی بل لے کر آئی ہے۔مسٹر شاہ نے کہا کہ اس یونیورسٹی کا نام تربھوون کوآپریٹو یونیورسٹی رکھنے کا مقصد امداد باہمی کے شعبے میں جناب تربھوون بھائی پٹیل کے کیے گئے کاموں کا احترام کرنا اور تسلیم کرنا ہے۔

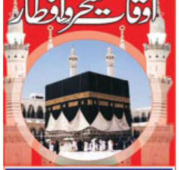

26 رمضان-27/03/2025

سنی حضرات	
آج کا افطار	کل کی سحری
06:23	04:37

شیعہ حضرات	
آج کا افطار	کل کی سحری
06:33	04:31

سنبھل:'الوداع جمعہ یا عید کی نماز نہ سڑک پر ہوگی اور نہ ہی کسی مکان کی چھت پر'

امن کمیٹی کی میٹنگ میں ایس ڈی ایم کی سخت ہدایت

سنبھل۔الوداع جمعہ اور عید کی نماز کے پیش نظر بدھ (26 مارچ) کو سنبھل میں امن کمیٹی کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔یہ میٹنگ صدر ایس ڈی ایم کی صدارت میں ہوئی۔میٹنگ میں اے ایس پی شری چندر اور سی ای او انوج چودھری بھی موجود تھے۔اس موقع پر ایس ڈی ایم نے مسلمانوں سے واضح لفظوں میں کہا کہ عید اور الوداع جمعہ کی نماز کسی بھی صورت میں نہ تو سڑکوں پر ہوگی اور نہ ہی مکانوں کے چھتوں پر۔ایس ڈی ایم نے اس روک کی وجہ یہ بتائی کہ عین ممکن ہے نماز کے وقت کافی لوگ جمع ہو جائیں اور چھت دھنس جائے۔ایس ڈی ایم نے یہ بھی کہا کہ جامع مسجد کے چبوترے کے باہر بھی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔پیس کمیٹی کی میٹنگ میں شامل سنبھل سی او انوج چودھری نے کہا کہ جشن کے ماحول میں اگر کسی قسم کی کوئی افراتفری ہوتی ہے تو اس کا خمیازہ دونوں فریق کو بھگتنا پڑے گا۔انہوں نے کہا کہ ہم غیر جانبداری کے ساتھ کام کرتے ہیں اس لیے کوئی اسے ذاتی طور پر نہ لے، اور نہ ہی اس پر سیاست کرے۔انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ سنبھل کو چھوڑ کر کسی بھی ضلع میں گزشتہ 3 مہینوں کے اندر کوئی فساد نہیں ہوا ہے۔یہاں جو فسادات ہوئے ہیں اس میں کتنے لوگ تھے،یہاں پر موجود بھی لوگوں کو معلوم ہے۔وہی لوگ جیل بھیجے جا رہے ہیں جن کے خلاف ثبوت ہے۔ایسا نہیں ہے کہ کسی کو بغیر ثبوت کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔

میٹنگ میں سنبھل سی او انوج چودھری نے آپسی بھائی چارے کے حوالے سے کہا کہ اگر آپ کو عید کی سوئیاں کھلانی ہیں تو آپ کو بھی ہماری گجیا کھانی پڑے گی۔من میں کڑواہٹ لے کر آپ بھائی چارے کی بات نہیں کر سکتے۔بھائی چارے کی بات تو تبھی ہو سکتی ہے، جب دونوں جانب سے منہ میٹھا ہو۔انہوں نے اس موقع پر اپنے ہولی والے بیان کو بھی دہرایا۔انھوں نے کہا کہ ہندوؤں کی ہولی سال میں ایک بار آتی ہے اور آپ کا جمعہ ہر ہفتہ آتا ہے۔اس لیے جو بیان دیا گیا ہے اس میں کچھ بھی غلط نہیں ہے۔اگر کسی کو غلط لگتا ہے تو وہ عدالت جا سکتا ہے اور اس کے لیے انہیں سزا بھی دلوا سکتا ہے۔ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ملک وسماج میں آپسی بھائی چارے کو قائم رکھنے کے لیے سبھی کو بڑا دل دکھانا ہوگا۔

عصمت دری کی کوشش معاملہ

سپریم کورٹ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے متنازع حکم پر لگائی روک

عدالت عظمیٰ نے ہائی کورٹ کے فیصلے سے سخت اختلاف کیا اور اسے حیران کن قرار دیا

نئی دہلی۔(یواین آئی) سپریم کورٹ نے بدھ کو الہ آباد ہائی کورٹ کے اس متنازعہ حکم پر روک لگا دی جس میں کہا گیا تھا کہ "ایک نابالغ لڑکی کی چھاتی کو پکڑنا، اس کے پاجامے کے ازاربند توڑنا اور اسے پلیے کے نیچے گھسیٹنے کی کوشش کرنا عصمت دری کی کوشش کے جرم کے مترادف نہیں ہے۔جسٹس بی آر گوائی اور جسٹس اے جی مسیح کی بنچ نے اس معاملے کا از خود نوٹس لیتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے سے سخت اختلاف کیا اور اسے "حیران کن" قرار دیا۔جسٹس گوائی نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ "یہ ایک سنگین معاملہ ہے۔جج (الہ آباد ہائی کورٹ کے) کی طرف سے مکمل طور پر غیر حساسیت ہے۔یہ سمن جاری کرنے کے مرحلے پر تھا۔ہمیں جج کے خلاف اس طرح کے سخت الفاظ استعمال کرنے پر افسوس ہے۔بنچ نے ان تبصروں پر روک لگانے کا حکم دیا اور یونین آف انڈیا، ریاست اتر پردیش اور ہائی کورٹ کی کارروائی میں شامل فریقین کو نوٹس جاری کیا۔جسٹس گوائی نے کہا کہ اگرچہ عدالت عظمیٰ عام طور پر اس مرحلے پر حکم امتناعی دینے سے گریزاں ہے،لیکن ہائی کورٹ کے حکم کے پیراگراف 21، 24 اور 26 میں دیے گئے مشاہدات قانون کے اصولوں کے خلاف تھے اور غیر انسانی رویہ کی عکاسی کرتے ہیں۔سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے اس بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہ یہ ایک "حیران کن فیصلہ تھا، کہا کہ جس طرح سے کیس کو ہینڈل کیا گیا وہ انتہائی سنگین تھا۔انہوں نے تجویز دی کہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو ماسٹر آف دی روسٹر کی حیثیت سے قدم رکھنا چاہیے۔

'یوپی میں مسلمان سب سے زیادہ محفوظ!' سی ایم یوگی کا دعویٰ

بلڈوزر انصاف پر کہا کہ جو جیسی زبان سمجھتا ہے، اسے اسی زبان میں سمجھانا چاہیے

لکھنؤ:اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ ریاست میں مسلمان سب سے زیادہ محفوظ ہیں۔انہوں نے کہا کہ اگر ہندو محفوظ ہیں تو مسلمان بھی محفوظ ہیں۔انہوں نے یہ بیان ایک نیوز ایجنسی کو دیے گئے انٹرویو میں دیا۔بلڈوزر انصاف پر بات کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ جو جیسی زبان سمجھتا ہے،اسے اسی زبان میں سمجھانا چاہیے۔ان کا کہنا تھا کہ ریاست میں قانون کی حکمرانی یقینی بنائی گئی ہے۔سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کے اس بیان پر کہ "ڈبل انجن حکومت میں اب تو دونوں انجن ایک دوسرے کو نمستے تک نہیں کرتے"، یوگی نے کہا کہ وہ موجودہ قیادت اور اپنے بزرگوں کا احترام کرتے ہیں۔تاہم، انہوں نے سپا پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ جن کے لیے اورنگزیب آئیڈیل ہیں،ان کا رویہ بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔

یوگی آدتیہ ناتھ نے اورنگزیب کو ایس پی کا آئیڈیل قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ مہارانا پرتاپ،مہارانا سانگا،چھترپتی شیواجی مہاراج اور گرو گوبند سنگھ کے بارے میں کیا جانیں گے؟ انہوں نے الزام لگایا کہ ایس پی کے لوگ اورنگزیب، بابر اور جناح کو اپنا آئیڈیل مانتے ہیں۔وقف کے حوالے سے یوگی نے سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ وقف املاک کے نام پر کیا کبھی کوئی فلاحی کام کیا گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ وقف جس زمین کو اپنی قرار دے دے،اسے بغیر کسی سوال کے تسلیم کر لیا جاتا ہے، جو حیران کن ہے۔یوگی نے وقف ترمیمی قانون پر جے پی سی کی سفارشات کو ضروری قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ملک اور مسلمانوں دونوں کے مفاد میں ہوگا۔متھرا کے حوالے سے یوگی نے کہا کہ یہ شری کرشن کی جنم بھومی ہے اور عدالت میں زیر سماعت معاملہ ہے،اس لیے عدالتی حکم کی تعمیل کی جا رہی ہے۔تاہم،انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر معاملہ عدالت میں نہ ہوتا تو وہاں بہت کچھ ہو چکا ہوتا۔سنبھل میں مذہبی مقامات پر تبصرہ کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ ریاست میں 54 مذہبی مقامات کی نشاندہی ہو چکی ہے اور مزید مقامات کی تلاش جاری ہے۔

وقف ترمیمی بل کے خلاف پٹنہ میں زوردار احتجاج

تمام اپوزیشن پارٹیوں کا بل کے خلاف جدوجہد میں حمایت کا عزم، حزب اختلاف نے اسمبلی میں بھی بل کی مخالفت کی

☆لالو یادو نے بل کو غیر آئینی اور مسلمانوں کے حقوق پر حملہ قرار دیا
☆مسلم پرسنل لا بورڈ کے رہنماؤں نے کہا کہ یہ بل مسلمانوں کے وقف املاک پر قبضے کو قانونی تحفظ دینے کی سازش ہے
دھرنے میں شریک لوگوں نے مرکز کی مودی حکومت پر شدید تنقید کی

پٹنہ: وقف ترمیمی بل کے خلاف آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور ملک بھر کے مختلف مسلم تنظیموں نے بدھ کے روز پٹنہ کے گردنی باغ میں زبردست احتجاجی دھرنا دیا۔اس موقع پر مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنما بھی مظاہرین کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنے پہنچے۔ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے صدر لالو پرساد یادو نے اپنے بیٹے اور اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو کے ساتھ دھرنے میں شرکت کی۔لالو یادو نے بل کو غیر آئینی اور مسلمانوں کے حقوق پر حملہ قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ یہ بل مسلمانوں کی وقف املاک پر قبضے کی راہ ہموار کرے گا اور ہم اس کے خلاف ہر محاذ پر لڑیں گے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا فضل الرحیم مجددی نے کہا کہ یہ بل عدل وانصاف کے تقاضوں کے قطعی خلاف ہے،ہم سب اس ظالمانہ وقف بل کے خلاف ہیں اور واپس لیے جانے تک تحریک چلائیں گے۔ اس عزم کا اظہار انہوں نے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے بینر تلے بہار کی تمام ملی جماعتوں کے اشتراک سے منعقدہ احتجاجی دھرنا کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے وزیر اعلیٰ حکومت بہار سے کہا کہ آپ کے گرد کچھ ایسے مسلم دانشور گشت کرتے رہتے ہیں جو آپ کو غلط مشوروں کے ذریعہ گمراہ کر رہے ہیں وہ نہ پارٹی کے وفادار ہیں اور نہ ہی آپ کے،وہ صرف کرسی واقتدار کے حریص ہیں،ایسے چہروں کو پہچانیے اور ہوشیار رہیے اور وقف ترمیمی بل پر اپنے سیکولر موقف کو واضح کرتے ہوئے مرکزی حکومت سے حمایت واپس لیجیے۔انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ جمعۃ الوداع کے دن سیاہ پٹی باندھ کر اس کالے قانون کے خلاف احتجاج درج کرائے۔

تیجسوی یادو نے کہا کہ ان کے والد اس عمر میں بھی دھرنے میں شامل ہوئے ہیں، جو اس بل کے خلاف ان کے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔انہوں نے کہا، "چاہے ہماری پارٹی اقتدار میں ہو یا نہ ہو، ہم اس بل کی مخالفت کرتے رہیں گے۔یہ مسلمانوں کے حقوق پر حملہ ہے، جسے ہم برداشت نہیں کریں گے۔" اس احتجاج میں امارت شرعیہ سمیت کئی اہم مسلم تنظیموں کے نمائندے شریک ہوئے۔مظاہرین نے این ڈی اے اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے خلاف نعرے بازی کی، جنہوں نے بل کی حمایت کی ہے۔

مسلم پرسنل لا بورڈ کے رہنماؤں نے کہا کہ یہ بل مسلمانوں کے وقف املاک پر قبضے کو قانونی تحفظ دینے کی سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقف جائدادیں صرف مسلمانوں کی فلاح وبہبود کے لیے وقف ہیں، جنہیں حکومت اپنی تحویل میں لینا چاہتی ہے۔دھرنے میں شریک لوگوں نے مرکز کی مودی حکومت پر شدید تنقید کی اور کہا کہ یہ بل مسلمانوں کے حقوق کو سلب کرنے کی ایک سازش ہے۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ بل کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔بہار کے مختلف اضلاع سے بھی بڑی تعداد میں لوگ اس احتجاج میں شرکت کے لیے پہنچے۔ ریاستی اسمبلی اور کونسل میں بھی اپوزیشن جماعتوں نے بل کی بھرپور مخالفت کی اور حکومت پر جانبداری کا الزام عائد کیا۔تیجسوی یادو نے کہا کہ ان کی پارٹی آر جے ڈی ہر سطح پر اس بل کے خلاف آواز اٹھاتی رہے گی۔انہوں نے کہا کہ یہ بل مسلمانوں کی وقف املاک کو چھیننے کی کوشش ہے، جسے کسی بھی قیمت پر کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ احتجاج کے دوران مظاہرین نے حکومت کے خلاف نعرے بازی کی اور بل کی فوری واپسی کا مطالبہ کیا۔

'مجھے بولنے نہیں دیا جا رہا'

راہل گاندھی کا اسپیکر اوم برلا پر سنگین الزام

نئی دہلی۔لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا پر آج سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ انھیں ایوان میں بولنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔کانگریس رکن پارلیمنٹ نے 26 مارچ کو اس تعلق سے کہا کہ لوک سبھا کی کارروائی 'غیر جمہوری طریقہ' سے چل رہی ہے۔انھوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اہم ایشوز کو اٹھانے کے لیے وہ بار بار گزارش کرتے ہیں،لیکن اسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔راہل گاندھی کے مطابق جمہوریت میں حکومت اور حزب اختلاف کو خاص مقام حاصل ہے،لیکن اس ایوان میں حزب اختلاف کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔راہل گاندھی نے اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ "ایک کنونشن ہے،جس کے مطابق حزب اختلاف کے قائد کو بولنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔حالانکہ جب بھی میں کچھ بولنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو مجھے بولنے نہیں دیا جاتا۔یہاں ہم جو کچھ بھی کہنا چاہتے ہیں،ہمیں کہنے نہیں دیا جاتا۔میں نے کچھ نہیں کیا،میں بالکل خاموشی سے بیٹھا تھا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "یہاں صرف حکومت کی جگہ ہے۔اس دن وزیر اعظم مودی نے کمبھ میلے کے بارے میں بولا۔میں اس میں اپنی بات جوڑنا چاہتا تھا۔میں بے روزگاری کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا تھا،لیکن مجھے نہیں بولنے دیا گیا۔" اس بارے میں کانگریس رکن پارلیمنٹ گورو گگوئی نے بھی اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔انھوں نے کہا کہ "پارلیمانی روایت ہمیں بتاتی ہے کہ ایوان جتنا برسر اقتدار طبقہ کا ہے،اتنا ہی حزب اختلاف کا بھی ہے۔جب بھی اپوزیشن لیڈر ایوان میں آتے ہیں اور ایوان میں اپنی بات رکھنا چاہتے ہیں،تو انھیں کچھ اصول دکھا کر لوگوں کے ایشوز اٹھانے کے حق سے محروم کیا جاتا ہے۔" وہ اپنی بات میں یہ بھی جوڑتے ہیں کہ "اگر حکومت کا کوئی وزیر، کوئی بی جے پی رکن پارلیمنٹ صرف کھڑا ہو جاتا ہے تو ان کا مائک شروع ہو جاتا ہے اور انھیں بولنے کا موقع مل جاتا ہے۔" راہل گاندھی کے بیان پر ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ شتروگھن سنہا کا رد عمل بھی سامنے آیا ہے۔انھوں نے کہا کہ "راہل گاندھی نے درست بات کہی ہے۔راہل گاندھی ہمارے حزب اختلاف کے قائد ہیں،وہ ہم سبھی کے لیڈر ہیں۔ایسا پہلے بھی ہوا ہے کہ انھیں بولنے نہیں دیا گیا اور آج بھی ایسا ہی ہوا ہے۔یہ قابل مذمت ہے۔

کانگریس نے امت شاہ کے خلاف استحقاق کی خلاف ورزی کا نوٹس دیا

نئی دہلی۔راجیہ سبھا میں کانگریس کے چیف وہپ جے رام رمیش نے کانگریس پارلیمانی پارٹی کی لیڈر اور راجیہ سبھا کی رکن سونیا گاندھی کے خلاف الزامات لگانے پر وزیر داخلہ امت شاہ کے خلاف استحقاق کی خلاف ورزی کا نوٹس دیا ہے۔مسٹر جے رام رمیش نے بدھ کو راجیہ سبھا کے چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ کو راجیہ سبھا کے رولز آف بزنس اینڈ پروسیجر کے رول 188 کے تحت نوٹس بھیجا۔انہوں نے نوٹس میں کہا ہے کہ مسٹر شاہ نے منگل کو ڈیزاسٹر مینجمنٹ ترمیمی بل پر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ"وزیر اعظم نیشنل ریلیف فنڈ کانگریس کے دور میں بنایا گیا تھا اور پی ایم کیئرز نریندر مودی کے دور میں بنایا گیا تھا،کانگریس کے دور میں صرف ایک خاندان کا کنٹرول تھا،کانگریس صدر اس کے ممبر تھے، آپ کیا جواب دیں گے جب کانگریس کی حکومت میں فنڈ ملک کے عوام کو ہوگا؟"انہوں نے کہا کہ اگرچہ وزیر داخلہ نے مسز گاندھی کا نام نہیں لیا لیکن ان کی طرف سے دی گئی معلومات کا حوالہ مسز گاندھی اور نیشنل پرائم منسٹر ریلیف فنڈ سے ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ استحقاق کی خلاف ورزی اور ایوان کی توہین کا معاملہ ہے۔انہوں نے کہا کہ محترمہ گاندھی پر لگائے گئے بے بنیاد الزامات نے ان کی شبیہ کو داغدار کیا ہے۔

کنال کامرا اور سشما آندھرے کے خلاف استحقاق کی خلاف ورزی کا نوٹس

ممبئی۔(یواین آئی) بی جے پی کے رکن قانون ساز کونسل پروین دریکر نے اسٹینڈ اپ کامیڈین کنال کامرا اور شیوسینا (یو بی ٹی) کی ترجمان سشما آندھرے کے خلاف استحقاق کی خلاف ورزی کا نوٹس پیش کیا ہے۔دریکر نے مہاراشٹر قانون ساز کونسل میں اس معاملے پر بحث کے دوران کہا کہ کنال کامرا نے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے حوالے سے ایک گانا پیش کیا تھا،جس میں ذاتی نوعیت کے نازیبا اور توہین آمیز تبصرے شامل تھے۔دریکر نے مزید کہا کہ سشما آندھرے نے اس پرفارمنس کی حمایت کی اور ایوان کے وقار کے خلاف نامناسب زبان استعمال کی، جو کہ قانون ساز ادارے کی توہین کے مترادف ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ کامرا اور آندھرے دونوں نے اپنے بیانات کے ذریعے ایوان کے وقار کو نقصان پہنچایا ہے،جس پر کارروائی کی جانی چاہیے۔اسی طرح،مہاراشٹرا اسمبلی میں شیوسینا کے ایم ایل اے رمیش بورنارے نے بھی سشما آندھرے کے خلاف استحقاق کی خلاف ورزی کا نوٹس پیش کیا۔انہوں نے الزام لگایا کہ آندھرے نے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے خلاف توہین آمیز تبصرے کیے اور ان کا مذاق اڑایا۔

رانا سانگا کو غدار کہنے والے ایس پی رکن پارلیمنٹ کے گھر پر حملہ

رام جی لال کے گھر بلڈوزر لے کر پہنچے 'کرنی سینا' کے کارکنان، گاڑیوں کی توڑ پھوڑ کی، تصادم میں کئی پولیس اہلکار زخمی

آگرہ (ایجنسی) کرنی سینا کے کارکنان نے آج سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ رام جی لال سمن کی رہائش پر حملہ کر دیا۔رام جی لال نے رانا سانگا کو 'غدار' کہہ دیا تھا، کرنی سینا کا غصہ اسی بیان کو لے کر تھا۔احتجاجیوں نے ان کے گھر میں زبردستی داخل ہونے کی کوشش کی۔ساتھ ہی کرنی سینا کے کارکنان اپنے ساتھ بلڈوزر لے کر آئے تھے تاکہ رکن پارلیمنٹ کے گھر کو منہدم کر دیا جائے۔ان لوگوں نے گاڑیوں میں بھی توڑ پھوڑ کی۔اس معاملے کی خبر جب پولیس کو ملی تو وہ فوراً پہنچی اور کرنی سینا کے درمیان زبردست تصادم دیکھنے کو ملا۔اس تصادم میں متعدد پولیس اہلکار زخمی بھی ہو گئے۔قابل ذکر ہے کہ رام جی لال سمن نے 21 مارچ کو راجیہ سبھا میں رانا سانگا کو غدار بتایا تھا اور کہا تھا کہ ہندو ان کی اولاد ہیں۔اس بیان کے بعد سے ہی وہ اکثریتی طبقہ کے نشانے پر ہیں،ملک میں کئی جگہوں پر ان کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔خاص طور سے راجپوت برادری میں اس بیان کے حوالے سے کافی ناراضگی دیکھی جا رہی ہے۔منگل (25 مارچ) کو راجپوت تنظیم نے بھوپال میں سماج وادی پارٹی کے دفتر کے باہر مظاہرہ کیا۔ان لوگوں نے ایس پی صدر اور رکن پارلیمنٹ رام جی لال سمن کا پتلا بھی پھونکا۔تنازعہ بڑھنے کے بعد ایس پی پارلیمنٹ رام جی لال سمن نے کہا کہ "میرے بیان سے سماج کے کچھ طبقوں کو ٹھیس پہنچی ہے۔یہ افسوسناک ہے کہ میرے بیان سے لوگوں کے درمیان اس طرح کا پیغام پہنچا،جب کہ لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا۔مجھے کافی تکلیف ہوئی ہے۔میں تمام ذاتوں،طبقوں اور برادریوں کا مکمل احترام کرتا ہوں۔" قابل ذکر ہے کہ رام جی لال نے راجیہ سبھا میں کہا تھا کہ ہندوستانی مسلمان بابر کو اپنا آئیڈیل نہیں مانتے۔وہ پیغمبر محمد اور صوفی روایت کی پیروی کرتے ہیں۔لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ بابر کو یہاں کون لایا؟ رانا سانگا نے ہی بابر کو ابراہیم لودھی کو ہرانے کے لیے بلایا تھا۔اس لیے اگر مسلمانوں کو بابر کی اولاد کہا جاتا ہے تو ہندو غدار رانا سانگا کی اولاد ہونے چاہئیں۔ہم بابر پر تنقید کرتے ہیں لیکن ہم رانا سانگا پر تنقید کیوں نہیں کرتے؟

اسرائیلی یرغمالیوں کی زندگیاں خطرے میں نہ ڈالے، حماس

غزہ میں رات بھر اسرائیلی حملے، 5 بچوں سمیت 12 فلسطینی شہید

اسرائیلی فوجیوں پر حملہ کرنے والے 'جنگلی بلی' کی سوشل میڈیا پر دھوم

غزہ (ایجنسی)۔اسرائیلی وزیراعظم کی طرف سے حماس کو جاری کردہ سخت انتباہ کے بعد حماس نے خبردار کیا ہے کہ یرغمالیوں کو طاقت کے بل پر آزاد کرانے کی کوشش ان کی زندگیوں کو خطرات میں ڈال سکتی ہے۔اسرائیل کے وزیراعظم بینجمن نیتن یاہو نے خبردار کیا ہے کہ اگر حماس باقی ماندہ یرغمالیوں کو رہا نہیں کرتی، تو ان عسکریت پسندوں کے خلاف کارروائی سخت تر کردی جائے گی۔تاہم حماس کے مطابق یرغمالیوں کو طاقت کے ذریعے آزاد کرانے کی کوشش کی گئی، تو انہیں ہلاک بھی کیا جاسکتا ہے۔بینجمن نیتن یاہو نے بدھ کے روز خبردار کیا کہ اگر حماس غزہ پٹی میں یرغمال بنا کر رکھے گئے اسرائیلی شہریوں کو رہا نہیں کرتی، تو اس کے خلاف پریشر مزید بڑھا دیا جائے گا۔انہوں نے تفصیلات بتائے بغیر کہا کہ دیگر اقدامات کے ساتھ ساتھ غزہ پٹی کے کچھ علاقوں کو اسرائیل میں ضم بھی کیا جاسکتا ہے۔اسرائیلی پارلیمان سے خطاب میں نیتن یاہو نے کہا، حماس یرغمالیوں کو رہا کرنے سے جتنا زیادہ انکار کرے گی، ہم ان پر اتنا ہی زیادہ دباؤ ڈالیں گے۔''اسرائیلی وزیر اعظم نے مزید کہا، میں یہ بات کنیسٹ (اسرائیلی پارلیمان) میں اپنے ساتھیوں سے بھی کہہ رہا ہوں اور حماس سے بھی، اس (مزید کارروائی) میں (غزہ پٹی کے) علاقوں پر قبضہ بھی شامل ہے، جبکہ ساتھ ہی دیگر اقدامات بھی ہیں، جن کی تفصیل میں یہاں بیان نہیں کروں گا۔''اسرائیل نے گزشتہ ہفتے غزہ کی گنجان آباد پٹی پر شدید فضائی حملے دوبارہ شروع کر دیے تھے اسرائیل نے گزشتہ ہفتے غزہ کی گنجان آباد پٹی پر شدید فضائی حملے دوبارہ شروع کر دیے تھے۔واضح رہے کہ منگل کو شمالی غزہ میں سینکڑوں فلسطینیوں نے اسرائیل کے ساتھ جنگ کے خاتمے کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک احتجاجی مظاہرے میں حماس کے خلاف بھی نعرے لگائے۔اسی طرح کے مظاہرے اسرائیل میں بھی جاری ہیں، جن میں اسرائیلی شہری وزیراعظم نیتن یاہو کی حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ یرغمالیوں کی جلد بازیابی کے لیے حماس کے ساتھ ایک اور ڈیل کریں۔فلسطینی عسکریت پسند گروپ حماس نے بدھ کے روز خبردار کیا کہ اگر اسرائیل نے یرغمالیوں کو زبردستی بازیاب کرانے کی کوشش کی اور غزہ پر فضائی حملے جاری رکھے تو یرغمالیوں کو ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے۔حماس کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا، قابض فوج کے قیدیوں کو زندہ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے لیکن اندھا دھند اسرائیلی بمباری ان کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔''اسرائیل نے گزشتہ ہفتے غزہ کی گنجان آباد پٹی پر شدید فضائی حملے دوبارہ شروع کر دیے تھے، جن کے ساتھ زمینی کارروائیاں بھی کی جارہی ہیں۔اس تازہ تشدد کی وجہ سے جنوری میں حماس کے ساتھ ہونے والی عارضی جنگ بندی کے بعد پیدا ہونے والا مقابلتاً پرسکون ماحول ختم ہو چکا ہے۔حماس کے زیرانتظام غزہ پٹی کی وزارت صحت کے مطابق اسرائیل کے فوجی آپریشنز کے دوبارہ آغاز کے بعد سے اس فلسطینی علاقے میں کم از کم 830 فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔سات اکتوبر 2023ء کو حماس کے عسکریت پسندوں نے غزہ پٹی سے اسرائیل میں داخل ہو کر اچانک ایک بڑا دہشت گردانہ حملہ کیا تھا، جس کے نتیجے میں تقریباً 1200 افراد مارے گئے تھے جبکہ یہ جنگجو 250 کے قریب افراد کو یرغمال بنا کر اپنے ساتھ غزہ پٹی بھی لے گئے تھے۔اس دہشت گردانہ حملے کے فوری بعد اسرائیل نے غزہ پٹی میں عسکری آپریشن شروع کیا تھا، جو حالیہ سیز فائر تک جاری رہا تھا۔غزہ پٹی میں وزارت صحت کے مطابق اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے دوران اب تک مجموعی ہلاکتوں کی تعداد کم از کم 183,50 ہو چکی ہے، جن میں سے بہت بڑی تعداد بچوں اور خواتین کی تھی۔

غزہ میں رات بھر اسرائیلی حملوں کا سلسلہ جاری رہا، جس کے نتیجے میں پانچ بچوں سمیت 12 فلسطینی شہید ہو گئے۔غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق اسرائیلی فورسز نے جبالیہ میں گھر پر بمباری کی، جس کے باعث چھ ماہ کے بچے سمیت والدہ بھی شہید ہو گئیں، جنوبی غزہ میں رہائشی عمارت اور نصیرات میں مہاجرین کیمپ کو نشانہ بنایا گیا۔اسرائیلی فورسز کی جانب سے رفح کے گھروں پر ڈرون حملے کیے گئے، اسرائیلی ٹینک خان یونس تک پہنچ گئے، بیت لاحیہ میں فائرنگ سے متعدد فلسطینی زخمی ہوئے۔مصر نے جنگ بندی کیلئے نیا منصوبہ حماس اور اسرائیل کو پیش کردیا، جس کے مطابق پانچ اسرائیلی یرغمالیوں کے بدلے عارضی جنگ بندی اور غزہ میں امداد کی بندش کھولی جائے گی۔دوسری جانب حزب اللہ کے عہدیدار کا کہنا ہے کہ گروپ اسرائیل کے ساتھ جنگ بندی کے لیے پرعزم ہے۔وادی بیکا میں حزب اللہ کے ایک عہدیدار حسین الحمر نے لبنانی ریاست سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ نومبر میں نافذ ہونے والی جنگ بندی کی اسرائیلی خلاف ورزیوں سے نمٹے۔لبنان کی قومی خبر رساں ایجنسی کے مطابق الحمر نے کہا ہے کہ ہم حکمت کے تحت اسرائیلی دشمن کے ساتھ جنگ بندی کے لیے پرعزم ہیں، نہ کہ کمزوری کی پوزیشن سے۔پچھلے ہفتے، اسرائیل نے لبنان بھر میں درجنوں فضائی حملے کیے جس میں کم از کم آٹھ افراد مارے گئے۔اسرائیلی سرحدی شہر میٹولا کی طرف راکٹ داغے گئے تھے جس پر حزب اللہ نے راکٹ حملے میں ملوث ہونے کی تردید کی ہے۔الحمر نے کہا کہ ''راکٹوں کے مشتبہ حملے نے اسرائیلی دشمن کو لبنان پر حملہ کرنے کا بہانہ فراہم کیا، حالانکہ اسے کسی 'بہانے' کی ضرورت نہ بھی ہو۔

اسرائیلی فوجیوں پر حملہ کرنے والے 'جنگلی بلی' نے سوشل میڈیا پر دھوم مچادی، صارفین بلی بہادری کی تعریفوں کے پل باندھ رہے ہیں۔تفصیلات کے مطابق جنگلی بلی جو ہیرو بن گئی، عرب سوشل میڈیا پر ان دنوں مصر میں پائی جانے والی ایک نایاب جنگلی بلی نے دھوم مچا رکھی ہے اور کرکل نامی بلی اسرائیل کے لیے خوف کی علامت بن گئی ہے۔مصری سرحد کے قریب جبل حریف کے علاقے میں اسپیشن لینکس نے گشت کرنے والے صیہونی فوجیوں پر حملہ کر کے انہیں زخمی کر دیا، جس پر دجالی فوج نے اسے گولی مار کر زخمی کر دیا اور بڑی مشکل سے قابو پایا۔بلی تو اب مر گئی لیکن اسرائیلی فوجیوں پر حملے کے بعد یہ جنگلی بلی سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی۔عرب ممالک میں صارفین بلی بہادری کی تعریفوں کے پل باندھ رہے ہیں اور بلی کو لے کر دلچسپ پوسٹس کر رہے ہیں۔ایک تصویر میں بلی کو فلسطینی اسکارف جسے 'کیفیہ' پہنائے ہوئے دکھایا گیا ہے تو کچھ تصاویر میں بلی کے سر پر حماس کے عسکری ونگ کا نشان بھی لگا ہے۔واضح رہے صحرائی لنکس انسانوں سے ڈرتا ہے اس لیے ہم شاذ و نادر ہی سنتے ہیں کہ اس نے انسانوں پر حملہ کیا ہو جیسا کہ مصر اور اسرائیل سرحد پر ہوا۔

ترکی میں صحافیوں کی دھر پکڑ شروع

میڈیا یونین نے کہا، آزادیِ صحافت پر حملہ برداشت نہیں

استنبول:(ایجنسی) ایک میڈیا یونین نے کہا کہ ترک حکام نے صدر رجب طیب اردوان کے اعلیٰ حریف استنبول کے میئر کو جیل میں ڈالے جانے پر بڑھتے ہوئے مظاہروں کے درمیان پیر کو کریک ڈاؤن کرتے ہوئے متعدد صحافیوں کو ان کے گھروں سے گرفتار کرلیا۔اتوار کے روز ایک عدالت نے میئر ایکرم امام اوغلو کو باضابطہ طور پر گرفتار کر کے بدعنوانی کے الزامات کے تحت مقدمے کی سماعت تک جیل بھیجنے کا حکم دیا ہے۔بدھ کے روز ان کی گرفتاری نے ترکی میں ایک دہائی سے زیادہ عرصے میں سڑکوں پر ہونے والے مظاہروں کی سب سے بڑی لہر کو جنم دیا، ایسے حالات میں ملک میں جمہوریت اور قانون کی حکمرانی کے بارے میں خدشات بڑھ گئے۔ڈسک باسن از میڈیا ورکرز یونین نے کہا کہ کم از کم آٹھ رپورٹرز اور فوٹو جرنلسٹ کو حراست میں لیا گیا ہے۔یونین نے اس کارروائی کو پریس کی آزادی اور عوام کے اظہار خیال کی آزادی پر حملہ قرار دیا ہے۔یونین نے ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس کا بیان بھی سامنے آیا ہے جس میں، ایلون مسک کی کمپنی نے ترک حکام کی جانب سے 700 سے زائد اکاؤنٹس کو بلاک کرنے کے متعدد عدالتی احکامات پر اعتراض جتایا ہے۔ان اکاؤنٹس میں ترکی میں نیوز آرگنائزیشنز، صحافیوں اور سیاسی شخصیات شامل ہیں۔وزیر داخلہ علی یرلیکایا نے بتایا کہ میئر کو ان کے گھر سے گرفتار کرنے کے بعد سے کل 133,1 افراد کو حراست میں لیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ مظاہروں میں 123 کے قریب پولیس اہلکار زخمی ہوئے ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ تیزاب، فائر بم اور چاقو جیسی اشیاء ضبط کر لی گئیں۔یرلیکایا نے سوشل میڈیا پر کہا پوسٹ میں کہا، کچھ حلقے جمع ہونے اور مظاہرہ کرنے کے حق کا استحصال کر رہے ہیں، امن عامہ کو خراب کرنے، سڑکوں پر بدامنی کو ہوا دینے اور ہماری پولیس پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔وزیر نے کہا کہ حراست میں لیے گئے کچھ افراد کی شناخت دہشت گرد تنظیموں کے طور پر درج گروپوں سے تعلق رکھنے کے طور پر ہوئی ہے اور دیگر کا مجرمانہ ریکارڈ ہے۔میئر کی حمایت میں ترکی بھر میں بڑے پیمانے پر پرامن مظاہروں کے لیے لاکھوں افراد نکل آئے ہیں۔پولیس نے مظاہرین کو روکنے کے لیے استنبول، انقرہ اور ازمیر میں مظاہرین پر واٹر کینن، آنسو گیس اور کالی مرچ کے اسپرے اور پلاسٹک کے گولیوں کا استعمال کیا ہے۔کچھ مظاہرین کی جانب سے ہنگامہ آرائی کے دوران پولیس پر پتھراؤ، آتش بازی اور دیگر اشیاء پھینکے گئے ہیں۔سوشل میڈیا پر ایک پیغام میں، امام اوغلو نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ پیر کو چھٹی رات سٹی ہال اور دیگر مقامات کے باہر ریلی نکالیں۔انہوں نے نوجوانوں سے جھڑپوں سے بچنے کے لیے بھی کہا اور پولیس سے کہا کہ وہ مظاہرین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔انہوں نے کہا کہ میں سخت محنت کر رہا ہوں، میں اس سے بھی زیادہ محنت کروں گا۔میں کہاں ہوں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

میئر کو جیل میں ڈالنے کو بڑے پیمانے پر 2028 میں ہونے والی اگلی صدارتی دوڑ سے اردگان کے ایک بڑے چیلنجر کو ہٹانے کے لیے ایک سیاسی اقدام سمجھا جا رہا ہے۔کابینہ کے اجلاس کے بعد ایک ٹیلی ویژن خطاب میں اردوان نے حزب اختلاف کی پارٹی کے چیئرمین اوزگور اوزیل پر پرامن احتجاج کی کال دینے کا الزام لگایا۔ترک صدر نے کہا کہ، مبینہ بدعنوانی پر توجہ دینے کے بجائے امن عامہ کو بگاڑا گیا ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ احتجاج کے لیے ان کا محاسبہ کیا جائے گا۔اردوان نے کہا، میں پہلے بھی کئی بار یہ کال کر چکا ہوں، اور آج میں اسے دہرا رہا ہوں: اشتعال انگیزی سے ہمارے شہریوں کے امن کو خراب کرنا بند کریں۔اگر آپ میں ہمت ہے تو بدعنوانی، چوری، رشوت لینے اور کی جانے والی بے ضابطگیوں کا محاسبہ کریں۔اردوان نے کہا، یقیناً، پارلیمنٹ میں ان اقدامات کا سیاسی احتساب ہوگا اور عدالت میں قانونی احتساب ہوگا۔

یورپی یونین نے میئر استنبول کی گرفتاری کو غیر جمہوری اقدام قرار دے دیا

بروسیلز، 26 مارچ (یو این آئی) یورپی یونین اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے میئر استنبول کی گرفتاری کو غیر جمہوری اقدام قرار دے دیا۔ جبکہ ترکیہ میں طیب اردوان حکومت کیخلاف احتجاج ساتویں روز میں داخل ہو گیا۔بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق مظاہرین کی پولیس سے جھڑپیں ہوئیں، اس دوران 1400 سے زائد افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ترکیہ کے صدر طیب اردگان کا کہنا تھا کہ ملک کیخلاف بڑی سازش کی جارہی ہے، کچھ لوگ ملک میں بدامنی اور افراتفری پھیلانا چاہتے ہیں، ہم کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیں گے۔طیب اردگان کا مزید کہنا تھا کہ کوئی ہمیں جمہوریت کا سبق نہ سکھائے، ہمارے لئے جمہوریت مقدم ہے، سرخ لکیر عبور کرنے والے ہر شخص کا احتساب کیا جائے گا۔واضح رہے کہ ترکیہ میں صدر طیب اردوان کے اہم حریف کی گرفتاری سے شروع ہونے والے مظاہرے شدت اختیار کر گئے، اب تک سیکڑوں مظاہرین کو گرفتار کر لیا گیا ہے جن میں کئی صحافی بھی شامل ہیں۔ترک پولیس نے صدر رجب طیب اردوان کے حریف اور استنبول کے سابق میئر اکرم امام اوغلو کی گرفتاری کے بعد ملک بھر میں مظاہروں کے دوران 1400 افراد کو حراست میں لے لیا گرفتار شدگان میں کئی صحافی بھی شامل ہیں۔عالمی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق 6 روز سے جاری احتجاجی مظاہروں کے دوران اب تک 1400 سے زائد مظاہرین کو حراست میں لے لیا گیا، مظاہروں کی رپورٹنگ کرنے والے 10 صحافی بھی گرفتار کیے گئے۔رپورٹ کے مطابق فرانسیسی خبر رساں ایجنسی نے اپنے صحافی کی گرفتاری پر شدید مذمت کا اظہار کیا گیا ہے۔اے ایف پی نے ترکیہ حکام سے اپنے صحافی کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

مسجد اقصیٰ میں 25ویں رمضان کو ایک لاکھ فلسطینیوں کی شرکت

یروشلم، 26 مارچ (یو این آئی) اسرائیلی پابندیوں کے باوجود فلسطینیوں کی بہت بڑی تعداد 25 ویں رمضان کو مسجد اقصیٰ میں عبادت میں شریک ہوئی۔بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی پابندیوں کے باوجود تقریباً 1 لاکھ فلسطینیوں نے منگل کو 25 ویں رمضان پر مسجد اقصیٰ میں عبادت کی۔یروشلم کے وقف کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ ان نمازیوں میں سے زیادہ تر یروشلم کے رہائشی اور اسرائیل کے فلسطینی شہری تھے۔علاوہ ازیں مغربی کنارے کے مختلف شہروں اور قصبوں سے ہزاروں فلسطینیوں کو اسرائیلی فوجی چوکیوں کی مدد سے یروشلم میں داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا۔دوسری جانب حزب اللہ کے عہدیدار کا کہنا ہے کہ گروپ اسرائیل کے ساتھ جنگ بندی کے لیے پرعزم ہے۔وادی بیکا میں حزب اللہ کے ایک عہدیدار حسین الحمر نے لبنانی ریاست سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ نومبر میں نافذ ہونے والی جنگ بندی کی اسرائیلی خلاف ورزیوں سے نمٹے۔لبنان کی قومی خبر رساں ایجنسی کے مطابق الحمر نے کہا ہے کہ ہم حکمت کے تحت اسرائیلی دشمن کے ساتھ جنگ بندی کے لیے پرعزم ہیں، نہ کہ کمزوری کی پوزیشن سے۔پچھلے ہفتے، اسرائیل نے لبنان بھر میں درجنوں فضائی حملے کیے جس میں کم از کم آٹھ افراد مارے گئے۔

امریکا چین کی اے آئی ترقی سے خوفزدہ، 50 چینی ٹیک کمپنیاں بلیک لسٹ کردیں

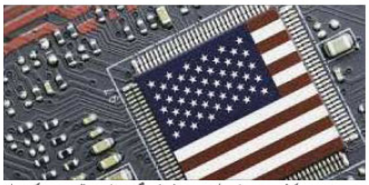

واشنگٹن (ایجنسی) امریکا نے بیجنگ کی مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور جدید کمپیوٹنگ کی صلاحیتوں کو محدود کرنے کی غرض سے درجنوں چینی ٹیکنالوجی کمپنیوں کو ایکسپورٹ بلیک لسٹ میں شامل کرلیا، اور چین کی مصنوعی ذہانت کی صلاحیتوں کو کم کرنے پر کام کی رفتار دوگنا کردیا گیا ہے۔سی این بی سی کے مطابق امریکی محکمہ تجارت کے بیورو آف انڈسٹری اینڈ سیکیورٹی نے 80 کمپنیوں کو ایکسپورٹ بلیک لسٹ میں شامل کیا ہے، جن میں سے 50 سے زیادہ کا تعلق چین سے ہے، جس نے امریکی کمپنیوں کو حکومتی اجازت نامے کے بغیر ان کمپنیوں کو سپلائی سے روک دیا ہے۔امریکی بیورو آف انڈسٹری اینڈ سیکیورٹی نے کہا کہ ان کمپنیوں کو مبینہ طور پر امریکی قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کے مفادات کے خلاف کام کرنے کی وجہ سے بلیک لسٹ کیا گیا، جو بیجنگ کی ایکسا سکیل کمپیوٹنگ ٹیکنالوجی تک رسائی کو مزید محدود کرنے کی کوششوں کا حصہ ہے، جو بہت تیز رفتاری کے ساتھ ساتھ کوانٹم ٹیکنالوجیز کے ساتھ بڑی مقدار میں ڈیٹا کو پروسیس کرسکتا ہے۔امریکی محکمہ تجارت کا کہنا ہے کہ درجنوں چینی اداروں کو فوجی مقاصد کے لیے جدید مصنوعی ذہانت، سپر کمپیوٹرز اور ہائی پرفارمنس اے آئی چپس تیار کرنے میں مبینہ طور پر ملوث ہونے پر نشانہ بنایا گیا، 2 کمپنیاں ہواوے اور اس سے وابستہ چپ بنانے والی کمپنی ہائی سلیکون، پابندیوں کا شکار اداروں کو میٹریل سپلائی کر رہی تھیں۔امریکی حکام نے چین کی فوجی جدید کاری کی حمایت کے لیے امریکی ساختہ اشیا حاصل کرنے پر 27 چینی اداروں کو بلیک لسٹ کیا، اور چین کی کوانٹم ٹیکنالوجی کی صلاحیتوں کو آگے بڑھانے میں مدد کرنے کے لیے 7 کمپنیوں کو بلیک لسٹ کیا۔پابندی کی فہرست میں چینی کلاؤڈ کمپیوٹنگ فرم انسپر گروپ کے 6 ماتحت ادارے بھی شامل ہیں، جنہیں جو بائیڈن انتظامیہ نے 2023 میں بلیک لسٹ کیا تھا۔چین کی وزارت خارجہ نے برآمدی پابندیوں کی شدید مذمت کی ہے، اور امریکا پر زور دیا ہے کہ وہ قومی سلامتی کو عام کرنے سے باز رہے۔نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور کے سینئر لیکچرار اور مصنف ایلکس کیپری کا کہنا ہے کہ بلیک لسٹ تازہ ترین اضافہ تیسرے ممالک، ٹرانزٹ پوائنٹس اور ثالثوں کے لیے بڑھتا ہوا جال ہے۔انہوں نے پابندیوں کے باوجود چینی کمپنیوں کو امریکی ٹیکنالوجیز تک رسائی کی اجازت دینے والی خامیوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ چینی کمپنیاں بعض تیسرے فریقوں کے ذریعے امریکی اسٹریٹجک دوہرے استعمال کی ٹیکنالوجیز تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہیں۔امریکی حکام این ویڈیا کے ذریعہ تیار کردہ جدید سیمی کنڈکٹر کی اسمگلنگ کے مقصد سے ٹریکنگ اور ٹریسنگ آپریشنز کو تیز کرنا جاری رکھیں گے۔برآمدات پر عائد پابندیاں ایک ایسے وقت میں عائد کی گئی ہیں جب ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے چین کے خلاف محصولات میں اضافے کی وجہ سے واشنگٹن اور بیجنگ کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔چینی اے آئی اسٹارٹ اپ 'ڈیپ سیک' کے تیزی سے عروج نے چین میں اوپن سورس کم لاگت والے اے آئی ماڈلز کو اپنانے میں اضافہ کیا ہے، جس سے اعلیٰ لاگت، ملکیتی ماڈلز کے ساتھ معروف امریکی حریفوں پر دباؤ بڑھ گیا ہے۔بائیڈن انتظامیہ نے چین کے خلاف بڑے پیمانے پر برآمدی کنٹرول نافذ کیے تھے، جس میں سیمی کنڈکٹر سے لیکر سپر کمپیوٹرز تک ہر چیز کو نام نہاد 'سمال یارڈ، ہائی فینس' پالیسی کے تحت شامل کیا گیا۔

اسرائیلی پولیس نے آسکر ایوارڈ یافتہ فلسطینی فلمساز حمدان بلال کو رہا کر دیا

غزہ (ایجنسی) اسرائیلی پولیس نے آسکر ایوارڈ یافتہ فلسطینی فلمساز حمدان بلال کو ایک روز قبل 'پتھر پھینکنے' کے الزام میں حراست میں لینے کے بعد رہا کر دیا ہے۔فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق آسکر ایوارڈ یافتہ دستاویزی فلم 'نو ادر لینڈ' میں ساتھ کام کرنے والے باسل ادرا نے رہائی کے بعد حمدان بلال کی ایک تصویر پوسٹ کی، جس میں ان کی شرٹ پر خون کے دھبے تھے۔'اے ایف پی، ٹی وی' کی ایک ویڈیو میں بلال نے کہا کہ 'آسکر جیتنے کے بعد مجھے توقع نہیں تھی کہ مجھے اس طرح کے حملوں کا سامنا کرنا پڑے گا، یہ ایک بہت مضبوط حملہ تھا اور اس کا مقصد قتل کرنا تھا۔'اسرائیلی فوج کے مطابق مغربی کنارے کے جنوبی گاؤں سسیا میں اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے درمیان تصادم کے دوران پتھر پھینکنے کے الزام میں 3 فلسطینیوں کو گرفتار کیا گیا۔خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس (اے پی) کی جانب سے دیے گئے انٹرویو کے برعکس فوجی بیان میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ 'اس کے بعد ایک پرتشدد جھڑپ شروع ہو گئی جس میں فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان باہمی پتھراؤ بھی شامل تھا۔'یہ گاؤں الخلیل شہر کے جنوب میں بستیوں کے ایک گروپ، مسفر یاٹا کے قریب واقع ہے جہاں کوئی اور زمین قائم نہیں ہے۔اس سال کے اکیڈمی ایوارڈز کی بہترین دستاویزی فلم میں اسرائیلی فوجیوں اور آبادکاروں کی جانب سے فلسطینیوں کی جبری نقل مکانی کی کہانی بیان کی گئی، جس علاقے کو اسرائیل نے 1980 کی دہائی میں ایک ممنوعہ فوجی زون قرار دیا تھا۔پولیس کے ایک ترجمان نے اس بات کی تصدیق کی کہ بلال کو حراست میں لیا گیا، جب کہ بعد میں فورس کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ 3 افراد کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔بیان میں کہا گیا ہے کہ ان سے پتھراؤ، املاک کو نقصان پہنچانے اور علاقائی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کے شبہ میں تفتیش کی جارہی ہے۔بلال نے بتایا کہ ان پر ایک آبادکار نے حملہ کیا تھا، وہ پورے جسم پر مار رہا تھا اور اس کے ساتھ ایک سپاہی بھی مجھے مار رہا تھا۔'نو ادر لینڈ' کی ہدایت کاری کرنے والے یووال ابراہم نے کہا کہ بلال کے سر اور پیٹ میں چوٹیں آئی ہیں اور خون بہہ رہا تھا۔قبضے کے خلاف کام کرنے والے گروپ، سینٹر فار جیوش عدم تشدد کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے سوسیا میں اس وقت تشدد دیکھا، جب وہ آباد کاروں کے تشدد کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ایک امریکی کارکن جینا نے سیکیورٹی خدشات کی وجہ سے اپنا پورا نام بتانے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کا تشدد باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ اسرائیلی افواج کے پہنچنے سے پہلے 15 سے 20 آبادکاروں کے ایک گروپ نے کارکنوں کے ساتھ ساتھ گاؤں میں حمدان بلال کے گھر پر بھی حملہ کیا۔غیر ملکی کارکن باقاعدگی سے مسافر یاتا کی کمیونٹیز میں رہتے ہیں، تاکہ وہ فلسطینیوں کے ساتھ رہ سکیں کیونکہ وہ اپنی فصلوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں یا اپنی بھیڑوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں، اور آبادکاروں کے تشدد کے واقعات کو دستاویزی شکل دیتے ہیں۔انسانی حقوق کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ غزہ میں اسرائیل کی فوجی کارروائی کے آغاز کے بعد سے مغربی کنارے میں اسرائیلی آبادکاروں کی جانب سے حملوں میں اضافہ ہوا

روس اور یوکرین کا بحیرہ اسود میں بحری جنگ بندی پر اتفاق

ماسکو (ایجنسی) بی بی سی نیوز کے مطابق واشنگٹن نے معاہدوں کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام فریق پائیدار اور دیرپا امن کے لیے کام جاری رکھیں گے، جو ایک اہم تجارتی راستے کو دوبارہ کھول دے گا۔وائٹ ہاؤس نے کہا کہ فریقین نے ایک دوسرے کے توانائی کے بنیادی ڈھانچے پر حملہ کرنے پر پہلے سے طے شدہ پابندی کو نافذ کرنے کے لیے 'اقدامات کرنے' کا بھی عہد کیا ہے۔تاہم روس کا کہنا ہے کہ بحری جنگ بندی کا اطلاق خوراک اور کھادوں کی تجارت کے خلاف متعدد پابندیوں کے خاتمے کے بعد ہی ہوگا۔امریکی حکام ماسکو اور کیف کے مذاکرات کاروں سے ریاض میں الگ الگ ملاقاتیں کر رہے ہیں، جس کا مقصد دونوں فریقین کے درمیان جنگ بندی کروانا ہے، روس اور یوکرین کے وفود نے براہ راست ملاقات نہیں کی۔یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے کہا ہے کہ بحیرہ اسود میں فضائی حملے روکنے کا معاہدہ درست سمت میں اٹھایا گیا قدم ہے۔کیف میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ یہ معاہدہ کام کرے گا لیکن یہ صحیح ملاقاتیں، درست فیصلے اور درست اقدامات ہیں۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے یوکرین پر امن معاہدے میں رکاوٹ ڈالنے کا الزام عائد کیے جانے کے بعد ان کا کہنا تھا کہ 'اس کے بعد کوئی بھی یہ الزام نہیں لگا سکتا کہ یوکرین پائیدار امن کی جانب نہیں بڑھ رہا۔' لیکن واشنگٹن کے اعلان کے فوراً بعد کریملن نے کہا کہ بحیرہ اسود کی جنگ بندی اس وقت تک نافذ العمل نہیں ہوگی جب تک کہ بین الاقوامی خوراک اور کھاد کی تجارت میں شامل روسی بینکوں، پروڈیوسروں اور برآمد کنندگان سے پابندیاں ختم نہیں کی جاتیں۔روس کی جانب سے جن اقدامات کا مطالبہ کیا گیا، ان میں متعلقہ بینکوں کو سوئفٹ پے ادائیگی کے نظام سے دوبارہ منسلک کرنے، خوراک کی تجارت میں شامل روسی جھنڈے تلے جہازوں کی خدمات پر عائد پابندیاں اٹھانے اور خوراک کی پیداوار کے لیے درکار زرعی مشینری اور دیگر سامان کی فراہمی پر عائد پابندیاں ختم کرنے جیسے اقدامات شامل ہیں۔وائٹ ہاؤس کے بیان سے یہ واضح نہیں ہے کہ یہ معاہدہ کب نافذ العمل ہوگا۔پابندیوں کے خاتمے کے بارے میں پوچھے جانے پر ٹرمپ نے صحافیوں کو بتایا کہ 'ہم ابھی ان سب کے بارے میں سوچ رہے ہیں، ہم انہیں دیکھ رہے ہیں۔'امریکا-روس مذاکرات کے بارے میں واشنگٹن کے بیان میں کہا گیا ہے کہ امریکا، زرعی اور کھاد کی برآمدات کے لیے عالمی منڈی میں روس کی رسائی کو بحال کرنے میں مدد کرے گا۔کیف میں بات کرتے ہوئے زیلنسکی نے اسے 'پوزیشنز کی کمزوری' کے طور پر بیان کیا۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر ماسکو اپنے وعدوں سے انحراف کرتا ہے تو یوکرین، روس پر مزید پابندیاں عائد کرنے اور امریکا سے مزید فوجی مدد پر زور دے گا۔بعد ازاں یوکرین کے عوام سے خطاب میں ولادیمیر زیلنسکی نے کریملن پر جھوٹ بولنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ بحیرہ اسود کی جنگ بندی کا انحصار پابندیوں کے خاتمے پر ہے۔یوکرین کے وزیر دفاع رستم عمروف نے کہا ہے کہ 'تیسرے ممالک' معاہدے کے کچھ حصوں کی نگرانی کر سکتے ہیں، لیکن انہوں نے متنبہ کیا کہ بحیرہ اسود کے مشرقی حصے سے باہر روسی جنگی جہازوں کی نقل و حرکت کو معاہدے کی خلاف ورزی اور یوکرین کی قومی سلامتی کے لیے خطرہ سمجھا جائے گا۔

افغانستان میں لڑکیوں کی تعلیم پر پابندی، اقوام متحدہ نے خبردار کر دیا

کابل، 26 مارچ (یو این آئی) یو این ویمن ایگزیکٹو ڈائریکٹر سیما بحاؤس نے افغانستان میں لڑکیوں کی تعلیم پر پابندی سے متعلق خبردار کیا ہے۔غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق یو این ویمن ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی جانب سے افغان لڑکیوں کے بنیادی حقوق کی فوری بحالی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔سیما بحاؤس کا کہنا تھا کہ لڑکیوں کو تعلیم سے محروم رکھنا نسلوں تک اثرات مرتب کرے گا، افغانستان کی لڑکیوں کو فوری طور پر اسکول واپس جانے کی اجازت دی جائے۔انہوں نے کہا کہ نئے تعلیمی سال کے آغاز سے مزید 4 لاکھ افغان لڑکیاں تعلیم سے محروم ہو گئیں، افغانستان میں تعلیم سے محروم لڑکیوں کی مجموعی تعداد 2.2 ملین تک پہنچ گئی ہے۔اُن کا مزید کہنا تھا کہ افغانستان میں لڑکیوں کے لیے ثانوی اور اعلیٰ تعلیمی ادارے 3 سال سے مستقل بند ہیں، وقت آچکا ہے کہ افغان حکومت اس سنگین مسئلے کا فوری حل نکالے۔اس سے قبل افغانستان نے لڑکیوں کی تعلیم پر کانفرنس میں شمولیت سے بھی انکار کر دیا تھا۔حال ہی میں پاکستان میں لڑکیوں کی تعلیم کے موضوع پر عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، کانفرنس میں پڑوسی ملک افغانستان کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی، لیکن ہمیشہ کی طرح ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے طالبان حکومت نے شرکت سے انکار کر دیا تھا۔بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں نے بارہا افغان خواتین کی حمایت کی، پاکستانی ہیومن رائٹس ایکٹیوسٹ فرزانہ باری نے کہا کہ افغانستان میں مکمل صنفی نسل پرستی کی جارہی ہے، طالبان کے اقتدار میں خواتین کے حقوق مکمل طور پر پامال ہو رہے ہیں، میں افغان خواتین کو سلام پیش کرتی ہوں کہ ریاستی جارحیت اور جبر کے باوجود وہ اپنے لیے کھڑی ہیں۔افغانستان کی خواتین کو مسلسل صحت کے مسائل کا سامنا ہے، کیوں کہ افغان حکومت افغان خواتین کی صحت کو اپنی ترجیح نہیں سمجھتی، ہیومن رائٹس ایکٹیوسٹ بینش جاوید کا کہنا ہے کہ افغانستان میں لڑکی ہونا ایک جرم بن چکا ہے، جو خواتین گھروں میں رہ رہی ہیں ان پر کھڑکیوں کو بھی بند کرنے کا حکم جاری کر دیا گیا۔طالبان حکومت ہمیشہ سے ان گھناؤنے جرائم کو مذہب کا نام دے کر جواز فراہم کرتی رہی ہے، افغان طالبان نے خواتین کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ملازمتوں پر بھی پابندی عائد کی ہے، اسلامی نظام کی دعویدار طالبان حکومت مسلسل انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں میں ملوث ہے۔

شیعہ وسنی ہیلپ لائن

دفتر آیۃ اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی سے جاری ہیلپ لائن پر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مولانا سید سیف عباس نقوی نے دیئے۔ مومنین کی سہولت کے لئے شیعہ ہیلپ لائن مسلسل کئی سالوں سے دین کی خدمت کو انجام دے رہی ہے لہٰذا وہ مومنین جو اپنے روزہ، نماز یا کسی اور دینی مسئلہ میں شک کریں تو تمام مراجع کے مقلدین مسائل شرعیہ جاننے کے لئے صبح 10 سے 12 بجے تک ان نمبروں 9839097407،9415580936 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

سوال: اگر کوئی شخص واجب اعتکاف کو جان بوجھ کر باطل کرے تو کیا کفارہ ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص جان بوجھ کر جماع کے ذریعہ اپنے اعتکاف کو باطل کرتا ہے تو اس پر وہی کفارہ ہوگا جو جان بوجھ کر روزہ کو باطل کرنے کا ہے۔

سوال: فطرہ کی اہمیت اور اس کے فائدے کیا ہیں؟

جواب: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا زکات فطرہ ادا کرو اور کسی کو بھی باقی نہ چھوڑنا کیونکہ اگر تم نے ان میں کسی ایک بھی چھوڑ دیا تو مجھے اس کے فوت ہوجانے کا اندیشہ ہے پوچھا فوت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا موت (حوالہ وسائل الشیعہ جلد 9 صفحہ 328)

سوال: اگر کوئی شخص فطرے کی رقم یا جنس دینے کے بجائے مستحق کو دوائیں، کتابیں یا دیگر ضروریات زندگی کی چیزیں خرید کر دی جاسکتی ہے؟

جواب: ایسا نہیں کرسکتے ہیں فطرہ کی رقم یا جنس ہی پہنچائی جائے پھر اس کا استعمال ان کی اپنی مرضی پر منحصر ہوگا۔

سوال: کس طرح کے فقیر کو فطرہ دینا مستحب ہے؟

جواب: انسان کے لیے مستحب ہے کہ فطرہ کو دینے میں اپنے فقیر رشتہ دار اور عزیز اور ہمسایہ کو دوسروں پر مقدم رکھے اور سزاوار ہے کہ اہل علم اور دین دار کو فطرہ دینے میں دوسروں پر مقدم کرے۔

سوال: کیا فطرہ کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ممکن ہے؟

جواب: فطرہ کی ادائیگی میں تاخیر کرنا بہتر نہیں ہے

ادارہ شرعیہ حنفیہ نظامیہ فرنگی محل میں پوچھے گئے سوالات جن کی جواب قاضی شہر لکھنؤ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی نے دئے۔

سوال۔1۔کیا فطرہ کا پیسہ کسی سیدزادی کو دیا جاسکتا ہے؟ محمد عمران بارہ بنکی

جواب۔سیدزادی کو فطرہ کی رقم نہیں دی جاسکتی ہے۔

سوال۔2۔میرا بھانجہ آج کل بہت پریشان حال ہے تو کیا اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟ محمد حسین مچھلی محال

جواب۔بھانجے کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

سوال۔3۔نوکرانی کو زکوٰۃ کا پیسہ اجرت میں دے سکتے ہیں ؟ سمینہ قدوائی کپورتھلا

جواب۔نوکرانی کو اجرت میں زکوٰۃ نہیں دے سکتے ہیں البتہ اس کی مدد کرنے کے طور پر دی جاسکتی ہے

سوال۔4۔فطرہ کی رقم کتنی ہے اور کسکو دینا بہتر ہے ؟ محمد یونس کندھاری بازار

جواب۔فطرہ کی رقم 65 روپے فی فرد ہے اور فطرہ غربا و مساکین کو دینا بہتر ہے۔

سوال۔5۔زکوٰۃ کس کو دے سکتے ہیں؟ آفرین خان اجریاؤں

جواب۔غریب رشتہ دار، غریب پڑوسی، غریب دوست، غریب اور مجبور مسافر، مسکین اور فقیر، یتیم کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

رمضان ہیلپ لائن پر رابطہ کے لئے شام کو 2 بجے سے 4 بجے تک کے درمیان 9807404508،9918117798 نمبروں پر ای۔میل آئی ڈی

FIRANGIMAHEL.COM پر دینی، جسمانی مسائل کی معلومات حاصل کریں مولانا عفان عتیق فرنگی محلی جنرل سکریٹری ادارہ شرعیہ فرنگی محل لکھنؤ۔

رمضان ہیلپ لائن ملک میں اپنی نوعیت کی منفرد ہیلپ لائن ہے۔واضح رہے کہ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے تحت دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل میں روزہ داروں کی دینی اور شرعی رہنمائی کے لیے تیرہ برس قبل رمضان ہیلپ لائن قائم کی گئی تھی۔جسکی مقبولیت میں روز افزوں اضافہ ہورہا ہے۔

سوال: بیوی صاحب نصاب ہے اور شوہر پر قرض ہے تو کیا زکوٰۃ نکالتے وقت قرض کو منہا کیا جائے گا؟

جواب: بیوی اپنی زکوٰۃ پوری نکالے گی، قرض منہا نہ ہوگا۔البتہ بیوی پر قرض ہے تو وہ منہا کرے گی۔

سوال: ایک شخص نے کسی کے پاس کچھ رقم بطور امانت رکھی اسی درمیان وہ شخص باہر چلا گیا۔پھر وہ شخص کہتا ہے کہ جو رقم میں نے تمہارے پاس رکھی ہے اس میں سے زکوٰۃ ادا کردو تو کیا اس طرح سے زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

جواب: جی ہاں! زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

سوال: ایک شخص کے پاس کئی ہزار روپے ہیں اس پر سال بھی گزر گیا مگر اس کے پاس نہ مکان ہے اور نہ ہی گھریلو اشیاء اور نہ ہی ابھی شادی ہوئی انہی ضروریات کے لیے روپے جمع کررکھے ہیں تو کیا اس پر بھی زکوٰۃ ہے؟

جواب: جی ہاں! اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔البتہ اگر سال پورا ہونے سے پہلے تعمیر مکان یا شادی کے استعمال کی چیزیں خرید لے تو زکوٰۃ نہیں ہے۔

سوال: مرض دائمی ہے۔ڈاکٹر نے روزہ رکھنے کو منع کیا ہے تو میں کیا کروں؟

جواب: اس صورت میں روزے کا فدیہ یعنی پونے دوکلو گیہوں یا اس کی قیمت کسی غریب کو ہر روزے کے بدلے دے دیں۔

سوال: اگر کوئی مجنون بہت سی دولت کا مالک ہو تو کیا اس کے مال سے زکوٰۃ کی رقم کاٹنا جائز ہے؟

جواب: مجنون کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

گڈ گورننس اور سیکورٹی ہماری ترجیح ہے: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: 26 مارچ، 2025 اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے بدھ کو ضلع پنچایت کے احاطے، پریاگ راج میں ریاستی حکومت کے آٹھ سال مکمل ہونے کے موقع پر منعقدہ تین روزہ میلے اور نمائشی پروگرام میں شرکت کی۔ڈپٹی چیف منسٹر نے محکمہ اطلاعات کی جانب سے لگائی گئی ہر ایک نمائش اور مختلف محکموں کی جانب سے لگائے گئے 32 سٹالز کا دورہ کیا اور متعلقہ محکموں کے افسران سے اپنے محکموں کی سکیموں اور کاموں کے بارے میں معلومات حاصل کی اور تمام محکموں کی طرف سے منعقدہ نمائش کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس نمائش کے انعقاد سے یقینی طور پر سکیموں کے بارے میں عوام کو زیادہ سے زیادہ معلومات میسر ہوں گی اور ہم اس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچا سکیں گے۔حکومت کی طرف سے۔ضلع پنچایت کے احاطے میں کل 32 سٹال لگائے گئے ہیں جن میں محکمہ جنگلات، محکمہ زراعت، ضلعی پروگرام، محکمہ بنیادی تعلیم، محکمہ کھادی، محکمہ صنعت، NEDA، محکمہ پولیس، محکمہ باغبانی، محکمہ سماجی بہبود، پروبیشن ڈیپارٹمنٹ، معذور افراد، پسماندہ طبقات، محکمہ اقلیتی، محکمہ تعلیم، محکمہ تعلیم، محکمہ صحت، محکمہ صحت، محکمہ صحت، محکمہ تعلیم، محکمہ صحت، محکمہ صحت وغیرہ شامل ہیں۔ ism محکمہ، نمامی گنگے، محکمہ تعمیرات عامہ اور دیگر محکمے۔اس موقع پر ڈپٹی چیف منسٹر اور دیگر معزز عوامی نمائندوں نے چائلڈ ڈیولپمنٹ اینڈ نیوٹریشن ڈپارٹمنٹ کے اسٹال پر پہنچ کر دو بچوں کو کھانا کھلایا اور چار حاملہ خواتین کے بے بی شاور کی تقریب بھی انجام دی۔ پروبیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے لگائے گئے سٹال پر خواتین اور بچوں سے متعلق سوشل سیکورٹی سکیموں اور قوانین کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔معذور افراد کے محکمہ کی جانب سے مستحقین میں ٹرائی سائیکلیں، ایم آر کٹس، اسمارٹ کین اور بریل کٹس بھی تقسیم کی گئیں۔ انہوں نے ضلع پنچایت آڈیٹوریم میں منعقدہ مختلف محکموں کے استفادہ کنندگان کو سرٹیفکیٹس اور وزیر اعظم/وزیر اعلیٰ ہاؤسنگ اسکیم دیہی کے 3 مستفیدین کو مکانات کی منظوری کے خطوط اور 3 مستفیدین کو چابیاں پیش کیں۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے یو پی ایس آر ایل ایم کے ریوالونگ فنڈ، کمیونٹی انویسٹمنٹ فنڈ اور بینک لنکیج کے تحت ایک ایک مستفید کو ڈیمو چیک تقسیم کئے اور روپے کے ڈیمو چیک تقسیم کئے۔ اتر پردیش کھادی اور دیہی صنعت بورڈ سے قرض لے کر روزگار پیدا کرنے کے لیے ڈویژنل سطح پر پہلا، دوسرا اور تیسرا انعام حاصل کرنے والے یونٹوں کو بالترتیب 15,000، 12,000 اور 10,000۔اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ نے تین لوگوں میں فیملی آئی ڈی اور پانچ لوگوں کو او ڈی او پی ٹول کٹ بھی تقسیم کیں۔ضلع پنچایت آڈیٹوریم میں منعقدایک پروگرام میں نائب وزیر اعلیٰ نے پراجیکٹ ڈائریکٹر مسٹر کو اعزاز سے نوازا۔ اشوک کمار موریہ، ضلع ترقیاتی افسر۔ بھولا ناتھ کنوجیا، ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر۔ پی این سنگھ، ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر جناب سروجیت سنگھ، ڈی سی منریگا۔ مسٹر۔گلاب چندر، ڈسٹرکٹ اکنامکس اینڈ سٹیٹسٹکس آفیسر مسٹر سنتوش کمار، اسسٹنٹ لیبر کمشنر ڈاکٹر سنجے کمار لال، ایگزیکٹو انجینئر پراونشل سیکشن مسٹر۔ پی کے رائے، ڈسٹرکٹ ایمپلائمنٹ آفیسر مسٹر چندر کانت سنگھ، ڈسٹرکٹ مشن منیجر۔ امیت شکلا، مسٹر ڈاکٹر پربھاکر ترپاٹھی۔ لیکچرر انٹر کالج نے کل 11 افسران کو مہاکمبھ -2025 میں بہترین کام کرنے پر سرٹیفکیٹ دے کر۔نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عزت مآب وزیر اعلیٰ کی قیادت میں ہماری حکومت گزشتہ 8 سالوں سے دیہاتوں، غریبوں، کسانوں، مزدوروں، نوجوانوں، خواتین اور تمام طبقات کے لوگوں کے لیے لگن اور سب کا ساتھ، سب کا وکاس کے جذبے کے ساتھ بغیر کسی تفریق کے مسلسل کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گڈ گورننس اور سیکورٹی ہماری ترجیح ہے اور ہماری حکومت اس کے بارے میں ہمیشہ چوکس رہتی ہے جس کے نتیجے میں اتر پردیش بدعنوانی سے پاک، فسادات سے پاک اور خوف سے پاک ریاست بن گیا ہے۔نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب ریاست میں ہماری حکومت بنی تو ہم نے گجرات میں کئے گئے کام اور ترقی کے خطوط پر اتر پردیش میں کام شروع کیا۔ ہماری حکومت سے پہلے اتر پردیش کا شمار غیر محفوظ ریاستوں میں ہوتا تھا۔ ہماری حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد عزت مآب وزیر اعظم کی رہنمائی اور وزیر اعلیٰ کی قابل قیادت میں ہر قسم کے مافیا بشمول غنڈہ مافیا، نقل مافیا، لینڈ مافیا وغیرہ کا خوف ختم ہوا اور ریاست تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہوئی۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گڈ گورننس کے منتر، غریبوں کی فلاح و بہبود کے عزم، خوشحالی کے وژن، انتیودیا کے عزم کے ساتھ ترقی اور خود کفیل اتر پردیش کے مقصد کے ساتھ عزت مآب وزیر اعلیٰ کی مسلسل کوششوں کی وجہ سے آج اتر پردیش نے خود کو ملک میں نئے سرے سے جوان کرنے کے مرکز کے طور پر قائم کیا ہے اور ترقی کا انجن، ترقی کا مرکز بن گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ آج ریاست میں چلائی جارہی کئی اسکیموں میں پریاگ راج پہلے نمبر پر ہے۔ پریاگ راج ترقی کے میدان میں تیزی سے ترقی کررہا ہے۔حال ہی میں یہاں الوکک مہاکمبھ کی ایک دیوی اور عظیم الشان تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس کے نتیجے میں پریاگ راج نہ صرف ریاست اور ملک میں بلکہ بیرون ملک بھی اپنی شہرت کی داستان گارہا ہے۔نائب وزیر اعلیٰ نے پروگرام میں موجود لوگوں سے کہا کہ کئی محکمے پنڈال میں اسٹال لگا رہے ہیں اور حکومت کی عوامی فلاحی اسکیموں اور پروگراموں کے بارے میں جانکاری فراہم کررہے ہیں۔میری آپ سب سے اپیل ہے کہ سٹالز پر جائیں اور اسکیموں کو سمجھیں اور اگر اسکیم آپ کی ضرورت ہے تو اس سے فائدہ اٹھائیں۔اگر اسکیم کسی اور کی ضرورت کی ہے تو اسے بھی بتائیں تاکہ وہ اسکیم کا فائدہ اٹھاسکیں۔انہوں نے کہا کہ یہاں نوجوانوں کو اسٹارٹ اپس اور انٹرپرائزز کے قیام اور مختلف اسکیموں کے لیے قرضے بھی تقسیم کیے جارہے ہیں جس سے فائدہ اٹھا کر آپ نوکری لینے والے نہیں بلکہ نوکری فراہم کرنے والے بن سکتے ہیں۔نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہماری حکومت نے گزشتہ 8 سالوں میں 8 لاکھ سے زائد لوگوں کو سرکاری نوکریاں دی ہیں اور اگر آپ باصلاحیت ہیں تو ایک سرکاری نوکری بھی آپ کی منتظر ہے اور آپ کے لیے سرکاری ملازمت کے دروازے بھی کھلے ہیں۔

ایثار وانفاق انسانیت کا کمال ہے

لکھنؤ تعلیم وتربیت ٹرسٹ کی جانب سے برپا ہونے والے مہدوی سماج کلاسز اپنے آخری دور میں ہے۔ادارہ کل بھی سینٹرس پر اپنی دینی وسماجی ذمہ داری کو ادا کرکے فخر محسوس کررہا ہے کہ خدا کی جانب سے ادارہ کو توفیق ملی کہ وہ اپنے اس دینی و اخلاقی فریضے کو نبھا سکے کلاسز میں سبھی استادوں نے راہ خدا میں انفاق اور سماج کے کمزور لوگوں کی خبر گیری پر زور دیتے ہوئے اس عمل کو ماہ رمضان کی اہم ترین عبادت سے تعبیر کیا۔مولانا سید غلام رضا صاحب نے امام باڑا امیرن صاحب مرحوم مفتی گنج لکھنؤ میں دعائے عہد کی شرح کرتے ہوئے بتایا کہ امام کا حقیقی چاہنے والا وہ ہے جو امام کی نصرت و مدد کے لیے اپنے آپ کو ہر وقت آمادہ رکھے۔امام کے ظہور کے بعد دنیا صرف معجزے سے آباد نہیں ہوگی بلکہ سب کو جدوجہد اور تلاش وکوشش کرنا ہوگی اگر ہم آج اپنے معاشرے کو سدھارنے میں قدم نہیں بڑھائیں گے تو کل بھی امام کے ناصر و مددگاروں میں شمار نہیں ہوگا۔اگر امام کے آنے کے بعد ہر طرح کے فقر وفساد سے چھٹکارا ملے گا تو آج ہم کو فقر کو دور کرنے میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا ہوگا۔امام کی ایک حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مولانا عابدی نے بتایا وہ مال جو کسی کے کام نہ آسکے ایسے مال جمع کرنے سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ ایسا مال انسان کی کامیابی نہیں بلکہ بربادی کا سبب بنتا ہے۔سبھی کلاسز کا اختتام دعائیہ جملوں پر ہوا۔درس کے آخر میں سب نے مل کر امام زمانہ کی خدمت میں سلام پیش کیا۔

مقصد حسینی ٹرسٹ کے تحت جاری رمضان کلاسیز کے امتحان کل

شہر کے سبھی مراکز کے امتحانات کشمیری محلہ واقع ایم ایچ ہال میں ہوں گے منعقد

لکھنؤ (پریس ریلیز) (26 مارچ، 2025) کشمیری محلہ واقع مقصد حسینی ٹرسٹ کے زیر اہتمام ماہ رمضان المبارک میں عوام الناس کو دینی تعلیمات سے روشن کرانے کیلئے چلائے جارہے رمضان کلاسیز کامیابی کے ساتھ جاری وساری ہیں۔اس سلسلہ میں ادارہ کے ترجمان ایس ایم امن نے بتایا کہ مقصد حسینی ٹرسٹ کے روح رواں مولانا سید رضا حسین رضوی کی صدارت میں بعد نماز مغربین گذشتہ روز مفتی گنج مرکز میں سبھی مراکز کے انچارجوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے طے کیا گیا ہے کہ ٹرسٹ کے تحت منعقد کئے جارہے رمضان کلاسیز کے امتحان 27 رمضان المبارک مطابق 28 مارچ بروز جمعہ کو کشمیری محلہ واقع ایم ایچ ہال میں شب میں 8 بجے منعقد ہوں گے۔مسٹر امن نے اس بات پر زور دیتے ہوئے بتایا کہ مذکورہ کلاسیز کے سبھی مراکز کا امتحان ایک ساتھ مذکورہ تاریخ ووقت اور مقام پر ایک ساتھ ہوں گے۔کسی بھی امیدوار کو اگر کسی طرح کی دقت ہورہی تو وہ امتحان سے قبل اپنے مرکز کے انچارج سے رابطہ کرکے معلومات حاصل کرسکتا ہے۔انہوں نے یہ بھی بتایا کہ امتحانی نتائج کا اعلان اسی روز امتحان کے بعد کیا جائے گا۔

کیریئر کاؤنسلنگ اور گائیڈنس کے ذریعے اسکل ڈیولپمنٹ اسکیم پر آگاہی پروگرام

لکھنؤ۔بھارت سرکار کی اسکل ڈیولپمنٹ اسکیم کے تحت لکھنؤ یونٹ کی جانب سے ممتاز پی۔جی۔کالج میں ایک آگاہی پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جس میں طلبہ وطالبات کو روزگار اسکیموں اور اسکل ڈیولپمنٹ پروگرامز کی تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔ اس پروگرام کا مقصد طلبہ کو خود کفیل بنانا اور انہیں مختلف سرکاری اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کے لیے ترغیب دینا تھا۔اس موقع پر لکھنؤ یونٹ کے نمائندے اور ماہرین بھی موجود تھے، جنہوں نے طلبہ کو اس اسکیم کی خصوصیات اور فوائد سے آگاہ کیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ بھارت سرکار کے تحت طلبہ کو خصوصی تربیت (Training) دی جاتی ہے، جس کے ذریعے وہ اپنے کیریئر کو بہتر بنا سکتے ہیں اور نئے روزگار کے مواقع حاصل کرسکتے ہیں۔اس کے علاوہ، حکومت اس اسکیم کے تحت 6 سے 10 لاکھ روپے تک کا تعلیمی قرض (Loan) بھی فراہم کرتی ہے، جس کے ذریعے طلبہ مختلف خصوصی کورسز کرکے اپنی مہارتوں کو فروغ دے سکتے ہیں اور اپنے کیریئر کو نئی بلندیوں تک لے جاسکتے ہیں۔یہ پروگرام ممتاز پی۔جی۔کالج کی کیریئر کاؤنسلنگ اور گائیڈنس یونٹ کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا، جس کی صدارت پروفیسر محمد سلمان خان نے کی۔اس موقع پر ڈاکٹر عمران خان، صدر شعبہ سیاسیات نے بھی طلبہ سے خطاب کیا اور اس اسکیم کی افادیت پر روشنی ڈالی۔ پروگرام میں خاص طور پر نیشنل سروس اسکیم (NSS) کی چار یونٹس کے افسران بھی موجود تھے، جنہوں نے طلبہ کو NSS کے مقاصد، فوائد اور معاشرے میں اس کے کردار کے بارے میں بتایا۔ NSS کے افسران نے طلبہ کو سرکاری اسکیموں کے بارے میں آگاہ کرنے اور ان میں سماجی ذمہ داری کا شعور اجاگر کرنے پر زور دیا۔مزید برآں، محمد عاقل خان، جو مہدوی اسکل سینٹر کے اسیسر (Assessor) ہیں، نے بھی شرکت کی۔ انہوں نے طلبہ کو اسکل ڈیولپمنٹ اور روزگار کے مواقع کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے بتایا کہ نیشنل سروس اسکیم کے تحت طلبہ پیشہ ورانہ تربیت (Vocational Training) حاصل کرسکتے ہیں، جس سے انہیں نہ صرف تکنیکی مہارت ملے گی بلکہ وہ خود کفیل بھی بن سکیں گے۔ پروگرام کے دوران لکھنؤ یونٹ کے افسران اور ماہرین نے طلبہ کے سوالات کے جوابات دیے اور انہیں بتایا کہ وہ اس اسکیم سے کیسے فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ اس اسکیم کے تحت دی جانے والی تربیت سے طلبہ اپنی تکنیکی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو مضبوط بنا سکتے ہیں، جس سے انہیں روزگار حاصل کرنے میں آسانی ہوگی۔

امام باڑہ ابوطالب اور روضۂ بیت الحزن میں مجلس آج

لکھنؤ۔انجمن غنچۂ مظلومیہ کے سینئر رکن ظفر رضا کی مجلس بروز جمعرات شام 8 بجے امام باڑہ ابوطالب حسن پوریہ میں ہوگی۔مولانا یعسوب عباس خطاب فرمائیں گے مجلس کے بعد انجمن غنچۂ مظلومیہ اور کاظمیہ عابدیہ نوحہ خوانی کریں گی۔اسی امام باڑہ میں دوپہر 2 بجے خواتین کی مجلس منعقد ہوگی۔اسی طرح انجمن لشکر حسینی کے رکن شجر عباس کی مجلس شبیہ بیت الحزن رستم نگر میں جمعرات کو رات آٹھ بجے منعقد ہوگی۔مجلس کو مولانا جاوید حسین نجفی خطاب کریں گے۔انجمن کے بعد انجمن نوحہ خوانی کریں گی۔خواتین کی مجلس اسی وقت مدرسہ فاطمہ بنیاد باغ میں منعقد ہوگا۔

لکھنؤ کی مساجد میں الوداع کی نماز کا وقت ۲۰۲۵ء-۱۴۴۶ھ

نمبر شمار	مسجد کا نام وپتہ	نماز کا وقت
۱۔	جامع مسجد عیدگاہ لکھنؤ	۱۲:۴۵ بجے
۲۔	مسجد دارالعلوم ندوۃ العلماء، ٹیگور مارگ	۱:۰۰ بجے
۳۔	مسجد خواص، مولوی گنج	۱۲:۴۵ بجے
۴۔	مسجد درگاہ شاہ مینا شاہ، لکھنؤ	۱:۰۰ بجے
۵۔	مسجد تقویۃ الایمان، نادان محل روڈ، لکھنؤ	۱:۰۰ بجے
۶۔	مسجد یک منارہ، اکبری گیٹ	۱۲:۳۵ بجے
۷۔	مسجد خانساما، نادان محل روڈ	۱۲:۳۰ بجے
۸۔	مسجد دھنیا میری، مولوی گنج	۱:۱۵ بجے
۹۔	مسجد راعینی (مدینہ مسجد) ترکاری منڈی	۱:۰۰ بجے
۱۰۔	مسجد جمعیۃ القریش، مولوی گنج	۱:۰۰ بجے
۱۱۔	مسجد عثمانیہ، اکبری گیٹ	۱:۰۰ بجے
۱۲۔	مسجد کچا احاطہ، امین آباد	۱۲:۴۵ بجے
۱۳۔	مسجد معاویہ، چوک	۱۲:۴۵ بجے
۱۴۔	مسجد بلال، ارادت نگر	۱:۳۰ بجے
۱۵۔	مسجد کمی، ڈالی گنج	۱:۰۰ بجے
۱۶۔	چاندوالی مسجد، تال کٹورا	۱:۰۰ بجے
۱۷۔	مسجد قادر خاں، تال کٹورا	۱۲:۳۰ بجے
۱۸۔	مسجد حمزہ، جلال پور	۱:۳۰ بجے
۱۹۔	حامدی مسجد، ایورریڈی چوراہا	۱:۰۰ بجے
۲۰۔	مسجد بھیا صاحب، قاضی باغ	۱۲:۳۰ بجے
۲۱۔	مسجد نور، مرتضیٰ حسین روڈ	۱:۰۰ بجے
۲۲۔	مسجد راجا بازار، راجا بازار چوراہا	۱:۳۰ بجے
۲۳۔	عمار مسجد، رام بغیہ، کھدرا	۲:۰۰ بجے
۲۴۔	مسجد تکیہ تارن شاہ، مدح گنج، کھدرا	۱:۰۰ بجے
۲۵۔	نوری مسجد، پرانی بانس منڈی، کھدرا	۱:۳۰ بجے
۲۶۔	مسجد ممی جراح، منصور نگر	۱:۰۰ بجے
۲۷۔	مسجد تراب شاہ، راجاجی پورم (سی بلاک)	۱:۰۰ بجے
۲۸۔	مدینہ مسجد راجاجی پورم (ای بلاک)	۲:۰۰ بجے
۲۹۔	مسجد عمر بلوچ پورہ	۱۲:۴۵ بجے
۳۰۔	مسجد ابراہیمی، نور بیگ گنج	۱۲:۴۵ بجے

عید کی آمد کا شور بندوں نے حسب توفیق مبارک مہینہ کی برکتیں سمیٹ لیں

لکھنؤ: 26 مارچ (پی این ایس) رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ختم ہورہا ہے اور اب عید الفطر کی آمد کا شور ہے۔اللہ کے نیک بندوں نے حسب توفیق اس مہینہ کی برکتیں سمیٹ لی ہیں، روزے، تراویح اور اعتکاف وتلاوت کلام پاک جیسی عبادتوں سے اپنے نامہ اعمال کا بوجھ بڑھالیا ہے۔عید ان نیک بندوں کے لئے انعام کا دن ہے، ایک حدیث میں ہے کہ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں کے کناروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور پکار کر کہتے ہیں کہ اے مسلمانوں صبح سویرے اپنے رب کریم کی طرف جو تم پر خیر و برکت کے عظیم احسانات فرمائیں گے اور تمہیں لامحدود ولازوال ثواب عطا فرمائیں گے۔جب بندے عید کی نماز سے فارغ ہوکر نکلتے ہیں تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کردی ہے اب تم اپنے گھروں کو ہدایت یاب ہوکر جاؤ۔وہیں دوسری طرف بازاروں میں رونق بڑھ گئی ہے۔ہر طرف جشن کا ماحول ہے روزے دار خریداری کرنے میں مصروف ہیں، خاص کر خواتین گھروں کے ساز وسامان کو درست کرنے، عید کے دن کے انتظامات کو لے کر کافی متحرک ہیں، دن میں بازار اور پھر رات میں گھر کو سجانے وسنوارنے کا کام کرتی ہیں۔صبح سے لے کر رات تک بازاروں میں خریدار کرنے والوں کی بھیڑ نظر آرہی ہے۔

جمعۃ الوداع وعید کی آمد پر عطر کی خریداری میں اضافہ مختلف قسم کی برانڈیڈ عطر مارکیٹ میں دستیاب

لکھنؤ: 26 مارچ (پی این ایس) رمضان المبارک کے جمعہ کے ساتھ عید الفطر کے باسعید موقع پر خوشبوؤں کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔جس کی وجہ سے عبادت گاہیں روحانی منظر پیش کرتی ہیں۔امسال شہر میں ہندوستان سمیت خلیجی ممالک کی خوشبوؤں کی دھوم ہے اور لوگ اپنی پسند کی خوشبوئیں خرید رہے ہیں تاکہ خود اس کا استعمال کر کے سنت کا ثواب حاصل کرنے کے ساتھ عید الفطر کی خوشیوں کو معطر بناسکیں، اس کے ساتھ ہی عید الفطر کے پر مسرت موقع پر گھر آنے والے دوست واحباب کا والہانہ استقبال بھی خوشبو لگا کر کریں۔راجدھانی لکھنؤ میں ماہ رمضان اور عید الفطر کے لئے عطر فروشوں نے مختلف انواع واقسام کے عطر شائقین کے خدمت میں پیش کررہے ہیں۔

ناری شکشا نکیتن مہاودیالیہ میں سالانہ جشن اور انعامی تقسیم کی تقریب

لکھنؤ، 26 مارچ (پریس ریلز): ناری تعلیم نکیتن سنا تکوتر مہاودیالیہ، لکھنؤ میں "LAUREL'S 2025" سالانہ جشن اور انعامی تقسیم کی تقریب ناری ناٹیا کلا کیندر میں منعقد ہوئی۔ مہمانِ خصوصی ناری سیوا سمیتی کی صدر محترمہ سمن پوری، مہاودیالیہ کے منیجر جناب نیرج پاٹھک اور دیگر معززین نے تقریب کی رونق بڑھائی۔ دیپ جلانے اور سرسوتی وندنا کے ساتھ تقریب کا آغاز ہوا، جس کے بعد ثقافتی پروگرام میں طالبات نے رقص، قوالی اور نغموں کی دلکش پیشکش کی۔ پرنسپل پروفیسر انجرا بانو نے مہاودیالیہ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ پیش کی، جس کے بعد نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم کیے گئے۔اہم اعزازات: "مینا چندراوتی ایوارڈ" بی اے، بی ایس سی اور بی کام کی بہترین طالبات کو دیا گیا۔ "ڈاکٹر آشا گپتا میموریل ایوارڈ" ایم اے کی نمایاں طالبات کو تفویض ہوا۔ "ڈاکٹر انیل کمار اگروال میموریل ایوارڈ" سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والی طالبہ کے نام رہا۔این سی سی، این ایس ایس، کھیل اور کلچرل کمیٹی میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ کو بھی اعزازات دیے گئے۔ مہمانِ خصوصی نے مہاودیالیہ کی تعلیمی خدمات کو سراہتے ہوئے طالبات کی حوصلہ افزائی کی۔ اس یادگار تقریب میں تعلیمی اور ثقافتی سرگرمیوں کی بہترین جھلک دیکھنے کو ملی۔

اتر ریلوے

کھلا ٹینڈر نوٹس (ای۔ٹینڈر)

بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے ڈویژنل ریلوے منیجر (انجینئرنگ) اتر ریلوے، لکھنؤ کے ذریعہ مندرجہ ذیل کام کیلئے ای۔ ٹینڈر سسٹم کے ذریعہ جس کی آخری ٹینڈر تاریخ مورخہ 16-04-2026 کو 15.00 بجے تک طلب کئے جاتے ہیں۔ اس ٹینڈر کے مینوئل آفر منظور نہیں کئے جائیں گے۔ اگر کوئی مینوئل آفر آتا ہے تو اس پر غور نہیں کیا جائے گا۔

1.	ٹینڈر نوٹس نمبر	03402025 dated 25.04.2025			
2.	ٹینڈر نمبر	1. 01-Sr.DEN-IV-LKO/2025-26, 2. 02-Sr.DEN-IV-LKO/2025-26, 3. 03-Sr.DEN-IV-LKO/2025-26, 4. 04-Sr.DEN-IV-LKO/2025-26			
3.	کام کا نام	1. اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔فرسٹ سلطان پور کے دائرہ اختیار علاقہ میں ایس ایس ای ریلوے اتریٹھیا کے سیکشن میں مختلف مقامات پر ٹھیکیدار کے ذریعہ اپنی مٹی کا استعمال کرکے سیس کی مرمت اور تٹ بندھ کو مضبوط کرنے کا کام۔ 2. اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔فرسٹ سلطان پور کے دائرہ اختیار علاقہ میں ایس ایس ای ریلوے نہال گڑھ اور فرسٹ سلطان پور کے سیکشن میں مختلف مقامات پر ٹھیکیدار کے ذریعہ اپنی مٹی کا استعمال کرکے سیس کی مرمت اور تٹ بندھ کو مضبوط کرنے کا کام۔ 3. اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔سیکنڈ سلطان پور کے سیکشن میں مختلف مقامات پر ٹھیکیدار کے ذریعہ اپنی مٹی کا استعمال کرکے سیس کی مرمت اور تٹ بندھ کو مضبوط کرنے کا کام۔ 4. اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔سیکنڈ سلطان پور کے دائرہ اختیار علاقہ میں ایس ایس ای ریلوے لمبھوؤں اور شری کرشنا نگر کے سیکشن میں مختلف مقامات پر ٹھیکیدار کے ذریعہ اپنی مٹی کا استعمال کرکے سیس اور تٹ بندھ کو مضبوط کرنے کا کام۔			
4.	تخمینہ لاگت	2. Rs. 58493003.09	4. Rs. 66199484.60	1. Rs. 99294877.43	3. Rs. 45794078.66
5.	زر بیعانہ کی رقم	2. Rs. 442500.00	4. Rs. 481000.00	1. Rs. 646500.00	3. Rs. 379000.00
6.	مدت تکمیل کام	01 سے 4: منظوری لیٹر جاری کرنے کی تاریخ سے 12 ماہ			
7.	ٹینڈر ڈالنے کی شروعات	01 سے 4: 02-04-2025			
8.	ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت	01 سے 4: 16-04-2025 at 15.00 hrs.			
9.	ویب سائٹ	www.ireps.gov.in			

نوٹ: ٹینڈر سے متعلق دیگر مفصل تفصیلات مذکورہ ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔ 929/2025

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اودھ نامہ

یوکرین نے پاؤں پر کلہاڑی ماری

روس۔یوکرین جنگ کو 1120 دن یعنی تین برس سے زیادہ کا عرصہ ہوگیا ہے لیکن جنگ کسی حتمی نتیجہ کو نہیں پہونچ سکی ہے۔ دونوں طرف سے برابر کی لڑائی جاری ہے۔ روس کی اپنی طاقت ہے تو یوکیرن کے پیچھے امریکہ پوری طاقت کے ساتھ کھڑا ہے جس طرح سے وہ اسرائیل کے ساتھ ہر محاذ پر کھڑا نظر آتا ہے۔ اگرچہ اب نئے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ روس اور یوکرین کے مابین چلی آرہی جنگ کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے کبھی وہ محبت آمیز لہجہ اختیار کرے ہیں ارکبھی دھمکی بھرا۔ بہرحال بات چیت جاری ہے اور امید ہے کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔ حالانکہ ٹرمپ اس کے لئے یوکرین سے ایک بہت بڑی قیمت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور یوکرین کے صدر کو وہائٹ ہاؤس مین ذلیل بھی کیا جاچکا ہے۔ اور زلنسکی بے چارے کیا کرسکتے ہیں۔ آخرکار خبروں کے مطابق زلینسکی نے ٹرمپ کے مطالبات تسلیم کرلئے ہیں۔

اس درمیان یوکرین کی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ یوکرینی دارالحکومت کیف پر روسی حملہ کے بعد سے اب تک 88513 روسی سپاہی ہلاک یا زخمی ہوئے ہیں۔ ان میں سے 1180 روسی فوجی پچھلے 24 گھنٹوں میں ہلاک یا زخمی ہوئے ہیں۔ اگر ان باتوں کو سچ مان لیا جائے تو منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ روس جیسا ملک یوکرین کے سامنے پست پڑ چکا ہے۔ بہر حال تازہ اطلاعات کے مطابق امریکی اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے مطابق امریکی سکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو رواں ہفتہ یوکرینی ہم منصب سے بات چیت کیلئے سعودی عرب گئے۔ دوسری جانب پولینڈ کے وزیر خارجہ ریڈوز لاسکورسکی نے کہا ہے کہ پولینڈ جو اسٹارلنک انٹرنیٹ خدمات تک یوکرین کی رسائی کیلئے رقم ادا کرتا ہے ایلون مسک کی دھمکی کے بعد دوسرے سپلائر کی خدمات حاصل کرسکتا ہے۔ اسٹارلنک انٹرنیٹ سروس کے مالک ایلون مسک نے پرزور انداز میں کہا تھا کہ اگر میں اسٹارلنک انٹرنیٹ خدمات بند کردوں تو یوکرین کا سارا فرنٹ لائن مفلوج ہوجائے گا۔ جواب میں امریکی وزیر خارجہ نے پولینڈ کے وزیر خارجہ پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کسی نے بھی اسٹارلنک انٹرنیٹ سروس بند کرنے کی دھمکی نہیں دی۔ یوکرین اور پولینڈ کو اسٹارلنک انٹرنیٹ سروس سے اظہار تشکر کرنا چاہئے کیونکہ اسٹارلنک کے بغیر یوکرین کبھی کے یہ جنگ ہار چکا ہوتا۔ جہاں تک یوکرین کا سوال ہے ایک ایسا بھی دور تھا جب یوکرین اس کرہ ارض کی تیسری بڑی جوہری طاقت تھا اور پھر وہ اس کرہ ارض کا واحد ملک بن گیا جس نے جوہری ہتھیاروں کو ترک کردیا اور جس کے نتیجے میں آج وہ اپنے وجود کی بقا کے لئے دوسروں کا محتاج ہوچکا ہے۔

سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد یوکرین دنیا کی تیسری بڑی جوہری طاقت بن کر ابھرا تھا کیونکہ اس کے پاس سویٹ یونین کے منتشر ہونے کے نتیجہ میں سویٹ یونین کے بے شمار جوہری ہتھیار رہ گئے تھے، جن میں تقریباً 5000 جوہری ہتھیار، طویل فاصلہ پر مار کرنے والے ایسے میزائیل جو 60 تھرمونیوکلیئر وارہیڈس لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اگرچہ اس کے پاس جوہری ہتھیاروں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی اس کے باوجود یوکرین کا کوئی آپریشنل کنٹرول نہیں تھا۔ روس نے جوہری ہتھیاروں کو لانچ کرنے کیلئے درکار کوڈس، سنٹرل کمانڈ اور کنٹرول سسٹم برقرار رکھا۔ اس نے یوکرین کو اپنے جوہری اسلحہ آزادانہ طور پر استعمال کرنے کی صلاحیت سے بھی محروم کردیا۔ اس طرح اس نے یوکرین کو جوہری اسلحہ استعمال کرنے کی صلاحیت کے بغیر چھوڑ دیا جیسا کہ ماہرین نوٹ کرتے ہیں ان جوہری اسلحہ کی روک تھام کی قیمت غیر معمولی تھی۔ چونکہ جوہری اسلحہ پر یوکرین کا کنٹرول نہیں تھا۔ ایسے میں یوکرین اپنے دفاع کیلئے حقیقی طور پر ان پر انحصار نہیں کرسکتا تھا۔ ساتھ ہی اہم جغرافیائی، سیاسی اور اقتصادی تحفظات بھی تھے جس کے نتیجہ میں یوکرین کو اپنے جوہری اسلحہ ترک کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ سب سے پہلے اتنی زیادہ تعداد میں اسلحہ کو برقرار رکھنے اور محفوظ کرنے سے یوکرین کی پہلے ہی سے مشکلات کا شکار معیشت پر بہت زیادہ دباؤ پڑا۔ اس کے علاوہ ہتھیاروں کے آپریشنل کنٹرول کی تلاش سنگین سفارتی نتائج کا باعث بن سکتی تھی۔ اگر یوکرین جوہری ہتھیاروں کے آپریشنل کنٹرول کی تلاش کرتا ہے تو اس کے نہ صرف سنگین اثرات مرتب ہوں گے بلکہ خود یوکرین کے اتحادی ممالک بشمول امریکہ اور NATO اس سے دوری اختیار کرسکتے ہیں اور روس اور شدت کے ساتھ یوکرین کے خلاف کارروائی کرے گا۔ آپ کو بتادیں کہ خود جوہری طاقت ہونے کے باوجود امریکہ نے ان ممالک کو جوہری کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیار ختم کرنے (ترک کرنے) کیلئے فنڈز اور مہارت فراہم کی۔ یہ وہ وقت تھا جب یوکرین نے 1994ء کے بڈاپیسٹ میمورنڈم پر دستخط کئے جس میں اس نے روس، امریکہ اور برطانیہ کی جانب سے سکیوریٹی کی یقین دہانیوں کے بدلے اپنے جوہری ہتھیاروں کو ترک کرنے سے اتفاق کیا۔ بڈاپیسٹ میمورنڈم میں یہ وعدہ کیا کہ یہ دستخط کنندگان یوکرین کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام کریں گے اور اس کے خلاف طاقت کے استعمال یا دھمکیوں سے گریز کریں گے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ 1994 اور 1996ء کے درمیان یوکرین نے جوہری تخفیف کا عمل مکمل کیا۔ اور اب ایک جوہری طاقت سے لیس ملک اس کیلئے راست طور پر خطرہ بنا ہوا ہے۔☆☆

مشترکہ کوشش کامیابی کی ضمانت

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

مسلمانوں اور ان کی تنظیموں نے وقف ترمیمی بل 2024 منظور نہیں حکومت کو یہ واضح کردیا ہے۔ ای میل اور جے پی سی سے مل کر بھی اپنی منشاء ظاہر کر چکے ہیں۔ جے پی سی نے نہ صرف انکے اعتراضات پر کوئی دھیان نہیں دیا بلکہ اپوزیشن ممبران کی تجاویز کو بھی قبول نہیں کیا۔ کئی ماہ کی میراتھن کے بعد 14 ترمیمات کو منظور کر جے پی سی نے بل حکومت کو قانون بنانے کے لئے سونپ دیا۔ کہا جارہا ہے کہ یہ ترمیمات آر ایس ایس کی ذیلی تنظیم مسلم راشٹریہ منچ نے تجویز کی یا کرائی گئی ہیں۔ اس تنظیم سے موقع پرست مسلمانوں کا بڑا طبقہ وابستہ ہے۔ جس میں دانشور، ڈاکٹر، پروفیسر، ایڈوکیٹ، سیاستداں، عالم دین، اعلیٰ و پسماندہ، مرد اور عورت یعنی ہر طبقہ کے مسلمان اس میں شامل ہیں۔ جو اپنے معمولی فائدہ کے لئے اسلام اور ملت کو بڑا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ مگر سماج میں ان کے بائیکاٹ کا ابھی تک کسی نے اعلان نہیں کیا۔ خیر بات ہو رہی ہے وقف ایکٹ میں مجوزہ ترمیمات کی، اگر ان کے ساتھ بل پاس ہوگیا تو نہ صرف وقف کی حیثیت ختم ہو جائے گی بلکہ حکومت، اس کے دوستوں اور وقف املاک پر غیر قانونی قبضہ داروں کے مالک بننے کا راستہ صاف ہوجائے گا۔ بڑی تعداد میں مساجد، قبرستان، مدارس، یتیم خانے، مسافر خانے، خانقاہیں، مقبرے اور درگاہیں اس کی زد میں آئیں گی۔

وقف ایکٹ میں اس سے پہلے بھی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ شراکت داروں کے مشورے سے اس کی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن اس مرتبہ وقف کو صاف شفاف بنانے کے لئے ترمیم کے نام پر مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کرنے، اپنے ہی ملک میں بیگانہ بنانے اور وقف کو ختم کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ بل پاس ہوا تو وقف کا نام امید ہوجائے گا۔ اس میں سب سے خطرناک ترمیم کلکٹر راج کی واپسی ہے۔ کلکٹر راج نے ہی بابری مسجد کا مسئلہ پیدا کیا تھا۔ اس کی وجہ سے آج تک ملک فرقہ وارانہ نفرت کی آگ میں جھلس رہا ہے۔ ملک میں تقریباً 60 فی صد سے زیادہ ایسی جائدادیں ہیں جن کے دستاویز نہیں ہیں لیکن انکا سیکڑوں سالوں سے استعمال مسجد، قبرستان، مقبرے، درگاہ یا خانقاہ کے طور پر ہو رہا ہے۔ ایسی تمام املاک کا اندراج وقف بائی یوزر کے طور پر کیا گیا ہے۔ نئے قانون کے مطابق جن جائدادوں کا اندراج ریونیو ریکارڈ، وقف بورڈ میں نہیں ہوگا یا جن کے دستاویز دستیاب نہیں ہوں گے۔ کلکٹران کی رپورٹ حکومت کو بھیجے گا، حکومت ایسی املاک کے بارے میں وقف بورڈ کو اس کے ریکارڈ سے ہٹانے کے لئے کہہ سکتی ہے۔ یا اس کا اندراج سرکاری زمین کے طور پر کیا جاسکتا ہے۔

نئے قانون میں وقف املاک کو لمیٹیشن کے قانون سے ملی چھوٹ کو ختم کرنے کی تجویز ہے۔ اگر کوئی شخص سرکاری زمین پر 12 سال سے اور غیر سرکاری جگہ پر 15 سال سے بلا روک ٹوک کرایہ دار ہے تو وہ اس کا مالک بن جائے گا۔ وقف املاک کو اس سے مستثنٰی رکھا گیا ہے۔ وقف بورڈ کسی وقت بھی اپنی جائداد خالی کراسکتا یا واپس لے سکتا ہے۔ نیا قانون لاگو ہونے پر ایسے تمام لوگ جو 15 سال یا اس سے زیادہ وقت سے وقف جائداد پر قابض ہیں خود بخود مالک بن جائیں گے۔ بڑی تعداد میں وقف املاک سرکار یا غیر مسلموں کے قبضہ میں ہے۔ وہ وقف بورڈ کو واجب کرایہ بھی ادا نہیں کرتے ہیں۔ موجودہ حکومت کی شروع سے ہی ملک کی زمینوں پر نگاہ ہے۔ 2014 میں آتے ہی وہ اراضی تحویل بل لائی تھی لیکن کسانوں کی مخالفت کی وجہ سے اسے واپس لینا پڑا تھا۔ پھر تین زرعی قوانین لے کر آئی، اس میں بھی اسے کامیابی نہیں ملی۔ ریلوے اور فوج کی زمینیں ڈولپ کرنے کے لئے کارپوریٹ کو دینے کا منصوبہ سامنے آیا۔ اب وقف جائدادوں کو خرد برد کرنے کے لئے قانون لانے سے اس کی نیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ وقف کا تعلق چونکہ مسلمانوں سے ہے لہٰذا اس کے ذریعہ وہ اپنے نفرتی ایجنڈے پر عمل کرتے ہوئے سیاسی روٹیاں سیکنا چاہتی ہے۔ وقف بورڈ میں غیر مسلم ممبران کے داخلہ کی تجویز اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔

حکومت مندر نیاس میں کسی غیر ہندو کو ممبر بنانے کا قانون بنانا تو دور کیا مشورہ بھی دے سکتی ہے؟ کاشی وشوناتھ مندر ٹرسٹ میں بنارس کا ڈی ایم ممبر ہوتا ہے اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا ماتحت ہندو ممبر ہوگا وہ نہیں کیوں؟ مسلمانوں نے زمین خرید کر یا اپنی پشتینی جائداد مسجد، مدرسہ یا قبرستان کے لئے وقف کی ہے۔ جس پر آج حکومت کی نظر ہے کیا وہ پارک کی زمین گھیر کر یا فٹ پاتھ پر قبضہ کر کے بنائے گئے مندر کو توڑنے کی ہمت کر سکتی ہے؟ کیا سینکڑوں سال پرانے مندروں سے کاغذ طلب کرنے کا حوصلہ دکھا سکتی ہے؟ نہیں تو پھر مسلمانوں کے پیچھے کیوں پڑی ہے۔ کیا اس لئے کہ مسلمانوں نے اپنے اہل وطن پر بھروسہ کیا اور اپنی سیاسی طاقت نہیں بنائی؟ کیا اس لئے کہ وقف املاک کے تحفظ کی ذمہ داری آزادی سے پہلے اور بعد میں حکومت نے لی اور مسلمانوں نے اسے مان لیا؟ حالانکہ حکومت نے اپنے مفاد میں ایسے بدعنوان افسران یا سیاستدانوں کو وقف کا ذمہ دار بنایا جنہوں نے حکومت اور غیر مسلموں کو فائدہ پہنچایا اور مسلمانوں کے مفاد کو نظر انداز کیا۔ پھر بھی مسلمان خاموش رہے اور حکومت پر بھروسہ کیا۔ جبکہ حکومت کی ملی بھگت کی وجہ سے ہی وقف کی اتنی جائداد ہونے کے باوجود سچر کمیٹی کے مطابق مسلمانوں کی حالت دلتوں سے بھی خراب ہے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے دلتوں، آدی واسیوں اور دوسری اقلیتوں کے ساتھ مل کر وقف املاک کو بچانے کی جو بر وقت مشترکہ کوشش شروع کی ہے وہ قابل ستائش ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بورڈ میں شامل کئی ممبران سے کسی کا کوئی اختلاف ہو لیکن اس وقت ذاتی شکایت پر ملی مفاد کو فوقیت دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی موقع کے لئے فرمایا ہے۔ "اے ایمان لانے والو، جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، توقع ہے کہ تمہیں کامیابی نصیب ہوگی۔ اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہوجائے گی اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی۔ صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورۃ انفال) وقف ترمیمی بل کے خلاف 17 مارچ کے احتجاج میں تمام ملی تنظیمیں اور مسلم سیاستداں جس طرح ایک اسٹیج پر دکھائی دیئے اسی طرح متحد ہو کر اس مہم کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔

وقف صرف قطع زمین کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق مسلمانوں کے وجود سے ہے۔ برسر اقتدار جماعت نے جس طرح سوچ سمجھ کر یہ ایشو کھڑا کیا ہے۔ اس سے لگتا ہے کہ اس کے لئے لمبی لڑائی لڑنی پڑے گی اور تمام جمہوری طریقے اپنانے ہوں گے۔ سیاسی پارٹیوں کے صرف افطار کا بائیکاٹ کرنے سے کام نہیں چلے گا بلکہ انہیں یہ پیغام دینا ہوگا کہ ہمارا ووٹ اسے جائے گا جو ہمارے مسائل میں ساتھ کھڑا ہوگا۔ فرقہ پرست اسے ہندو مسلم کا مسئلہ بنانے کی کوشش کر سکتے ہیں اس لئے انصاف پسند غیر مسلموں کو بھی اس مہم میں ساتھ لینا چاہئے۔ اگر دلت، آدی واسی، سکھ، عیسائی اور انصاف پسند ہندوؤں کے ساتھ مشترکہ طور پر اوقاف بچانے کی کوشش کی جائے گی تو یہ ضرور کامیاب ہوگی۔☆☆☆

روشنی کے چراغ: تاریخ، سیاست اور اتحاد کا امتحان

مولانا قاری اسحاق گورا

ہندوستان ایک جمہوری، سیکولر اور کثیر الثقافتی ملک ہے، جہاں مختلف مذاہب، تہذیبوں اور روایات نے صدیوں سے بقائے باہمی کے اصول پر زندگی بسر کی ہے۔ لیکن حالیہ برسوں میں، ملک میں مذہب کی بنیاد پر سیاست کا بڑھتا ہوا رجحان اور تاریخی مذہبی مقامات پر تنازعات پیدا کرنا نہ صرف معاشرتی ہم آہنگی کے لیے خطرناک ہے بلکہ ہندوستان کے بنیادی سیکولر ڈھانچے کو بھی متاثر کر رہا ہے۔ ہندوستان میں مذہبی مقامات پر سیاست کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ماضی میں بابری مسجد تنازعہ اور اس کے بعد 1992 میں اس کی مسماری نے ملک میں فرقہ وارانہ ماحول کو کشیدہ کر دیا تھا۔ اس واقعے کے بعد گجرات، مظفر نگر، اور دیگر مقامات پر کئی فسادات ہوئے، جن میں ہزاروں بے گناہ جانیں ضائع ہوئیں۔ لیکن حالیہ برسوں میں، ایک منظم سازش کے تحت تاریخی اسلامی مقامات کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ پہلے مسجدوں پر بری نظر ڈالی گئی، اور اب مسلم حکمرانوں کے مقبروں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، جس کی تازہ مثال اورنگزیب کے مزار پر سیاست ہے۔ اورنگزیب ایک تاریخی شخصیت ہیں، جن کے دور حکومت پر مختلف مورخین کے مختلف نظریات ہیں۔ کچھ مورخین انہیں ایک سخت گیر حکمران کے طور پر پیش کرتے ہیں، جبکہ کچھ انہیں ایک قابل منتظم کے طور پر دیکھتے ہیں۔ لیکن جدید ہندوستان میں، کسی بھی تاریخی شخصیت کے ساتھ ایسا سلوک کرنا کہ ان کے مقبرے کو بھی سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے، ایک خطرناک رجحان ہے۔ مہاراشٹر کے علاقے خلد آباد میں واقع اورنگزیب کے مزار پر حالیہ سیاست نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مذہبی منافرت کو ہوا دینا ایک منظم حکمت عملی کا حصہ بن چکا ہے۔ کچھ شدت پسند گروہوں نے اورنگزیب کے مزار کو بند کرنے کا مطالبہ کیا، جبکہ کچھ نے وہاں فرقہ وارانہ نعرے بازی کی۔ یہ سب کچھ ایک ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب ملک میں بے روزگاری، مہنگائی، اور دیگر بنیادی مسائل عوام کے لیے سب سے بڑے چیلنج بنے ہوئے ہیں۔ لیکن ان اہم مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے، تاریخی شخصیات کے مقبروں کو سیاسی ہتھیار بنایا جا رہا ہے۔

ناگپور، جو کبھی مہاراشٹر کے سب سے پرامن شہروں میں شمار ہوتا تھا، آج فرقہ واریت کی لپیٹ میں آ چکا ہے۔ یہاں ہونے والے حالیہ فسادات اس بات کا ثبوت ہیں کہ مذہب کی بنیاد پر سیاست صرف بیانات تک محدود نہیں رہی بلکہ اب اس کے عملی نتائج بھی نظر آنے لگے ہیں۔ سوشل میڈیا پر پھیلائی گئی نفرت، جعلی خبروں کا استعمال، اور عوام کو مذہبی بنیادوں پر تقسیم کرنے کی سازشیں اب کھل کر سامنے آ چکی ہیں۔ ناگپور میں جس طرح دو فرقوں کے درمیان جھگڑا ہوا، اس میں نہ صرف عام شہری متاثر ہوئے بلکہ پولیس اور انتظامیہ کی ناکامی بھی واضح طور پر دیکھی گئی۔ سوال یہ ہے کہ آخر ایسی صورتحال پیدا کیوں ہو رہی ہے؟ اس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ کچھ سیاسی قوتیں ملک میں مذہبی منافرت کو بڑھاوا دے کر اپنے ووٹ بینک کو مضبوط کرنا چاہتی ہیں۔ مہاراشٹر، جو کبھی ترقی پسند سیاست کے لیے مشہور تھا، آج وہاں بھی مذہب کے نام پر سیاست عروج پر ہے۔ شیوسینا، جو کبھی ہندو قوم پرست نظریات کے لیے جانی جاتی تھی، اب اس کا ایک دھڑا سیکولر سیاست کے قریب جا چکا ہے، جبکہ دوسرا دھڑا ہندوتوا کی شدت پسند سیاست کر رہا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور دیگر ہندوتوا نظریات رکھنے والی جماعتیں بھی مذہب کے نام پر ووٹ حاصل کرنے کے لیے تاریخ کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہی ہیں۔

اورنگزیب کا مزار ہو، ٹیپو سلطان کی وراثت ہو، یا پھر کسی اور تاریخی شخصیت کا ذکر، ان تمام موضوعات کو اس طرح پیش کیا جا رہا ہے جیسے موجودہ دور کے مسائل انہی کے پیدا کردہ ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج ملک کو درپیش سب سے بڑے چیلنجز بے روزگاری، تعلیمی نظام کی بدحالی، معاشی عدم استحکام، اور صحت کے مسائل ہیں، جن پر بات کرنے کے بجائے عوام کی توجہ مذہبی تنازعات کی طرف موڑ دی جاتی ہے۔

اگر ہندوستان میں مذہبی مقامات پر سیاست کا سلسلہ نہ روکا گیا، تو اس کے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ فرقہ وارانہ فسادات میں اضافہ ہو سکتا ہے، جس سے ملکی معیشت اور امن و امان بری طرح متاثر ہوگا۔ اس کے علاوہ، عالمی سطح پر ہندوستان کی ساکھ بھی متاثر ہو سکتی ہے، کیونکہ ایک سیکولر اور جمہوری ملک میں مذہبی بنیادوں پر سیاست کرنا عالمی برادری کے لیے تشویشناک ثابت ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے عوام کو سوچنا ہوگا کہ آیا وہ ترقی، امن، اور خوشحالی چاہتے ہیں یا پھر مذہبی منافرت، فسادات، اور نفرت کی سیاست کو قبول کریں گے۔ یہ فیصلہ عوام کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اپنے ووٹ کی طاقت سے ایسے عناصر کو مسترد کریں جو مذہب کے نام پر سیاست کر رہے ہیں۔ ہندوستان ہمیشہ سے ایک متنوع، کثیر المذاہبی اور سیکولر ملک رہا ہے، جہاں مختلف مذاہب، ثقافتیں اور زبانیں ایک ساتھ پروان چڑھتی رہی ہیں۔ لیکن حالیہ برسوں میں مذہب کی بنیاد پر سیاست اور تاریخی مقامات پر تنازع کھڑا کرنے کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے، وہ ملک کی سماجی ہم آہنگی اور جمہوری اقدار کے لیے ایک سنگین خطرہ بن چکا ہے۔ مسجدوں کے بعد اب مقبروں کو بھی سیاست کا موضوع بنایا جا رہا ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ کچھ طاقتیں مذہبی جذبات کو بھڑکا کر سیاسی فوائد حاصل کرنا چاہتی ہیں۔

اورنگزیب کے مقبرے پر ہونے والی سیاست ہو یا ناگپور میں ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات، یہ تمام واقعات ایک بڑے منصوبے کا حصہ معلوم ہوتے ہیں، جس کا مقصد عوام کو حقیقی مسائل سے ہٹا کر مذہبی تنازعات میں الجھانا ہے۔ یہ ایک خطرناک رجحان ہے، کیونکہ اگر اس پر قابو نہ پایا گیا تو ہندوستان کی ترقی، امن اور سالمیت کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر مذہب کی بنیاد پر سیاست کا سلسلہ جاری رہا تو اس کے انتہائی خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا نقصان ملک کی سماجی یکجہتی اور گنگا۔جمنی تہذیب کو ہوگا۔ فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافے سے مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے سے دور ہو جائیں گے، جس کا فائدہ صرف ان سیاسی جماعتوں کو ہوگا جو نفرت کی سیاست پر یقین رکھتی ہیں۔ فرقہ وارانہ فسادات میں اضافے کا سب سے بڑا نقصان عام عوام کو ہوگا، جو پہلے ہی مہنگائی، بے روزگاری اور دیگر سماجی مسائل سے نبرد آزما ہیں۔ جب مذہب کے نام پر سیاست کی جاتی ہے تو عوامی فلاح و بہبود کے منصوبے پس پشت چلے جاتے ہیں اور ملک میں بدامنی کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف معیشت کمزور ہوتی ہے بلکہ ملک کی عالمی سطح پر ساکھ بھی متاثر ہوتی ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مذہبی سیاست کے نتیجے میں عدلیہ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی دباؤ میں آ جاتے ہیں۔ جب مذہبی معاملات کو سیاسی رنگ دیا جاتا ہے تو عدالتوں پر غیر ضروری مقدمات کا بوجھ بڑھ جاتا ہے اور پولیس کو فرقہ وارانہ تنازعات میں الجھا دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے عوام کے بنیادی مسائل نظر انداز ہو جاتے ہیں۔

اگر ہندوستان کو اس خطرناک راستے سے ہٹانا ہے تو چند اہم اقدامات فوری طور پر کرنے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے عوام میں شعور اجاگر کرنا ہوگا تاکہ وہ مذہب کے نام پر سیاستدانوں کے ہاتھوں کا کھلونا نہ بنیں۔ میڈیا، سول سوسائٹی اور تعلیمی ادارے اس حوالے سے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینا بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ حکومت اور سماجی تنظیموں کو ایسے پروگرامز کا انعقاد کرنا چاہیے جن میں تمام مذاہب کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر باہمی محبت اور بھائی چارے کو فروغ دیا جا سکے۔ مذہبی رہنماؤں کو بھی چاہیے کہ وہ نفرت پھیلانے کے بجائے امن اور یکجہتی کا پیغام دیں۔

سیاسی اصلاحات وقت کی ایک اور اہم ضرورت ہیں۔ مذہب کی بنیاد پر سیاست کو روکنے کے لیے سخت قوانین بننے چاہئیں۔ جو سیاستدان مذہبی منافرت پھیلانے میں ملوث ہوں، ان پر انتخاب لڑنے کی پابندی عائد کی جانی چاہیے۔ الیکشن کمیشن کو ایسی جماعتوں کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیے جو فرقہ وارانہ سیاست کو فروغ دیتی ہیں۔ میڈیا کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی۔ نفرت انگیز بیانات اور اشتعال انگیزی کو روکنے میں میڈیا ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ جھوٹی خبروں، سوشل میڈیا پر چلنے والی پروپیگنڈا مہمات، اور فرقہ وارانہ بیانیے کو بے نقاب کرنا میڈیا کی ذمہ داری ہے۔ معاشی اور تعلیمی ترقی پر بھی خاص توجہ دینا ضروری ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ مذہبی سیاست کے بجائے عوام کی بنیادی ضروریات پر توجہ دے۔ تعلیم، روزگار اور صحت جیسے مسائل پر کام کرنا ضروری ہے تاکہ عوام مذہب کے نام پر سیاستدانوں کے بہکاوے میں نہ آئیں۔ ہندوستان کی کامیابی اور ترقی اسی میں ہے کہ وہ اپنی سیکولر شناخت اور جمہوری اقدار کو محفوظ رکھے۔ اگر مذہبی سیاست کو روکا نہ گیا، تو اس کا نتیجہ صرف تقسیم اور تباہی کی صورت میں نکلے گا۔ جو لوگ اورنگزیب یا دوسرے تاریخی کرداروں پر سیاست کر رہے ہیں، ان کا اصل مقصد ملک کی ترقی نہیں بلکہ اپنے سیاسی عزائم کی تکمیل ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستان کے عوام ہوشیار رہیں اور مذہب کے نام پر نفرت کی سیاست کو مسترد کریں۔ ہندوستان کا اصل سرمایہ اس کے عوام کی یکجہتی اور بھائی چارہ ہے، اور اگر ہم نے اس یکجہتی کو برقرار رکھا تو ہندوستان نہ صرف ترقی کرے گا بلکہ دنیا میں ایک مثال بھی بنے گا۔ یہ وقت ہے کہ ہم اپنے ملک کے مستقبل کے بارے میں سنجیدگی سے غور کریں اور ان عناصر کو پہچانیں جو ہمیں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم متحد ہو کر ان طاقتوں کے خلاف کھڑے ہوں، تو ہندوستان کو ایک بار پھر امن، ترقی اور خوشحالی کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے۔☆

قومی ترقی میں اداروں کا کردار

محمد خالد اعظمی

قوم اور معاشرے کی وسیع البنیاد ترقی اور معاشی فلاح و بہبود کو عوام تک بخوبی پہنچانے کیلئے مختلف سطح کے اداروں کا قیام اور ان کا کردار سماج کی ہمہ جہت نمو اور خوش حالی کے لئے نہایت اہم تصور کیا جاتا ہے۔ یہی ادارے ہی ملک کی ترقی کی سمت اور طریقہ کار متعین کرتے ہیں اور تاریخی طور یہ بھی مستند ہے کہ ترقی یافتہ ممالک کی معاشی ترقی کو بام عروج تک پہنچانے میں مختلف طرح کا اداروں کا قیام اور کردار بہت اہم رہا ہے۔ اسی تحقیق کی بنیاد پر ۲۰۲۴ میں معاشیات کا نوبیل انعام بھی ان تین ماہرین کو تفویض کیا گیا ہے جنہوں نے کسی ملک کی ترقی میں اداروں کے قیام اور ان کے کردار پر اپنی نئی تحقیق پیش کی تھی۔ ان ماہرین نے اپنی تحقیق میں یہ ثابت کرنے میں کامیابی حاصل کی کہ ایک جیسے قدرتی اور جغرافیائی حالات کے باوجود دو ممالک کی شرح نمو وترقی الگ الگ ہوتی ہے اور ترقی کا یہ فرق دونوں ممالک میں موجود مختلف طرح کے اداروں کی کارکردگی اور کامیاب حکمت عملی کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے۔ بہت سارے ممالک میں جغرافیائی اور قدرتی وسائل کی یکسانیت کے باوجود ان کی ترقی اور خوش حالی کی سطح اور رفتار کن وجوہات سے اور کس طرح الگ الگ ہوتی ہے اور کس طرح ان ملکوں کی سماجی ومعاشی تنظیمیں اور ادارے مختلف اوقات میں معاشی خوشحالی اور ملک کی ترقی میں کیا اور کیسا کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے منطقی طور پر ان وجوہات کی وضاحت کی ہے کہ کس طرح بعض ممالک امیر اور خوش حال ہوجاتے ہیں اور بعض غریب اور پسماندہ رہ جاتے ہیں، اس تفریق کی بنیادی وجہ ماہرین نے اداروں کی اچھی یا خراب کارکردگی کو بتایا ہے

یہ ادارے مخصوص مقاصد کے حصول کیلئے بنائے جاتے ہیں، خواہ معاشی ترقی کیلئے پالیسی اور پروگرام تیار کرتے ہوں، منصوبہ بندی اور اس کی کارکردگی کا حساب کتاب رکھتے ہوں بیرونی تجارت اور سرمایہ کاری کے لئے کام کرتے ہوں سماجی خدمات کے شعبے میں صحت یا تعلیمی مقاصد کے تئیں عوامی بیداری کیلئے کام کرتے ہوں، تعلیمی خدمات بہم پہنچاتے ہوں یا عوامی فلاح وبہبود کا کام کرتے ہوں، ہر سطح پر ہر ایک ادارے کا اپنا میدان کار اور مخصوص کردار ہوتا ہے جس کا بنیادی مقصد انسانی صلاحیت، سرمایہ اور وسائل کو صحیح سمت دینا اور انکے مناسب استعمال کیلئے سازگار ماحول تیار کرنا ہوتا ہے۔ مغرب کی معاشی وسماجی ترقی میں اس طرح کے اداروں کا کردار بہت اہم رہا ہے اور آج بھی ان ممالک میں کسی خاص ایشو پر رائے عامہ کو بیدار کرنا، ان کی ذہن سازی کرنا اور حکومتوں اور عوامی نمائندوں کو بروقت مناسب اور ملکی مفاد میں مشورے دینا اداروں کے قیام کا اہم مقصد مانا جاتا ہے۔

ہمارے ملک میں بھی سرکاری اور غیر سرکاری ادارے مختلف سطحوں پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ماضی میں بہت سارے معاشی اور مالیاتی ادارے بطور خاص ملک کی ترقی میں اپنا فعال کردار ادا کرنے کے لئے قائم کئے گئے تھے اور یہ ادارے اپنا کام کر بھی رہے ہیں۔ ملک میں عوامی تعلیم کے فروغ اور شرح خواندگی اور تعلیم کی ترقی کے لئے اسکول کالج ور اور یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ ہمارے ملک کے سبھی تعلیمی اداروں میں سارا زور تعداد اور مقدار کے بڑھانے پر صرف کیا جاتا ہے اور طلبہ کی صلاحیت میں اضافہ، علم کے معیار اور عالمی سطح کی معیاری تعلیم کے فروغ پر توجہ کم دی جاتی ہے اور شاید حکومت کی مرضی اور منشا بھی یہی ہے۔ تعلیم کی نجکاری کی حکومتی پالیسی کے تحت بے شمار ڈگری کالج، انجینئرنگ، میڈیکل اور دیگر شعبوں کی پیشہ ورانہ درسگاہیں حکومت کی منظوری سے ملک کے مختلف حصوں میں چل رہی ہیں لیکن اکثریت کے غیر معیاری تعلیمی سہولیات اور نصاب کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم کے میدان میں یہ درسگاہیں کچھ خاص اور نیا کرنے سے قاصر ہیں۔

اس ملک میں مسلمانوں نے بھی مختلف سطحوں قوم کی ترقی اور تعلیم کے فروغ کے لئے اپنے مشترکہ ذرائع سے تعلیمی، مذہبی اور خدمت خلق ادارے قائم کئے اس میں مکتب اور مدرسہ سے لے کر مختلف طرح کے ڈگری کالج، تکنیکی و پیشہ ورانہ کالج اور یونیورسٹی کے ساتھ امداد باہمی سوسائٹیز، مالی امداد، غریبوں کی آبادکاری اور تجارتی بینکوں تک کا قیام شامل ہے۔ ان اداروں نے ایک لمبے عرصے تک اپنی اپنی سطح اور صلاحیت کے مطابق قوم اور ملت کی فلاح کیلئے اپنی کوشش اور حصہ داری ادا کی۔ مسلمانوں نے تعلیمی ادارے بھی نہایت کامیابی سے قائم کئے اور عوامی مالیاتی امداد اور چندہ کی حصہ داری کے ذریعہ نہایت کم خرچ پر یا بالکل مفت معیاری تعلیم عوام کو مہیا کروائی اور آج بھی مسلمان اپنی بساط اور محدود ذرائع کے باوجود ملک میں تعلیم کے فروغ کیلئے مسلسل تگ و دو میں مصروف ہیں۔

ہمارے ملک میں مسلمان اقلیتوں کے ذریعہ دو طرح کے تعلیمی ادارے قائم کئے گئے پہلا تو مکاتب اور دینی تعلیم کے ادارے جو قرآن وحدیث اور فقہ وشریعت کی تعلیم دینے کیلئے مخصوص ہیں اور دوسرے جو موجودہ دور کی جدید تعلیم کے ساتھ طب وتکنیک کی اعلیٰ تعلیم فراہم کررہے ہیں۔ جدید تعلیم کے لئے مخصوص زیادہ تر ادارے جو نجی ملکیت کے تحت ایک تجارتی اکائی کے طور پر کام کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی انتظامی اور اختلافی مسئلہ نہیں پیدا ہوتا اور دیگر نجی اداروں کی طرح ایک تجارتی اکائی کے طور پر کامیاب ہیں۔

ہمارے اقلیتی تعلیمی اداروں کا سب سے بڑا المیہ یہی ہے کہ مسلمان یہ ادارے تو بڑے ذوق وشوق اور دلجمعی کے ساتھ قائم کرتے ہیں لیکن اسی کے ساتھ اداروں پر انفرادی اور شخصی اجارہ داری قائم کرنے کیلئے بھی دل وجان سے لگ جاتے ہیں اور کسی بھی سطح پر ان قابض افراد کے ذہن وخیال میں ان اداروں کی اجتماعی ملکیت، انکے قیام کے پیچھے عوامی جدوجہد، مشترک فلاح وبہبود کا بنیادی مقصد یا ان اداروں کا قومی امانت ہونے کا تصور بھی نہیں آتا اور نتیجتاً ہمارے قومی اہمیت کے نامور ادارے جن کی ایک روشن تاریخ اور قومی خدمات کا شاندار ریکارڈ رہا ہے وہاں چند اشخاص کا ایک گروپ اپنے ذاتی مفاد کی تکمیل اور ادارے کے ذریعہ مالی اور اثاثہ جاتی فوائد کے حصول کیلئے اداروں کو برباد کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا۔ گروہی مفادات اور ذاتی انا کی لڑائی کے چکر میں مسلمانوں کے تعلیمی اداروں کو تباہ و برباد ہوتے بار ہا دیکھا جاتا ہے۔ اداروں کی خراب کارکردگی کا یہ ایک پہلو ہے، اسی کے ساتھ اس کا دوسرا پہلو مسلم عوام کی منفی ذہنیت کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ اپنے تعلیمی اداروں کے تعلق سے منفی اور غیر مستند خبروں کو سوشل میڈیا پر پھیلانے اور اس کے ذریعہ اداروں کو بدنام کرنے میں بھی خاصی دلچسپی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ انتظامیہ کے آپسی اختلافات یا طلبہ اور انتظامیہ کے درمیان اگر کچھ چھوٹے موٹے یا فروعی اختلافات ہوں تو مسلم عوام کا یہ طبقہ ان اقلیتی تعلیمی اداروں کے تعلق سے ان اختلافات کو ہوا دینے اور تل کا تاڑ بنا کر پیش کرنے میں خاصی عجلت اور غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتا ہے اور انہیں یہ بالکل احساس نہیں ہوتا کہ ان کی یہ حرکات کس طرح اداروں کی بدنامی اور غیروں کے درمیان جگ ہنسائی کا سبب بنتی ہیں۔ پہلے یہ سب چیزیں مسلمانوں کے اداروں کمیاب یا بالکل عنقا تھیں لیکن آج کے سوشل میڈیائی دور میں جب ہر شخص صحافی اور کھوجی پترکار بننے کا دعویٰ رکھتا ہے تو اس طرح کے مسلم نوجوانوں کا سب سے پہلا نشانہ مسلمانوں کے ہی ادارے ہوتے ہیں جن کی کچھ کمیوں کوتاہیوں کو عوام کے درمیان بری نیت سے مشتہر کرکے ایک سماجی خدمت کا ڈھول پیٹنے کا کارنامہ انجام دیا جاتا ہے۔

چاک کردی ترک ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی اپنوں کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

معتکف شبِ قدر کو حاصل کرلیتا ہے

حُسین قُریشی

یوں تو رمضان المبارک کا ہر لمحہ بڑا ہی بابرکت، عظمت اور رحمت والا ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل اس ماہ میں اپنے بندوں پر بے شمار رحمتوں اور مغفرتوں کی بارش کرتا ہے۔ اسی کے ساتھ بندوں کے نیک اعمال کی جزا میں اضافہ کردیتا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کے نامہ اعمال میں نیکیوں کا ذخیرہ وسیع ہوجائے۔ اس ماہ میں بندوں کی مغفرت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل تو دیکھئے کہ وہ اپنے عاجز، گناہ گار، سیاہ کار اور نافرمان بندوں کو طرح طرح سے بخشش کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ اس ماہ مبارک کی شان اس بات سے بھی مزید دوبالا ہو جاتی ہے کہ قرآنِ مجید کا نزول اسی ماہ میں ہوا۔ قرآن مجید رمضان المبارک کی ایک عظیم شب میں روحِ آسمان میں اتارا گیا۔ پھر وہاں سے تھوڑا تھوڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا۔ اور تقریباً ۲۳ سالا قلیل مدت میں مکمل نازل ہوگیا۔ اس رات کو تمام سال کی راتوں پر افضلیت اور فضلیت حاصل ہے۔۔اس رات کو ''شبِ قدر'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جو ہزار راتوں سے بہتر ہے۔ چنانچہ اللہ ربّ العزت قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ'' بے شک میں نے اسے ایک بابرکت رات میں اُتارا ہے۔ بے شک میں ڈر سنانے والا ہوں۔'' (الدخان، 44: 3) مزید ایک اور سورت میں اللہ ربّ العالمین کا ارشاد ہے کہ'' بے شک میں نے قرآن کو شبِ قدر میں اتارا۔ اور آپ کیا سمجھے ہیں کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر فضیلت و برکت اور اَجر و ثواب میں ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں فرشتے اور روح الامین یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے رب کے حکم سے خیر و برکت کے ہر امر کے ساتھ اترتے ہیں۔ یہ رات طلوعِ فجر تک سلامتی کے ساتھ رہتی ہے۔ (القدر) یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی عظیم بخشش والی رات عنایت کی۔ ہمیں ضرور بہ ضرور اس رات کو تلاش کرنا چاہیے۔ اور خوب بڑھ چڑھ کر عبادت و ریاضت کرنا چاہیے۔ تاکہ ہم کامیاب ہوسکے۔

شبِ قدر کی فضیلت حدیث میں بھی متعدد مرتبہ آئی ہے۔ ایک حدیثِ مبارکہ کا مفہوم ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں یعنی اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا انتیسویں شب میں تلاش کرو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ جس نے شبِ قدر میں حالت ایمان میں ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی سابقہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ اور ایک جگہ ارشادِ مبارک ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ تمہارے پاس رمضان المبارک کا مہینہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیئے ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ اور سرکش و شریر شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل اور بہتر ہے، جو اس رات کی خیرات و برکات سے محروم کردیا گیا وہ ہر خیر سے محروم کردیا گیا۔'' لہٰذا ہمیں اس بابرکت و رحمت والی رات کو تلاش کرنا چاہیے۔ اور نماز، تلاوت، ذکر و اذکار کے ساتھ پوری امت کے لئے خوب دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ہم پوری رات عبادت میں گزارے۔ شبِ قدر صرف امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا کی گئی ہے۔ اس سے پہلے کسی بھی امت کو یہ عظمت والی، مغفرت والی، برکت والی اور خیر والی رات عطا نہیں کی گئی۔ یہ ہم عصیان پر اللہ عزوجل کا بے انتہائی رحم و کرم ہے جس نے صرف ہمارے لئے اس رات کو عطا کیا۔ چنانچہ ایک حدیثِ مبارکہ میں بتایا گیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔'' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میری امت ہی کو عطا کی ہے ان سے پہلے کسی امت کو یہ نہیں ملی۔'' ہم اس رات میں بڑی ہی دل جمعی کے ساتھ، پورے خلوص کے ساتھ اور پوری عاجزی و انکساری کے ساتھ عبادت و ریاضت اور دعاؤں میں گزارے۔

بندہ جب رمضان کریم کے پورے روزے رکھتا ہے۔ شبِ قدر میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور ذکر و اذکار کرتے ہوئے بیٹھتا ہے۔ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے۔ اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے۔ اے میرے پیارے ساتھیوں مچل جاؤ۔ جوش میں آجاؤ۔ اپنے پروردگار کی حمد و ثناء بیان کرو۔ جس نے ہم پر بے انتہا احسان کیا ہے۔ جو ہم پر فخر کرتا ہے۔ رمضان المبارک کے روزے اور شبِ قدر کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب شبِ قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں، اور ہر اس کھڑے بیٹھے بندے پر جو اللہ کا ذکر کرتا ہے، سلام بھیجتے ہیں۔ اور جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی عید الفطر کا دن تو للہ ان بندوں سے اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو! اُس مزدور کی اُجرت کیا ہونی چاہیے جس نے اپنا کام پورا کر دیا؟ وہ عرض کرتے ہیں۔ الٰہی! اس کی اُجرت یہ ہے کہ اسے پورا پورا اجر دیا جائے۔ للہ تعالیٰ فرماتا ہے۔'' اے فرشتو! میرے بندے اور بندیوں نے میرا وہ فریضہ پورا کر دیا جو ان پر تھا۔ پھر وہ دعا کے لئے دست طلب دراز کرتے ہوئے نکل پڑے۔ للہ تعالیٰ نے فرمایا، مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنے کرم، اپنی بلندی اور رفعتِ مکانی کی قسم، میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر اپنے بندوں سے فرماتا ہے۔ لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ'' پھر یہ لوگ بخشے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔'' سبحان اللہ یہ کیسا انعام و اکرام ہے۔ جو بندوں کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

اس رات کو تلاش کرنے کا ایک بہترین طریقہ، رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف ہے۔ دراصل رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کا مقصد ہی شبِ قدر کی تلاش ہے۔ اعتکاف اس مسجد میں کرنا چاہیے۔ جہاں پانچ وقت نماز باجماعت ہوتی ہے۔ نیز جمعہ خطبہ کے ساتھ ادا ہوتا ہے۔ یہ وہ سنت اعتکاف ہے کہ جو عام طور پر رمضان کریم کے آخری عشرے میں ہوتا ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ نے ہر رمضان کے آخری 10 روز اعتکاف کیا، آخری عشرے میں کیے جانے والے اعتکاف کو سنت مؤکدہ کہا جاتا ہے۔ اعتکاف کی فضیلت و اہمیت کے لیے صرف یہ بھی کافی ہے کہ حضور ﷺ نے ہجرت کے بعد پوری عمر اہتمام کے ساتھ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ'' رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو (الصحیح البخاری) اعتکاف میں بندہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا سر جھکائے پڑا رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ساتھ دعاؤں کا طلبگار رہتا ہے۔ وہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ پورے شہر یہاں تک کہ پوری امت کے لئے دست دراز کرتا ہے۔ اپنے گناہوں کے معافی مانگتا رہتا ہے۔ اللہ کے رحم و کرم کی امید لیے بیٹھا ہوتا ہے۔ دنیاوی غرض سے پاک، اپنے دنیاوی کاروبار، لین دین سے غافل اور اپنے گھر بار کا خیال نہ کرتے ہوئے۔ وہ صرف اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے۔ معتکف مسجد میں رہتا ہے۔ اس لئے چھوٹے بڑے گناہوں سے بھی محفوظ ہوتا ہے۔ اس کے دن اور رات بارگاہِ الٰہی میں عبادت و ریاضت میں گزرتے ہیں۔ اللہ عزوجل بندوں کی آہ و زاریاں بے کار نہیں جانے دیتا۔ بلکہ رمضان المبارک میں تو اس کا دریائے رحمت پر جوش ہوتا ہے۔ اس لئے معتکف کی تمام نیک و جائز دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اسے بے شمار انعام و اکرام سے نوازا جاتا ہے۔ معتکف ہزار راتوں سے بہتر شبِ قدر کو حاصل کرلیتا ہے۔ جس کی بے شمار فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم رمضان المبارک کے آخری عشرے میں دس دنوں کا مسجد اعتکاف کرے۔ اور اس دوران اپنی مکمل توجہ بارگاہِ الٰہی کی جانب مرکوز رکھیں۔ پوری امت کے لئے دعائیں طلب کریں۔ اللہ عزوجل ہم تمام کو شبِ قدر نصیب فرمائے اور اعتکاف کرنے کی توفیق و رفیق عطا فرمائے۔ آمین ثمہ آمین

ریسرچ اسکالر باموہ یونیورسٹی اورنگ آباد مہاراشٹر

تمہیں کیا معلوم شب قدر کیا ہے۔۔۔؟

مولانا محمد محفوظ قادری

رمضان المبارک کا جہنم سے آزادی کا تیسرا عشرہ چل رہا ہے اور یہ بھی ختم ہونے کے قریب ہے۔ اس آخری عشرہ میں لوگوں کو چاہئے کہ رمضان کی جملہ عبادات کی قبولیت اور جہنم سے آزادی کی اللہ سے دعائیں مانگیں اور بخشش و مغفرت کو طلب کریں۔

کونکہ اس آخری عشرہ میں اللہ اپنے بے شمار بندوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے۔ اس آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کریں جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے (شب قدر) جو شخص اس کی برکتوں سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا، اور نہیں محروم رکھا جاتا اس کی بھلائیوں سے مگر وہی جو بالکل بے نصیب ہو۔ اس رات کی اہمیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے بھی واضح ہو جاتی ہے جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ اپنے تہبند کو بہت مضبوطی سے باندھ لیتے (یعنی عبادت میں بہت کوشش فرماتے) راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ اس رات کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت جبریل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ وہ زمین پر اتریں ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ وہ زمین پر پھیل جائیں اور کوئی مکان، گھر، بستی ایسی نہیں ہوتی جس میں کوئی مومن مرد عورت نہ ہو مگر فرشتے اس میں داخل ہوجاتے ہیں۔ البتہ جس گھر میں خنزیر، شرابی، زنا کرنے والا، تصاویر ہوں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور یہ فرشتے اللہ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور اس کی وحدانیت کی گواہی دیتے ہیں اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جب صبح کا وقت ہوتا ہے تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں آسمان والے فرشتے ان سے معلوم کرتے ہیں تم کہاں سے آرہے ہو۔۔۔؟ فرشتے کہتے ہیں ہم دنیا میں تھے کیونکہ آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کیلئے شب قدر تھی۔ آسمان والے فرشتے معلوم کرتے ہیں اللہ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔۔۔؟ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ نے نیک لوگوں کو بخشش دیا اور بدکار لوگوں کے بارے میں شفاعت قبول ہوگئی، اس بات پر آسمان کے فرشتے اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اپنی بخشش و مغفرت عطا فرمائی۔ اس رات میں عمل کے تعلق سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دعا کا خصوصی اہتمام کیا کرو ''اے اللہ بیشک تو معاف فرمانے والا ہے اور معاف فرمانے کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے معاف فرمادے''۔ اللہ رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی امتوں کو بہت لمبی عمریں عطا فرمائی تھیں انکی عبادتیں بھی زیادہ تھیں انکے مقابلے ہماری عمریں بھی کم ہیں اور عبادتیں بھی کم لیکن اللہ رب العزت نے پیارے رسول کے صدقہ میں کچھ خاص راتیں ایسی عطا فرمائی ہیں کہ اگر بندۂ مومن ان راتوں میں اللہ کے دربار میں توبہ استغفار کرے تو اللہ یقیناً اپنے بندہ کی دعا کو قبول فرما کر جہنم سے آزدی عطا فرمائے گا۔ اور ثواب بھی ہمیں پہلے کے لوگوں کی طرح عطا فرمائے گا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کیلئے بہت زیادہ غمزدہ رہتے تھے اللہ نے فرمایا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی امت کیلئے غمزدہ نہ ہوں میں آپ کی امت کو دنیا سے اس وقت تک نہیں اٹھاؤں گا جب تک کہ ان کو انبیاء علیہم السلام کے درجات عطا نہ کردوں، اور یہ اس طرح کہ انبیاء پر فرشتے روح، رسالت، وحی اور کرامت کے ساتھ اترتے ہیں اسی طرح فرشتے شب قدر میں آپ کی امت پر میری طرف سے سلام اور رحمت کے ساتھ نازل ہوں گے۔ ان راتوں میں ایک رات شب قدر بھی ہے ویسے تو یہ رات (شب قدر) طاق راتوں میں کوئی بھی رات ہوسکتی ہے۔ مگر زیادہ تر علماء کے اقوال ستائیسویں شب کے بارے میں زیادہ ملتے ہیں۔ اس لئے ان مبارک راتوں میں اپنے قیمتی لمحات کو زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت میں گزاریں، اور دعا توبہ، عبادات، استغفار کے ذریعہ ندامت کے آنسو بہا کر اپنے مالک حقیقی اللہ رب العزت کو راضی کریں، یقیناً اللہ اپنے بندوں کی دعاؤں سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے۔ اور دعاؤں کی بدولت اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف فرما کر اپنے بندوں سے راضی ہوجاتا ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں اس رات کو تلاش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور امت مسلمہ کی رمضان کی جملہ عبادات کو محبوب کے وسیلے سے قبول فرما کر آخرت میں نجات کا سامان بنائے۔ اور یہ ماہ مقدس ہماری زندگی میں ہمیں بار بار نصیب فرمائے۔ آمین

9759824259

گزشتہ سے پیوستہ

وقف املاک کی شرعی حیثیت: مسلمان اس سے کبھی دست بردار نہیں ہوسکتے ہیں

ڈاکٹر خان محمد رضوان

وقف بورڈ کا موجودہ کردار غیر تشفی بخش اور ناقابلِ اعتبار ہے۔ جب کہ آج کے اس پُر فتن دور میں وقف بورڈ کی اہمیت بڑھ گئی ہے، بالخصوص جب مختلف ریاستوں میں وقف املاک کے حوالے سے قانونی تنازعات اور مسائل کے بڑھنے کی شکایتیں دستیاب ہورہی تھیں۔ وقف بورڈ کا اہم کام یہ تھا کہ وہ وقف املاک کے انتظامات کو درست کرتا اور ان کے صحیح استعمال کو یقینی بناتا تھا، تاکہ اس کا بہتر استعمال ہوسکے۔

ایسے پُرآشوب دور میں وقف املاک کے تعلق سے مسلمانوں کو کیا حکمت عملی اختیار کرنا چاہیے؟ یہ سوال بے حد اہم ہے۔

اس بات کی وضاحت کی جاچکی ہے کہ وقف بورڈ کا مقصد مسلمانوں کی وقف املاک کی حفاظت کرنا ہے، اس کا بہتر انتظام کرنا اور اس کا صحیح استعمال کرنا ہے۔ اسی کے ساتھ بورڈ کی سرگرمیوں میں سب سے اہم یہ ہے کہ امت مسلمہ کی مذہبی، تعلیمی، فلاحی اور سماجی مفادات کو بروئے کار لایا جائے۔ اس تناظر میں بھارتیہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بورڈ کے حوالے سے سنجیدگی کے ساتھ سوچے اور مثبت حکمت عملی اختیار کرے تاکہ وقف املاک کا تحفظ ہوسکے۔ مسلم دانشوروں کو چاہیے کہ وہ خود بھی وقف املاک کے تحفظ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور مسلمانوں کو بھی اس جانب راغب کریں۔ بلکہ پورے ملک میں جمعہ کے خطبوں میں، عیدین کے خطبے، عید میلاد النبی اور سیرت کے جلسوں کے علاوہ محفلوں کا انعقاد کرکے وقف کے مسئلے پر خطبے دیے جائیں اور کوشش کی جائے کہ مسلمان بیدار ہوں اور جانیں کہ وقف املاک کیا ہے اور اس کا شرعی مسئلہ کیا ہے۔ اور اس وقت وقف کے تعلق سے حکومت کیا کرنا چاہتی ہے اور آخر حکومت کی نیت وقف املاک پر کیوں خراب ہو رہی ہے۔ اور اس بات کا بھی ضرور خیال رکھیں کہ سنی وقف بورڈ ہو یا شیعہ وقف بورڈ تمام کے تعلق سے باتیں ہوں اور سب کو جوڑ کر عالمگیر مسئلہ بنایا جائے اور ملک کے کونے کونے میں اس تعلق سے دھرنا بھی دیا جائے۔ پورے ملک میں مدارس اور مساجد و خانقاہوں میں وقف کے قوانین اور ضوابط کو آسان فہم انداز میں سمجھایا جائے تاکہ تو اس کو سمجھ سکیں اور اس کے تحفظ کے لیے آگے آئیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ وقف کے قوانین اور ضوابط کو سمجھیں کیوں کہ یہ امت کے لیے وقف کی ہوئی ملک ہے اس پر امت کا ہی حق ہے اس لیے اس کی باریکیوں کو سمجھنا از حد ضروری ہے۔ حکومت کو باور کرایا جائے کہ وقف املاک کا انتظام امت مسلمہ کی ذمے داری ہے اور یہ شریعت محمدیہ کے مطابق ہے۔ اس لیے حکومت کی دخل اندازی شریعت کے احکام میں دخل اندازی کے مترادف ہے۔

بھارت حکومت کو اس بات سے آگاہ کرانا ضروری ہے کہ وقف املاک کی حفاظت اور نگہداشت نہ صرف یہ مسلمانوں کا دینی فریضہ بلکہ حکومت کا بھی آئینی فریضہ ہے کہ وہ وقف املاک کی حفاظت اور نگہداشت کو یقینی بنائے۔ حکومت کو یہ یقین دلانا چاہیے کہ وقف املاک کو کسی بھی طرح کے غیر قانونی قبضے یا نقصان سے بچایا جائے گا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ فرداً فرداً مسلمانوں کو اس بات سے آگاہ کرے کہ وقف کی املاک اللہ کی ملکیت ہیں اور اس کی حفاظت ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ حکومت کو اس بات سے بھی وقف کرانے کی ضرورت ہے کہ وقف املاک سے ہونے والی آمدنی کا مناسب استعمال صرف مسلمانوں کی ہی فلاح و بہبود میں ہوسکتا ہے۔

فی زمانہ غیر ضروری طور پر وقف کو متنازع بنایا جارہا ہے اور برادران وطن کے ذہن میں مسلمانوں کے خلاف اور وقف کے خلاف زہر افشانی کیا جارہا ہے۔ برادران وطن کو بتاتا جارہا ہے کہ وقف صرف مسلمانوں کی ملک نہیں ہے، یہ بھارت سرکار کی ملک ہے، اس طرح کی مختلف بے بنیاد باتیں پھیلا کر ہندو مسلم تنازع کو حل کرنے کے بجائے ہوا دیا جارہا ہے تاکہ صدیوں سے ایک ساتھ رہ رہے ہندو مسلم آج دشمن کی طرح رہیں۔ مسلم دانشوروں کو چاہیے کہ وہ وقف املاک کے تعلق سے سنجیدہ ہوں اور حکومت ہند کے تبادلہ خیال کرکے وقف املاک کے حوالے سے پیدا ہونے والے تنازعات کو حل کرنے کے لیے ایک موثر حکمت عملی اختیار کریں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وقف کے حوالے سے جس تنازعہ کو ہوادی گئی ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ شریعت اسلامیہ اور بھارتیہ قوانین کے مطابق مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں، تاکہ وقف املاک کو نظر بد سے بچایا جاسکے۔

جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ وقف امت مسلمہ کی ملک ہے لہٰذا اس کے بارے میں مسلمانوں کے درمیان وقف بیداری پروگرام کا انعقاد کیا جائے۔ مسلمانوں کو وقف کی ضرورت اور اس کی اہمیت اور اس سے ہونے والے فوائد کے بارے میں عوامی سطح پر وقف بیداری جلسہ جلوس کیا جانا چاہیے۔ اس کے لیے مدارس، خانقاہوں، اسکول، کالجز اور مختلف یونیورسٹیوں میں سیمینار، ورکشاپ اور تعلیمی پروگرام کا انعقاد کیا جانا چاہیے تاکہ مسلمانوں میں وقف کے بارے میں گاؤں گاؤں، قصبات اور شہروں میں بیداری پیدا کی جائے۔ میں ایک بار پھر اس بات کا اعادہ کرنا مناسب سمجھوں گا کہ وقف بورڈ کے تعلق سے مسلمانانِ ہند کو چیلنج کی صورت میں لینا ہوگا تب جا کر ممکن ہے ایک مضبوط اور مربوط حکمت عملی اپنایا جاسکے۔ تب ہی ممکن ہے وقف ایکٹ کا تحفظ کیا جاسکے گا۔

حکومت ہند کی وقف ترمیمی پالیسی کے خلاف مسلمانانِ ہند کی کیا حکمت عملی ہو اس پر غور و فکر کی اشد ضرورت ہے۔

حکومتِ ہند کی جانب سے وقف کے حوالے سے اگر کوئی ترمیمی پالیسی منظور کی جاتی ہے جو کہ مسلمانوں کے مفادات کے خلاف ہے، جس سے وقف املاک کے تلف ہونے کا اندیشہ ہے یا جس سے وقف قانون کو نقصان پہنچ سکتا ہے تو مسلمانوں کو اس کے خلاف ایک منظم تحریک چلانے کی ضرورت ہے۔ جب تک امت کے علما، تحریکوں کے ذمے داران، مدارس کے منتظمین اور زعمائے قوم حکمت عملی اختیار نہیں کریں گے یہ مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے۔ وقف املاک کے تعلق سے یہ سیاہ ترین دور ہے جس کا مقابلہ بڑی حکمت کے ساتھ کرنا ہوگا اس کے لیے مسلمانوں کو منظم، متفق اور قانونی طور پر فعال رہنا ہوگا۔ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے درج ذیل حکمت عملی اختیار کی جاسکتی ہے:

1. قانونی چارہ جوئی اور وقف مخالف حکومت کی غلط پالیسی کے خلاف چیلنج کرنا ہوگا۔

حکومت کی طرف سے ترمیمی پالیسی کو چیلنج کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان جمہوری طریقے پر چلتے ہوئے قانونی راستہ اختیار کریں اور چیلنج کریں:

وقف کے حوالے سے ترمیمی پالیسی جو کہ وقف کی روح کے خلاف ہے اس کو عدالت میں پر زور طریقے سے چیلنج کیا جانا چاہیے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ قانون کے ماہرین کی مدد حاصل کریں تاکہ اس پالیسی کے خلاف دستوری حقوق وقف کو حاصل ہے اس کا دفاع کیا جائے۔

کیوں کہ یہ ترمیمی بل آئین ہند کی بنیادی دفعات جیسے مساوات، مذہبی آزادی، اور املاک کے حقوق کی کھلی خلاف ورزی کرتی ہے۔ لہٰذا اسے آئینی طور پر چیلنج کیا جا چاہیے۔ مسلم لیڈران کو چاہیے کہ وہ اپنی سیاسی طاقت کا استعمال کریں اور دیگر رہنماؤں کی مدد سے حکومت پر دباؤ ڈالیں اور حکومت کو مجبور کریں تاکہ حکومت اپنی پالیسیوں کو مسلمانوں کے مفادات کے مطابق کریں اور ترمیمی بل پر از سرے نو غور کرے۔

مذہبی قائدین اور مختلف جماعتوں کے ذمے داران کو چاہیے کہ وہ منتخب نمائندگان سے رابطہ کریں اور ان سے مطالبہ کریں کہ وہ وقف کے حقوق کے تحفظ کے لیے پارلیمنٹ میں پر زور آواز بلند کریں اور حکومت کو یہ باور کرائیں کہ اس کے برے نتائج مرتب ہوسکتے ہیں۔ جس کے وزراء سے بھی ملاقاتیں کی جاسکتی ہیں۔ وقف املاک کے تعلق سے اس وقت جو جماعتیں سرگرم ہیں انہیں چاہیے کہ وہ پریس کانفرنسز کریں اور میڈیا کا باا ثر استعمال کریں۔ کیوں کہ یہ ضروری ہے کہ حکومت کی ترمیمی پالیسی کو عوام کے سامنے لایا جائے۔ جس کے لیے پریس کانفرنسز، میڈیا پروگرام اور تحریک چلا کر اپنے مقاصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ وقف املاک کے تعلق سے حکومت کی نیت درست نہیں ہے۔ بلکہ حکومت کا متعصبانہ رویہ ہے۔ وہ بابری مسجد کی ہی طرح اس مسئلے کو بھی بڑی آسانی سے حل کرلینا چاہتی ہے۔ چوں کہ ہم بابری مسجد کے تعلق سے ایک دفعہ دھوکہ کھا چکے ہیں اب بار بار نہیں کھا سکتے۔ اس لیے حکومت کی شاطرانہ چالوں سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ پورے ملک میں مظاہرے کیے جائیں اور احتجاج کو باثر بنانے کے لیے عصری ذرائع کا استعمال بھی کیا جانا چاہیے۔ کیوں کہ یہ ہمارا جمہوری اور دستوری حق ہے۔ اور یہ سب اس لیے کیا جائے تاکہ حکومت کو اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کیا جاسکے۔ ایک اہم چیز یہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق کی فضا کو قائم کیا جانا بھی ضروری ہے۔ اس کے لیے عوام کا اعتماد حاصل کیا جائے اور انہیں اعتماد جتایا بھی جائے تاکہ حکومت کے سامنے ٹھوس موقف پیش کیا جاسکے۔

اس کے لیے سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک ایسا متحدہ پلیٹ فارم تیار کیا جائے جس میں ملک تمام تنظیموں اور اداروں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جاسکے اور پھر مشترکہ حکمت عملی ترتیب دی جاسکے۔ جس میں ملک بھر کی تنظیمیں، مدارس، مساجد، رفاہی ادارے، سماجی تنظیمیں، اور سیاسی جماعتیں بھی شامل ہوں۔

وقف املاک کے تعلق سے حکومت نے جو پالیسی بنائی ہے اس کو بہت غور سے پڑھنے اور باریک بینی سے سمجھنے کی بھی ضرورت ہےتا کہ ہمیں معلوم ہو کہ وقف املاک اور مذہبی اداروں کے متعلق حکومت کی کیا پالیسی ہے اور اس میں کیا تبدیلیاں کیا رہی ہیں۔ اس کام لیے ہمارے مذہبی رہنما ہراول دستے کا رول ادا کر سکتے ہیں لہٰذا اس کام میں ان کی حمایت سو فیصد ضروری ہے۔ اس معاملے میں ہم انہیں نظر انداز کرکے اپنے مقاصد کو نہیں پہنچ سکتے ہیں۔

وقف کے حوالے سے پالیسی پر نظر ثانی کے لیے رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ برسرِ اقتدار پارٹی سے ڈائلاگ کرکے ان سے پالیسی پر نظر ثانی کا پر زور مطالبہ کریں۔ اور انہیں بتایا جائے کہ کس طرح اس ترمیمی بل سے اقلیتوں کے حقوق کی خلاف ورزی ہورہی ہے۔ اسی کے ساتھ حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا جائے کہ حکومت وقف کے معاملات کو حل کرنے اور اس میں شفافیت لانے کے لیے کمیشن یا کمیٹی کا قیام عمل میں لائے جو وقف کے حقوق کے حوالے سے ایک آزاد ادارہ کی حیثیت سے کام کرے۔ اور وہ ایماندارانہ طریقے سے جائزہ بھی لے کہ وقف املاک کے تعلق سے کن مشکلات کا سامنا ہے اور انہیں کس طرح سے دور کیا جاسکتا ہے۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ اگر انہیں محسوس ہورہا ہے کہ حکومت وقف کے تعلق سے سنجیدہ نہیں ہے اور وہ وقف کے تعلق سے متعصبانہ رویہ قائم ہے۔ وہ ہماری کسی بات کو سننے کے لیے کسی بھی حال میں تیار نہیں ہے تو پھر مسلمانانِ ہند کو چاہیے کہ وہ بین الاقوامی حمایت حاصل کریں۔ اور کوشش کریں کہ ان کے حقوق کی آواز بین الاقوامی سطح پر اٹھائی جائے۔ اور مسلم ممالک کے نمائندوں تک پہنچ کر اپنی بات پہنچائیں اور ان سے گزارش کریں مسلم حکمراں اس میں دخل دیں اور حکومت کو اپنے غلط منصوبہ کو بروئے کار لانے سے باز رکھے۔ اسی طرح عالمی فورمز پر آواز اٹھانے کے لیے لائحہ عمل بنانا چاہیے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی حمایت کے لیے عالمی اداروں تک پہنچیں اور اقوام متحدہ، انسانی حقوق کی تنظیموں اور دیگر عالمی فورمز سے حمایت حاصل کرنے کی کوشش کریں تاکہ اس پالیسی کو عالمی سطح پر بھی چیلنج کیا جاسکے۔

حکومتِ ہند کی وقف ترمیمی بل کے خلاف مسلمانانِ ہند کو ایک جامع، قانونی اور سیاسی حکمت عملی اپنانی ہوگی۔ جس کے ذریعہ سے حکومت کو ایک قدم پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے

☆☆☆☆

راہل کو بولنے کا موقع نہ دینے پر کانگریس کے 70 ارکان پارلیمنٹ نے برلا سے ملاقات کی

ہم چاہتے ہیں کہ ایوان چلے لیکن یہ ایوان کا ماحول خراب کرنے کی سازش ہے۔ پارلیمانی روایت ہمیں سکھاتی ہے کہ ایوان کا تعلق اتنا ہی حکمراں جماعت کا ہے جتنا کہ اپوزیشن کا: گوگوئی

نئی دہلی، ۔(یو این آئی) لوک سبھا میں کانگریس کے ڈپٹی لیڈر گورو گوگوئی کی قیادت میں پارٹی کے 70 ارکان نے بدھ کو لوک سبھا اسپیکر اوم برلا سے ان کے چیمبر میں ملاقات کی اور قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کو بولنے کی اجازت نہ دینے پر ناراضگی ظاہر کی۔ اس دوران مسٹر گوگوئی کے ساتھ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور پارٹی کے لوک سبھا ممبر کے سی وینو گوپال، لوک سبھا میں پارٹی کے وہپ مانیکم ٹیگور سمیت پارٹی کے 70 لوک سبھا ممبران نے مسٹر برلا سے ملاقات کی اور مسٹر گاندھی کو بولنے کی اجازت نہ دینے کا مسئلہ اٹھا کر اپنا احتجاج درج کرایا۔ اس سے پہلے پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ "لوک سبھا اسپیکر نے میرے بارے میں کچھ کہا، جب میں کھڑا ہوا تو وہ اٹھ کر چلے گئے اور ایوان کی کارروائی کو ملتوی کر دیا۔ میں نے کچھ نہیں کیا، میں خاموش بیٹھا رہا، میں نے پچھلے سات آٹھ دنوں میں کچھ نہیں کہا۔ جمہوریت میں حکومت اور اپوزیشن دونوں کے لیے کوئی جگہ ہوتی ہے، لیکن جب میں یہاں سوچتا ہوں کہ لوک سبھا کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ ایوان میں بولنے کے لیے کھڑا ہوتا ہوں، مجھے بولنے نہیں دیا جاتا، جب کہ روایت رہی ہے کہ قائد حزب اختلاف کھڑے ہوں تو اسے بولنے دیا جائے، مجھے نہیں معلوم کہ ایوان میں کیا چل رہا ہے۔ مسٹر گوگوئی نے کہا کہ "ہم چاہتے ہیں کہ ایوان چلے لیکن یہ ایوان کا ماحول خراب کرنے کی سازش ہے۔ پارلیمانی روایت ہمیں سکھاتی ہے کہ ایوان کا تعلق اتنا ہی حکمراں جماعت کا ہے جتنا کہ اپوزیشن کا۔ جب بھی اپوزیشن، خاص طور پر قائد حزب اختلاف، ایوان میں بولنا چاہتے ہیں، تو وہ پارلیمنٹ کے کسی ایک اصول یا دوسرے عہدہ کی روایت کا حوالہ دے کر اپنے حق سے محروم کر دیتے ہیں۔ پارلیمنٹ میں یہ بنا دیا گیا ہے کہ جیسے ہی بی جے پی کے وزراء اور ممبران پارلیمنٹ کھڑے ہوتے ہیں، ان کا مائیک آن ہو جاتا ہے اور انہیں اپنی سیاسی روٹی پکانے کے لیے کھلا ہاتھ مل جاتا ہے، جب ہم کل دہلی ہائی کورٹ کے جج کے معاملے میں تحریک التواء لے کر آئے تو اسے مسترد کر دیا گیا اور پارلیمانی امور کے وزیر کو جھوٹے الزامات لگانے کا موقع دیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ جب اپوزیشن لیڈر کھڑے ہوتے ہیں تو انہیں بولنے کا موقع نہیں دیا جاتا، آج بھی ہم نے دیکھا کہ جب اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اپنی بات پیش کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو اسپیکر نے ایوان کو فوری طور پر ملتوی کر دیا، اس کے خلاف پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ نے اسپیکر سے ملاقات کی اور ہم نے اپنا اعتراض ظاہر کیا، ہم بار بار پارلیمنٹ میں ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس سے اپوزیشن کو اور پارلیمانی روایت کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

راہل کو ایوان میں ضابطے کے مطابق برتاؤ کرنا چاہئے: برلا

نئی دہلی، ۔(یو این آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے بدھ کو حزب اختلاف کے لیڈر راہل گاندھی کو مشورہ دیا کہ وہ ضابطہ 349 کے تحت چلنے والے قواعد کے مطابق برتاؤ کریں۔ وقفہ صفر کے اختتام پر تقریباً ایک بجے مسٹر برلا نے مسٹر گاندھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "ایوان کے ارکان سے ایوان کے وقار اور شائستگی کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنے کی توقع کی جاتی ہے۔ ایسے بہت سے واقعات میرے علم میں آئے ہیں جہاں ارکان کا طرز عمل ایوان کی اعلیٰ روایات اور معیارات کے مطابق نہیں ہے۔ اس ایوان کے ارکان میں باپ، بیٹی، ماں، بیٹی اور شوہر اور بیوی رہے ہیں۔ اپوزیشن سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ خود کو ضابطہ 349 کے تحت چلنے والے ضابطے کے مطابق ایوان میں برتاؤ کریں۔ اس کے بعد اسپیکر نے ایوان کی کارروائی 2 بجے تک لنچ کے وقفے تک ملتوی کر دی۔ بتایا گیا ہے کہ اسپیکر کا ارادہ مسٹر گاندھی اور ان کی بہن محترمہ پرینکا گاندھی کے درمیان کسی رویے کے بارے میں تھا۔

تمل ناڈو میں مستقل طور پر جاری ہوگا اقلیتی اسٹیٹس سرٹیفکیٹ

وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن کا اعلان، اب تک یہ سرٹیفکیٹ صرف 5 سالوں کے لیے جاری کیا جاتا تھا

چنئی۔تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے اعلان کیا ہے کہ ریاست میں اقلیتی اسٹیٹس سرٹیفکیٹ مستقل طور پر جاری کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اب تک یہ سرٹیفکیٹ صرف 5 سالوں کے لیے جاری کیا جاتا تھا۔ اس کے ذریعہ اقلیتی سرٹیفکیٹ کی تجدید کی ضرورت کے بغیر ایک ہی عمل میں تعلیم، روزگار اور سرکاری فلاحی پروگراموں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ سرٹیفکیٹ اقلیتی تعلیمی اداروں کو مستقل طور پر تسلیم کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ سرکاری مالی اعانت سے چلنے والے اقلیتی اسکولوں میں کلاس 6 سے 12 تک تمل میڈیم میں پڑھنے والے طالب علموں کو 'پدو میپین' اسکیم میں شامل کرنے کے بارے میں جلد ہی اعلان کیا جائے گا۔ یہ سرٹیفکیٹ تعلیم، روزگار اور سرکاری فلاحی پروگراموں سمیت مختلف معاملوں میں مذہبی اقلیتوں کے لیے ضروری سرٹیفکیٹ کے طور پر کام کرے گا۔ اس سے عام لوگوں کو انتظامی عمل سے گزرنے کی ضرورت کم ہو جائے گی۔ اقلیتی کالجوں میں منتخب اساتذہ کو یو جی سی اور حکومتی قوانین کے مطابق 3 ماہ کے اندر تقرری کی منظوری دینے کے لیے یونیورسٹی اور حکومت کی جانب سے اقدامات کیے جائیں گے۔ اس سے اقلیتی تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی تقرری کے عمل میں تیزی آئے گی۔ تمل ناڈو ریاستی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ تمل ناڈو میں 153 تعلیمی اداروں کو اقلیتی درجہ کا سرٹیفکیٹ جاری کیا گیا ہے۔ پسماندہ طبقات، سب سے زیادہ پسماندہ طبقات اور اقلیتی بہبود کے محکمہ کے سکریٹری کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ سرٹیفکیٹ 2023 سے چیف سیکریٹری کی سربراہی والی کمیٹی نے جاری کیے ہیں۔ واضح ہو کہ 11 مارچ 2025 کو ہونے والے کمیٹی کے اجلاس میں 160 تعلیمی اداروں کی درخواستوں پر غور کیا گیا۔ ان میں سے 153 تعلیمی اداروں کو اقلیتی اسٹیٹس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ اب تک 312 تعلیمی اداروں کو اقلیتی اسٹیٹس سرٹیفکیٹ جاری کیا گیا ہے۔ ان میں سے 246 تعلیمی اداروں نے مستقل سند حاصل کر لی ہے۔

مراٹھی کو لیکر ممبئی کے شاپنگ مال میں تنازعہ۔ ایم این ایس نے احتجاج کیا

ممبئی۔(یو این آئی): اندھیری ویسٹ علاقے میں ورسووا کے ڈی مارٹ اسٹور میں ایک حیران کن واقعہ سامنے آیا ہے۔ مراٹھی زبان کو لے کر گاہکوں اور اسٹور ملازمین کے درمیان جھگڑا ہوا جو بعد میں تشدد میں بدل گیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ راج ٹھاکرے کی پارٹی مہاراشٹر نو نرمان سینا (ایم این ایس) کے کارکنوں نے مبینہ طور پر ملازم کو نہ صرف تھپڑ مارا بلکہ اسے پیٹا گیا کیونکہ وہ مراٹھی نہیں بول رہا تھا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ کان پکڑ کر معافی مانگنے کے لئے مجبور کیا گیا۔ یہ سارا معاملہ اس وقت شروع ہوا جب ڈی مارٹ کے ایک ملازم نے ایک گاہک کو بتایا کہ وہ مراٹھی نہیں بول سکتا۔ وہ صرف ہندی جانتا ہے اور ہندی میں بات کرے گا۔ اس سے ناراض گاہک اور ملازم کے درمیان گرما گرم بحث ہو گئی۔ اس واقعے کا ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا اور مہاراشٹر نو نرمان سینا (ایم این ایس) کے کارکنوں تک پہنچ گیا۔ ویڈیو دیکھنے کے بعد ایم این ایس ورسووا کے صدر سندیش دیسائی نے اپنے کچھ کارکنوں کے ساتھ ڈی مارٹ اسٹور کا دورہ کیا۔ وہاں پہنچنے کے بعد انہوں نے مراٹھی بولنے سے انکار کرنے والے ملازم کی پٹائی کی۔ مہاراشٹر نو نرمان سینا کے کارکنوں نے کہا کہ مہاراشٹر میں رہنے والے لوگوں کو مراٹھی زبان کا احترام کرنا چاہئے اور اسے بولنا چاہئے۔ یہ واقعہ مقامی لوگوں میں بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ زبان کے احترام کا مسئلہ ہے تو کچھ اسے غنڈہ گردی کا معاملہ قرار دے رہے ہیں۔ تاہم اس واقعہ کے بعد بھی پولیس میں کوئی باضابطہ شکایت درج نہیں کی گئی ہے۔ اس معاملے پر ڈی مارٹ انتظامیہ کی طرف سے ابھی تک کوئی باضابطہ بیان سامنے نہیں آیا ہے۔ پولیس حکام نے بتایا کہ اسٹور کے ملازم نے بعد میں اپنے رویے پر معافی مانگ لی۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔ عیاں رہے کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب ایم این ایس کے کارکنوں نے مراٹھی زبان کو لے کر ایسی کارروائی کی ہو۔ اس سے قبل بھی کئی بار تنظیم کے اراکین کو زبان اور علاقائی شناخت کے معاملے پر جارحانہ موقف اپناتے دیکھا گیا ہے۔ اس واقعے نے ایک بار پھر مراٹھی زبان اور مہاراشٹر کے باہر سے آنے والے لوگوں کے درمیان کشیدگی کو بے نقاب کر دیا ہے۔

ملک میں الیکٹرک گاڑیوں کا بازار ڈیزل۔ پیٹرول گاڑیوں سے زیادہ تیزی سے بڑھ رہا ہے: گڈکری

نئی دہلی۔(یو این آئی) مرکزی سڑک ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے وزیر نتن گڈکری نے کہا ہے کہ ہندوستان میں الیکٹرک گاڑیوں کی فروخت کی شرح نمو 15 فیصد سے زیادہ ہے اور اس کی مارکیٹ پٹرول اور ڈیزل گاڑیوں کے مقابلے تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے۔ مسٹر گڈکری نے کہا ہے کہ ملک میں لیتھیم معدنی وسائل کی بھاری مقدار کی دستیابی کی وجہ سے ہندوستان الیکٹرک گاڑیوں کے لیے بیٹریوں کے میدان میں بھی خود کفیل ہو جائے گا۔ وہ منگل کی شام کو قومی دارالحکومت میں ایچ پی سی ایل ٹائمز ڈرائیو آٹو انڈسٹری کانفرنس اور ایوارڈز کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر خطاب کرتے ہوئے مسٹر گڈکری نے کہا کہ "ہندوستان میں الیکٹرک گاڑیوں کی فروخت میں زبردست اضافہ ہوا ہے، جس میں 15.4 فیصد سالانہ شرح نمو پیٹرول اور ڈیزل کے ماڈلز سے کہیں زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے جموں و کشمیر میں 60 لاکھ ٹن لیتھیم کا معدنی ذریعہ دریافت کیا ہے۔ اس سے ای وی بیٹریوں کے لیے اس خام مال کی درآمد پر انحصار کم ہوگا اور گھریلو ای وی بیٹری کی تیاری کو فروغ ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ مقامی خام مال کی دستیابی کے ساتھ ہندوستان ای وی بیٹری کی پیداوار کا عالمی مرکز بننے کے لیے تیار ہے۔ اس موقع پر انہوں نے سڑک حادثات کو کم کرنے کے لیے مضبوط قوانین پر زور دیا۔ مسٹر گڈکری نے کہا کہ ایسے قوانین بنائے جا رہے ہیں جس میں دو ہیلمٹ کے ساتھ دو پہیہ گاڑیوں کو فروخت کرنا لازمی ہوگا۔

مسٹر گڈکری نے مانسرور کی زیارت کے خواہشمندوں کے لیے سہولت بڑھانے کے لیے حکومت کی طرف سے کی جانے والی

کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "ہندوستان کا سڑک کا بنیادی ڈھانچہ جلد ہی مانسرور تک براہ راست رسائی پتھوراگڑھ کے راستے فراہم کرے گا، جس سے یاتریوں کو سکم کے راستے طویل راستہ اختیار کرنے کی ضرورت ختم ہو جائے گی۔" چین کی وزارت خارجہ اس سڑک کے معاملے کو ایک بار تیار کرے گی۔ آٹو موبائل انڈسٹری کی ترقی کے بارے میں بات کرتے ہوئے مرکزی وزیر نے کہا کہ "پانی پت میں انڈین آئل نے میرے خوابوں میں سے ایک پروجیکٹ شروع کیا ہے۔ پرالی سے ایتھنول کی پیداوار۔ اس پروجیکٹ کا مقصد روزانہ ایک لاکھ لیٹر اور ہر سال 88,000 ٹن ایتھنول پیدا کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں آنے والے الیکٹرک فور وہیلر کی رینج 400 کلومیٹر تک ہوگی، جبکہ الیکٹرک اسکوٹر کی رینج 120 کلومیٹر ہونے کی امید ہے۔ ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا 670 سڑکوں کے کنارے چارجنگ اسٹیشنوں سے لیس سہولیات قائم کرنے پر کام کر رہی ہے۔

دہلی ہائی کورٹ کا عام آدمی پارٹی کی رہنما آتشی کے انتخاب پر نوٹس، انتخابی بے ضابطگیوں کا الزام

نئی دہلی۔ دہلی ہائی کورٹ نے عام آدمی پارٹی (عاپ) کی رہنما اور سابق وزیر اعلیٰ آتشی کی کالکاجی اسمبلی نشست سے جیت کو چیلنج کرنے والی درخواست پر نوٹس جاری کیا ہے۔ ہائی کورٹ نے الیکشن کمیشن کو انتخابی ریکارڈ محفوظ رکھنے کی ہدایت بھی دی ہے۔ یہ درخواست کالکاجی کے دو ووٹروں، کملجیت سنگھ دگل اور آیوش رانا نے دائر کی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ آتشی اور ان کے ایجنٹوں نے انتخابات میں بدعنوانی اور غیر قانونی سرگرمیوں کا سہارا لے کر کامیابی حاصل کی۔ درخواست گزاروں کا مطالبہ ہے کہ آتشی کا انتخاب کالعدم قرار دیا جائے اور انہیں مستقبل میں بھی الیکشن لڑنے کے لیے نااہل قرار دیا جائے۔ درخواست میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ آتشی کے حامیوں نے ووٹروں کو متاثر کرنے کے لیے نقد رقم تقسیم کی۔ اس کے علاوہ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے مخالف امیدوار، بی جے پی کے رہنما رمیش بدھوڑی کی شبیہ کو خراب کرنے کے لیے جعلی ویڈیوز جاری کروائیں۔ درخواست گزاروں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ آتشی نے وزیر اعلیٰ کے طور پر سرکاری گاڑی کو اپنے انتخابی مہم میں استعمال کیا اور ووٹنگ سے 48 گھنٹے قبل عائد پابندی کی خلاف ورزی بھی کی۔ واضح رہے کہ 5 فروری 2025 کو دہلی اسمبلی انتخابات میں عام آدمی پارٹی کو 22 سیٹیں ملیں، جبکہ بی جے پی نے 70 میں سے 48 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی۔ کالکاجی نشست پر آتشی نے بی جے پی کے رمیش بدھوڑی کو 3521 ووٹوں سے شکست دی تھی۔ آتشی کو 52,154 ووٹ ملے، جبکہ بدھوڑی نے 48,633 ووٹ حاصل کیے تھے۔ کانگریس امیدوار الکا لامبا کو محض 4,392 ووٹ ملے تھے۔ ہائی کورٹ نے آتشی، الیکشن کمیشن، ریٹرننگ افسر اور دہلی پولیس کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب طلب کیا ہے۔

سرکاری خزانے کے خالی ہونے کی باتیں بے بنیاد: آپ

نئی دہلی، ۔(یو این آئی) عام آدمی پارٹی (آپ) نے بدھ کو کہا کہ دہلی حکومت کے بجٹ نے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے اس جھوٹ کو بے نقاب کر دیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ پچھلی حکومت نے سرکاری خزانہ خالی کر دیا تھا۔ عام آدمی پارٹی کے دہلی ریاستی صدر سوربھ بھاردواج نے آج یہاں کہا کہ دہلی کے بجٹ میں ایک بات حقیقتاً واضح ہو گئی ہے کہ وزیر اعلیٰ جھوٹ بولتی ہیں۔ جب محترمہ گپتا سے پوچھا گیا کہ وہ خواتین کو 2500 روپے ماہانہ دینا کب شروع کریں گی تو انہوں نے کہا کہ سرکاری خزانہ خالی ہے۔ آپ حکومت سرکاری خزانہ خالی کر کے گئی ہے۔ مسٹر بھاردواج نے کہا کہ دہلی حکومت کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، اس حکومت کے بجٹ کی اوپننگ بیلنس 2965 کروڑ ہے۔ اوپننگ بیلنس کا مطلب ہے کہ پرانی حکومت نئی حکومت کے لیے کتنی رقم چھوڑ کر گئی ہے۔ آپ حکومت 2965 کروڑ روپے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی نئی حکومت کے لیے چھوڑ کر گئی ہے۔ آپ لیڈر نے کہا کہ دہلی حکومت کا منگل کو پیش کردہ بجٹ صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس بجٹ میں کوئی اصول نہیں ہے۔

'ماتروندنا یوجنا' کے فنڈز میں کٹوتی حاملہ خواتین کے حقوق کی خلاف ورزی: سونیا

نئی دہلی: کانگریس پارلیمانی پارٹی کی صدر اور راجیہ سبھا کی رکن سونیا گاندھی نے بدھ کو راجیہ سبھا میں قومی غذائی تحفظ قانون 2013 اور وزیر اعظم ماتروندنا یوجنا (پی ایم ایم وی وائی) کے تحت ماؤں کے حقوق کی عدم تکمیل پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس اسکیم کو خاطر خواہ فنڈز فراہم نہیں کر رہی، جس سے حاملہ خواتین کو ان کے واجب حقوق نہیں مل پا رہے ہیں۔ سونیا گاندھی نے ایوان میں کہا کہ سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی قیادت میں 2013 میں قومی غذائی تحفظ قانون نافذ کیا گیا تھا، جس میں غیر رسمی شعبے میں کام کرنے والی حاملہ خواتین کو فی بچہ 6,000 روپے کی مالی امداد دیے جانے کا التزام ہے۔ تاہم، 2017 میں شروع کی گئی وزیر اعظم ماتروندنا یوجنا کے تحت پہلے بچے کے لیے صرف 5,000 روپے دیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر بچہ لڑکی ہو تو دوسرے بچے کے لیے بھی امداد دی جاتی ہے، لیکن اس کے باوجود اس اسکیم کے تحت ادائیگی میں کمی آ رہی ہے۔ سونیا گاندھی نے بتایا کہ 2022-23 میں تقریباً 68 فیصد حاملہ خواتین کو پہلے بچے کے لیے اس اسکیم کے تحت امدادی رقم ملی تھی، لیکن اگلے سال یہ تعداد گھٹ کر صرف 12 فیصد رہ گئی، جو کہ انتہائی تشویشناک ہے۔ سونیا گاندھی نے حکومت سے سوال کیا کہ آخر ایسی صورت حال کیوں پیدا ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ اس اسکیم کے مکمل نفاذ کے لیے

سالانہ تقریباً 12,000 کروڑ روپے کے بجٹ کی ضرورت ہے، لیکن حکومت اس کے لیے ناکافی رقم مختص کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حیرت کی بات یہ ہے کہ بجٹ دستاویزات میں وزیر اعظم ماتروندنا یوجنا کے لیے الگ سے کوئی معلومات نہیں دی گئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ 2025-26 میں اس اسکیم کے لیے صرف 2,521 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، جو کہ انتہائی کم ہیں۔ سونیا گاندھی نے کہا کہ حکومت کے اس رویے سے پارلیمنٹ کے ذریعے منظور شدہ قانون کے اہم التزامات کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

کملیش پاسوان نے ترشول پوجا کی اور بھگوان شیو کو جل چڑھایا

نئی دہلی، ۔(یو این آئی) دیہی ترقی اور پنچایتی راج کے مرکزی وزیر کملیش پاسوان نے بدھ کو قومی دارالحکومت میں بین الاقوامی مندر کے منتظمین کی کونسل کی ترشول یاترا کے 120 ترشول کی پوجا کی۔ دہلی کے مہی پال پور میں آخری دن کے پڑاؤ پر ملک بھر کی نامور شخصیات بھی اس پوجا پروگرام میں موجود تھیں۔ اس میں ہزاروں عقیدت مندوں، سنتوں اور مذہبی لوگوں نے مہا یاترا میں شرکت کی۔ یہ یاترا 25 جنوری کو مونی اماوسیہ کو پریاگ راج سے شروع ہوئی تھی۔ اس میں 12 جیوترلنگ، 12 شکتی پیٹھ اور چار دھاموں کے ترشول شامل تھے۔ یاترا کے تحت 120 ترشول ملک بھر کے اہم یاتری مقامات سے ہوتے ہوئے دہلی پہنچے ہیں۔ اس تاریخی موقع پر مسٹر پاسوان نے کہا "ترشول یاترا صرف ایک مذہبی یاترا نہیں ہے۔

یو ایس سی آئی آر ایف تشویش کی وجہ ہے: وزارت خارجہ

نئی دہلی، ۔(یو این آئی) ہندوستان نے امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی (یو ایس سی آئی آر ایف) کی اپنی 2025 کی سالانہ رپورٹ میں ہندوستان میں مذہبی آزادی پر ایک بار پھر سوال اٹھانے پر سخت اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ جمہوریت اور رواداری کی علامت کے طور پر ہندوستان کی پوزیشن کو کمزور کرنے کی یو ایس سی آئی آر ایف کی اس طرح کی کوششیں کامیاب نہیں ہوں گی۔ یو ایس سی آئی آر ایف کی رپورٹ کے بارے میں میڈیا کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ "ہم نے حال ہی میں جاری کی گئی امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی (یو ایس سی آئی آر ایف) کی 2025 کی سالانہ رپورٹ دیکھی ہے، جو ایک بار پھر متعصب اور سیاسی طور پر محرکات کو پیش کرنے کے اپنے دیرینہ طرز پر انحصار کرتی ہے۔ مسٹر جیسوال نے کہا کہ "یو ایس سی آئی آر ایف کی جانب سے مختلف واقعات کو غلط انداز میں پیش کرنے اور ہندوستان کے متحرک کثیر ثقافتی معاشرے پر شکوک پیدا کرنے کی کوششیں مذہبی آزادی کے لیے حقیقی تشویش کے بجائے ایک سوچے سمجھے ایجنڈے کی عکاسی کرتی ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ جمہوریت اور رواداری کی روشنی کے طور پر ہندوستان کی حیثیت کو کمزور کرنے کی اس طرح کی کوششیں کامیاب نہیں ہوں گی۔ درحقیقت، یہ یو ایس سی آئی آر ایف ہے جسے تشویش کا باعث سمجھا جانا چاہئے۔"

وقف بل پر ہنگامہ کے بعد بہار اسمبلی کی کارروائی ملتوی

پٹنہ، ۔(یو این آئی) وقف بل پر اپوزیشن کے ہنگامے کے بعد بہار اسمبلی کی کارروائی آج دوپہر کے کھانے کے وقفے تک ملتوی کر دی گئی۔ بدھ کو جیسے ہی اسمبلی کی کارروائی شروع ہوئی اپوزیشن ارکان نے وقف بل پر ہنگامہ شروع کر دیا۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا مارکسسٹ۔لیننسٹ (سی پی آئی۔ایم ایل) کے رکن ستیہ دیو رام نے اسے ایک انتہائی سنگین مسئلہ قرار دیا اور اسپیکر نند کشور یادو سے مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملے پر تحریک التواء کو قبول کریں اور تمام درج شدہ کارروائی کو دن بھر کے لیے ملتوی کر دیں۔ اسپیکر نے ارکان سے پرامن رہنے کی درخواست کی تاہم اپوزیشن ارکان حکومت کے خلاف نعرے لگاتے رہے اور ایوان کے وسط میں آ گئے۔ اسپیکر نے شور شرابے کے درمیان وقفہ سوالات کی کارروائی شروع کی تاہم ہنگامہ آرائی کے باعث کارروائی میں خلل پڑا۔ اپوزیشن ارکان جارحانہ ہو گئے۔ انہوں نے نامہ نگاروں کو دھکا دیا، کرسیاں اٹھائیں اور نامہ نگاروں کی میزیں پلٹنے کی کوشش کی لیکن اسپیکر نے انہیں روک دیا اور کہا کہ ایوان میں اپوزیشن ارکان کی وجہ سے ایک سرکاری ملازم زخمی ہوا۔ ان کے اس عمل کو جمہوریت مخالف قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لگتا ہے اپوزیشن جمہوریت کی دشمن ہے۔ اسپیکر نے اپنے اسٹاف سے کہا کہ وہ جارحانہ رویہ اختیار کرنے والے ممبران کے نام بھی نوٹ کریں۔

'پیڑوں کی کٹائی انسان کے قتل سے بھی بُرا کام'

سپریم کورٹ نے 450 پیڑ کاٹنے والے پر لگایا 4.5 کروڑ کا جرمانہ

نئی دہلی۔ ماحولیات کو نقصان پہنچانے والوں کے خلاف سپریم کورٹ نے سخت رخ اختیار کر لیا ہے۔ منگل کو ایک معاملے کی سماعت کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ نے کہا کہ غیر قانونی طور سے پیڑ کاٹنے والے لوگوں کے لیے کوئی رحم نہیں دکھانی چاہیے۔ عدالت نے اس معاملے میں تاریخی فیصلہ سناتے ہوئے غیر قانونی طور سے کاٹے گئے ہر پیڑ کے لیے ایک لاکھ روپے کا جرمانہ لگانے کی منظوری دی۔ سپریم کورٹ نے اس دوران یہ بھی تبصرہ کیا کہ بڑی تعداد میں پیڑوں کی کٹائی انسان کے قتل سے بھی برا کام ہے کیونکہ ان پیڑوں کے دوبارہ بننے میں کم سے کم 100 سال تک کا وقت لگ سکتا ہے۔ سپریم کورٹ کے جسٹس ابھے ایس اوکا اور اجول بھوئیاں کی بنچ نے یہ حکم دیا اور اس معاملے میں ملزم شنکر اگروال کے ذریعہ 450 پیڑوں کو کاٹنے کے واقعہ کو لے کر تعزیری کارروائی کی اور فی پیڑ کی کٹائی پر ایک لاکھ کا جرمانہ لگایا۔ اس طرح شنکر اگروال پر 450 پیڑوں کی کٹائی پر فی پیڑ 1 لاکھ روپے کے حساب سے 4.5 کروڑ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ عدالت نے کہا کہ غیر قانونی طور سے پیڑ کاٹنے والے کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے کیونکہ یہ نہ صرف قدرتی وسائل کو نقصان پہنچاتا ہے

بلکہ ماحولیات اور حیاتیاتی تنوع کے لیے بھی خطرہ پیدا کرتا ہے۔ عدالت نے سینٹرل امپاورڈ کمیٹی (سی ای سی) کی رپورٹ کو منظور کیا، جس میں شنکر اگروال پر 450 پیڑوں کی کٹائی کے لیے ایک لاکھ روپے فی پیڑ جرمانہ لگانے کا سجھاؤ دیا گیا تھا۔ اس رپورٹ کے مطابق یہ 450 پیڑ گزشتہ 18 ستمبر کی رات کو کاٹے گئے تھے جن میں سے 422 پیڑ نجی زمین ڈالمیا فارم پر تھے۔ جبکہ 32 پیڑ سڑک کنارے واقع محفوظ جنگلاتی علاقے ہیں۔ ملزم کے لیے سینئر وکیل مکل روہتگی نے عدالت سے جرمانہ کی رقم کرنے کی اپیل کی اور یہ بھی کہا کہ ان کا موکل اس غلطی کو قبول کرتا ہے اور اس نے معافی بھی مانگی ہے۔ روہتگی نے یہ بھی تجویز دی کہ شنکر اگروال کو کٹے ہوئے پیڑوں کی جگہ پر نئے پیڑ لگانے کی اجازت دی جائے۔ حالانکہ عدالت نے جرمانہ کی رقم میں کوئی چھوٹ نہیں دی اور انہیں نزدیکی علاقے میں پیڑ لگانے کو اجازت دی۔ سی ای سی کی رپورٹ میں یہ بھی خلاصہ کیا گیا کہ اگروال نے نہ صرف نجی زمین پر بلکہ ایک محفوظ جنگلاتی علاقے میں بھی پیڑوں کی غیر قانونی کٹائی کی تھی۔ اس رپورٹ پر عدالت نے سخت ردعمل دیا اور اگروال کے خلاف توہین کی کارروائی شروع کر دی۔

کوئی شخص گھر نہیں چھوڑنا چاہتا

لیکن بہار حکومت نوجوانوں کو روزگار دینے میں ناکام: کنہیا کمار

پٹنہ۔ بہار میں نوجوانوں کی ہجرت اور بے روزگاری کے خلاف کانگریس کی ہجرت روکو، ملازمت دو یاترا بدھ کے روز سہرسہ پہنچ گئی۔ یہ پد یاترا 16 مارچ کو مغربی چمپارن سے شروع ہوئی تھی اور آج یہ سہرسہ میں کوسی چوک سے ہوتے ہوئے کانگریس دفتر تک پہنچی۔ اس پد یاترا کی قیادت کر رہے کانگریس لیڈر کنہیا کمار نے ویر کنور سنگھ چوک پر مجاہدین آزادی کو خراج عقیدت پیش کی جہاں بڑی تعداد میں نوجوانوں کی بھیڑ دیکھنے کو ملی۔ کانگریس لیڈر کنہیا کمار نے یاترا کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں کہا کہ آئندہ اسمبلی انتخاب میں ہجرت معاملہ اہم ایشو کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔ یہ مسئلہ انتخابی منشور میں ترجیحی طور پر اول مقام پر رہے گا۔ پریس کانفرنس میں انہوں بہار حکومت پر نوجوانوں کو روزگار دینے میں ناکام رہنے کا الزام عائد کیا۔ ساتھ ہی بی جے پی پر فرقہ وارانہ پولرائزیشن کا الزام بھی عائد کیا۔ 'ہجرت روکو، ملازمت دو' یاترا سے متعلق کنہیا کمار نے بتایا کہ یہ سفر مہاتما گاندھی کے 'بھتیہروا آشرم' سے متاثر ہے۔ ان کے مطابق گاندھی جی کی 'ڈانڈی یاترا' کی طرح یہ یاترا بھی بہار کے نوجوانوں کی آواز بنے گی۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہجرت جس وجہ سے ہوتی ہے، اس وجہ کو ختم کرنے سے ہی ہجرت رکے گی۔ ہجرت کی اصل وجہ تعلیم اور نظام طب کی کمی، روزگار کی کمی اور نظام قانون کی کمی ہے۔ یہ 4 چیزیں منظم ہوں تو کوئی اپنا گھر گاؤں چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا ہے۔ ہجرت کرنے والے اپنی پہچان لے کر جاتے ہیں، لیکن مقام پیدائش چھوڑ دیتے ہیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ 4 شعبوں پر دھیان دیا جائے اور ہجرت کو روکنے کی کوشش ہو۔ بہرحال، کانگریس کی 'ہجرت روکو، ملازمت دو' یاترا 27 مارچ کو مدھے پورہ اور 28 مارچ کو سپول پہنچے گی۔ مختلف اضلاع کا دورہ کرنے کے بعد یہ پٹنہ میں اختتام پائے گی۔ اس یاترا کا اصل مقصد بہار اسمبلی انتخاب سے قبل حکومت پر دباؤ بنانا ہے۔ کانگریس کی کوشش ہے کہ یہ یاترا بہار کے ہر گوشے تک پہنچے۔

نربھیا فنڈ بند نہیں ہوا: اناپورنا دیوی

نئی دہلی، ۔(یو این آئی) خواتین اور بچوں کی بہبود کی مرکزی وزیر اناپورنا دیوی نے بدھ کو راجیہ سبھا میں کہا کہ نربھیا فنڈ بند نہیں ہوا ہے اور اس کے تحت 49 اسکیمیں ابھی بھی چل رہی ہیں۔ مرکزی وزیر نے یہ بات وقفہ سوالات کے دوران ایک ضمنی سوال کے جواب میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ اس فنڈ کے لیے فنڈز کی کوئی کمی نہیں ہے کیونکہ ضرورت کے مطابق فنڈز دیے جاتے ہیں۔ اس فنڈ کے تحت ون اسٹاپ سنٹر بھی چلائے جا رہے ہیں۔ اس وقت ملک میں 812 مراکز کام کر رہے ہیں اور اب تک ان مراکز سے 10 لاکھ سے زیادہ خواتین مدد حاصل کر چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مصیبت زدہ یا متاثرہ خواتین اس سنٹر میں ابتدائی طور پر پانچ دن قیام کر سکتی ہیں اور اگر ضرورت ہو تو قیام کی مدت میں 10 دن کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔ اب اس کے لیے 7713 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، جس میں سے 76 فیصد رقم پہلے ہی خرچ ہو چکی ہے۔ خواتین اور بچوں کی بہبود کی وزیر مملکت ساوتری ٹھاکر نے ایک دیگر ضمنی سوال کے جواب میں کہا کہ ان مراکز پر گھریلو تشدد کے مقدمات بھی درج کیے جاتے ہیں۔

سنبھل: مسعود غازی کی یاد میں نیزہ میلے پر پابندی، درگاہ پر پولیس تعینات

سنبھل:26مارچ (پی این ایس) شاہواج پور سورا ناگلا گاؤں میں منگل کو سالانہ نیزہ میلہ منعقد ہونا تھا، لیکن اس سال حکام نے اس کی اجازت نہیں دی۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (اے ایس پی) شریش چندرا نے کہا کہ منگل کو میلے کے مقام پر کوئی میٹنگ یا پروگرام نہیں ہو رہا ہے۔ یہاں بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات کی گئی ہے۔ اے ایس پی نے کہا کہ یہ میلہ تاریخی طور پر ایک لٹیرے، حملہ آور اور قاتل کی یاد میں منعقد کیا گیا جاتا تھا۔ لوگوں نے اس عمل کی نامناسبیت کو سمجھ کر اسے ترک کر دیا ہے۔ سنبھل کے حکام نے حملہ آور محمود غزنوی کے بھتیجے سید سالار مسعود غازی کی یاد میں منعقد ہونے والے 'نیزہ میلے' کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ ملک کو لوٹنے والے شخص کی یاد درست نہیں۔ علاقے میں حالات پر امن ہیں۔ سیکورٹی فورسز پوری طرح الرٹ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کوئی بھی درگاہ پر نہیں آ رہا ہے۔ لوگوں نے محسوس کیا ہے کہ انہیں حملہ آور کی یاد میں منعقد ہونے والی تقریب میں شرکت نہیں کرنی چاہیے۔ علاقہ مکمل طور پر پر امن ہے۔ پولیس نے تمام اہم مقامات پر سیکورٹی بڑھا دی ہے۔ امن و امان میں خلل ڈالنے کی کسی بھی کوشش کے خلاف وارننگ دی گئی۔ اے ایس پی نے کہا کہ کسی کو بھی حفاظتی انتظامات میں سمجھوتہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہم سوشل میڈیا پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ جو بھی افواہیں پھیلا رہا ہے اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

تین روزہ نیزہ میلہ 25 مارچ سے شروع ہونا تھا۔ سنبھل شہر کے کوٹ گڑوی علاقے میں واقع شاہی جامع مسجد میں 24 نومبر کو عدالتی حکم کے خلاف احتجاج کے دوران تشدد شروع ہونے کے بعد سے فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلی ہوئی ہے۔ عدالت کا حکم ایک درخواست کے بعد آیا جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ مسجد ایک قدیم مندر کی جگہ پر بنائی گئی تھی۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ سنبھل تشدد کے سلسلے میں گرفتار کیے گئے شاہی جامع مسجد مینجمنٹ کمیٹی کے صدر ظفر علی کو جیل میں اپنی جان کو خطرہ ہے۔ ان کے اہل خانہ نے الزام لگایا ہے کہ جیل حکام انہیں ان سے ملنے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔ ان کے بڑے بھائی محمد طاہر علی نے دعویٰ کیا کہ گھر والوں کو جیل میں ان سے ملنے نہیں دیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کے ساتھ ایسا سلوک کیا جا رہا ہے جیسے وہ کوئی خطرناک مجرم ہو، جیل کے اندر ظفر کی جان کو خطرہ ہے، ان کی عمر 70 سال ہے، انہیں ادویات بھی نہیں مل رہیں، پولیس ان کے ساتھ بدتمیزی کر رہی ہے، انتظامیہ نے تمام حدیں پار کر دی ہیں، انہوں نے انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کیا، پھر بھی اسے سزا دی جا رہی ہے۔ محمد طاہر علی نے کہا کہ انہیں عدالت پر مکمل اعتماد ہے اور امید ہے کہ انہیں انصاف ملے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ظفر علی کو پیر کو واقعے کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کے سامنے پیش ہونا تھا لیکن انہیں ایک سازش کے تحت گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ ظفر علی نے پولیس پر تشدد کا الزام لگایا تھا۔

سنبھل میں پولیس اور انتظامیہ کے اہلکار قانون کا مذاق اڑا رہے ہیں: ایم پی برق

سنبھل: 26مارچ (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے ایم پی ضیاء الرحمن برق نے کہا کہ سنبھل میں پولیس اور انتظامیہ کے اہلکار قانون کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ آئین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جا رہا ہے۔ جتنا ظلم کرو گے لوگوں کے حوصلے اتنے ہی مضبوط ہوں گے۔ جامع مسجد کمیٹی کے صدر ظفر علی ایڈوکیٹ کی گرفتاری پر رکن پارلیمنٹ نے دہلی میں میڈیا کو ایک بیان میں کہا کہ یہ گرفتاری تہوار کے دنوں میں کی گئی ہے۔ مزید بتایا کہ صدر کے بھائی محمد طاہر نے کہا ہے کہ ان کے بھائی کا بیان جوڈیشل انکوائری کمیشن کے سامنے ریکارڈ ہونا تھا۔ اس سے پہلے پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ جبکہ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔ اس نے سچ کہا اور اب اس کا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے۔ رکن پارلیمنٹ نے مزید کہا کہ ہمیں عدلیہ پر مکمل اعتماد ہے۔ ایم پی کے اس بیان کا ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہا ہے۔ پولیس دہلی گئی اور ایم پی کو نوٹس سونپا پولیس کی ایک ٹیم منگل کو ایس پی ایم پی ضیاء الرحمن برق کی رہائش گاہ پر پہنچی تاکہ انہیں بی این ایس ایس 35 نوٹس پیش کیا جا سکے۔ ایم پی کے دہلی میں ہونے کی اطلاع ملنے کے بعد پولیس نوٹس دیے بغیر واپس لوٹ گئی۔ تاہم رات دیر گئے دہلی میں نوٹس ریسیو کرایا گیا۔ ایس پی کرشنا کمار بشنوئی نے کہا کہ ایم پی کو بی این ایس ایس 35 کے تحت نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ سنبھل فسادات کی جانچ کرنے والی ایس آئی ٹی نوٹس لینے ایم پی کے گھر گئی تھی۔ اطلاع ملی کہ ایم پی دہلی میں ہیں۔ ٹیم نوٹس وصول کیے بغیر واپس چلی گئی۔ ایس پی کے مطابق، تفتیشی افسر سنبھل فسادات کے سلسلے میں رکن پارلیمنٹ کے خلاف درج کیس کی جانچ میں ان کا تعاون چاہتا ہے۔ اس لیے انہیں بی این ایس ایس 35 کا نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ ایس پی نے 24 نومبر کو جامع مسجد کے سروے کے دوران ہونے والے ہنگامے کے بارے میں بتایا۔ اس میں جرم نمبر 335/ 24 میں ایف آئی آر کا مقدمہ درج کیا گیا تھا جس میں ایم پی اور ایس پی ایم ایل اے اقبال محمود کا بیٹا سہیل اقبال نامزد ملزم ہے۔ کئی دیگر کو نامعلوم ملزم بنایا گیا۔ اس معاملے میں جامع مسجد کمیٹی کے صدر ظفر علی ایڈووکیٹ کا کردار پایا گیا ہے اور انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کے خلاف الزامات میں فسادات کی سازش کرنا اور سنگین جرم میں جھوٹا بیان دینا شامل ہے۔ ایم پی پر اشتعال انگیز تقریر کرنے کا الزام ہے اور ایم ایل اے کے بیٹے پر ہنگامہ کرنے کا الزام ہے۔ ہائی کورٹ نے رکن اسمبلی کی گرفتاری پر روک لگا دی ہے۔ ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق کارروائی جاری ہے۔ بی این ایس ایس 35 کا نوٹس جاری کر کے تحقیقات میں تعاون کیا

اے ایم یو کے دسویں جماعت کے نتائج کا اعلان

علی گڑھ، 26مارچ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ یعنی دسویں جماعت کے امتحانات کے نتائج بدھ کو جاری کر دیے گئے، جس میں لڑکیوں نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے میرٹ لسٹ میں سرفہرست مقام حاصل کیا ہے۔ نوشین فاطمہ (اے ایم یو گرلز اسکول) نے (496/500) 99.20% نمبروں کے ساتھ مجموعی طور پر پہلی پوزیشن حاصل کی۔ عاطفہ جاوید (اے ایم یو گرلز اسکول) نے (494/500) 98.80% نمبروں کے ساتھ دوسری پوزیشن اور کاویہ شرما (اے ایم یو اے بی کے ہائی اسکول، گرلز) نے 98.60% (493/500) نمبروں کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔ جن دیگر طلبہ نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ان میں شگون بھاردواج 98.60 فیصد (493/500)، سمرُدھی سکینہ 98.40 فیصد (492/500) اور اویکا رانجن 98.20 فیصد (491/500) شامل ہیں۔ یہ سبھی اے ایم یو گرلز اسکول کی طالبات ہیں۔ ایس ٹی ایس اسکول کے فوزان احمد خان نے 98.20% فیصد (491/500) نمبر حاصل کیے۔ چھ طلبہ نے 98% (490/500) نمبر حاصل کیے، جن میں ندا فرحین، پلک راجپوت، پریا شرما، رادھیکا اگروال (اے ایم یو اے بی کے ہائی اسکول، گرلز) اور رانیہ بشریٰ، سومیہ راگھو (اے ایم یو گرلز اسکول) شامل ہیں۔ عمرہ حیات (اے ایم یو اے بی کے ہائی اسکول، گرلز)، حافظ محمد سعد (اے ایم یو اے بی کے ہائی اسکول، بوائز)، مہر فیاض (اے ایم یو گرلز اسکول) اور فرمان الٰہی (ایس ٹی ایس اسکول) نے 97.60% فیصد (488/500) نمبر حاصل کیے۔ گرلز کی میرٹ لسٹ میں جگہ بنانے والی طالبات میں رابعہ شعیبی 97.20 فیصد (486/500) اور ماہی تومر 97 فیصد (485/500) شامل ہیں، دونوں اے ایم یو گرلز اسکول کی طالبات ہیں۔ مریم خان (اے ایم یو اے بی کے ہائی اسکول، گرلز) نے 96.80% فیصد (484/500) نمبر حاصل کیے۔

بوائز کی میرٹ لسٹ میں ایس ٹی ایس اسکول کے ذکاء الصدر نے 97.60% (488/500)، انت بگھیل نے 97.40% (487/500) اور فضل رحمانی نے 97.20% (486/500) نمبر حاصل کیے۔ محمد حارث خان (اے ایم یو اے بی کے ہائی اسکول، بوائز)، عابد احمد اور محمد سفیان انصاری (ایس ٹی ایس اسکول) نے (485/500) 97% نمبر حاصل کیے۔ احمد عظیم خان (اے ایم یو اے بی کے ہائی اسکول، بوائز)، دیو، دیویانش سنگھ، جیتیندر سینگر (آر ایم پی ایس اے ایم یو سٹی اسکول) اور عفان دانش (ایس ٹی ایس اسکول) نے 96.60% (483/500) نمبر حاصل کیے۔ ابھے کمار، فردین عالم اور جگیش ورما (آر ایم پی ایس اے ایم یو سٹی اسکول) نے 96.20% (481/500) نمبر حاصل کر کے اپنے اسکول کا نام روشن کیا۔ اس سال دسویں کے بورڈ امتحان میں 1467 طلبہ و طالبات نے حصہ لیا تھا، جن میں 736 لڑکیاں اور 731 لڑکے شامل تھے۔ کامیابی کا مجموعی تناسب 93.11 فیصد رہا۔ اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے طلبہ و طالبات کو ان کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آپ کی محنت و لگن کی بدولت یہ سنگ میل آپ کی تعلیمی زندگی میں ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے والدین اور اساتذہ کی کوششوں کو بھی سراہا، جن کی مسلسل رہنمائی طلبہ کی کامیابی میں معاون ثابت ہوئی۔ اے ایم یو میں اسکول ایجوکیشن کے ڈائرکٹر پروفیسر اسفر علی خان نے بھی طلبہ کو ان کی کارکردگی پر مبارکباد پیش کی اور اساتذہ کی محنت اور طلبہ کی انتھک کوششوں کی تعریف کی۔ کنٹرولر امتحانات ڈاکٹر مجیب اللہ زبیری نے بھی طلبہ کو ان کی غیر معمولی کارکردگی پر مبارکباد پیش کی اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

سماجی کارکن آصف قریشی کی افطار پارٹی میں شہر کے ذمہ داران نے کثیر تعداد میں شرکت کی

امروہہ۔ شہر معروف صنعتکار اور سماجی کارکن آصف قریشی کی افطار پارٹی میں شہر کے ذمہ داران نے کثیر تعداد میں شرکت کی آصف قریشی کے گھر محلہ کوٹ میں افطار پارٹی کا اہتمام کیا جس کے مہمان خصوصی سابق کابینہ وزیر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اور صدر ممبر اسمبلی حاجی محبوب علی تھے اس موقعے پر انہوں نے کہا کہ افطار پارٹی سے آپسی تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے ایک دوسرے کے قریب پہنچتے ہیں انہوں نے کہا کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا اجر اللہ خود عطا کریگا اور جب اللہ عطا کریگا تو بے حساب ہوگا اسکی نعمتوں کا کوئی شمار نہیں ہے اس لئے روزے دار اللہ کے بیحد قریب ہوتا ہے اس موقعے پر سابق چیئرمین حاجی اقرار احمد انصاری، حاجی ناصر صدیقی منیجر عبد الکریم خان انٹر کالج، نسیم صدیقی، اقرار انصاری ممبر، سابق چیئرمین ڈاکٹر افسر پرویز رومی، شفاعت، کوثر عباسی، اکرم منصوری، وہاب سیفی، نسیم احمد خان، اقبال خان، عطاء النبی، حکیم صباحت اللہ چوہدری، منصف عرفان، ارشد صدیقی ایڈووکیٹ، ننھے ٹھیکیدار اور دیگر نے شرکت کی۔ افطار پروگرام کے بعد اصف قریشی نے سبھی حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

حرا پبلک اسکول سے درگا مندر تک سڑک خستہ حال ہو کر گڑھوں میں تبدیل ہو گئی

امبیڈکرنگر: بسنور قصبے میں معروف سی بی ایس سی ادارہ حرا پبلک اسکول سے درگا مندر تک سڑک خستہ حال ہو کر گڑھوں میں تبدیل ہو گئی ہے۔ اس راستے سے ایک درجن سے زائد اسکولوں کے طلباء و طالبات گزرتے ہیں۔ روزانہ طلباء اور راہگیر گڑھوں میں گر کر زخمی ہو رہے ہیں۔ حرا پبلک اسکول کے پاس ہی بر تروا نامی بڑا تالاب ہے جس کی وجہ سے سڑک کے کنارے تک کٹاؤ ہو گیا ہے اور فٹ پاتھ نہ ہونے کی وجہ سے طلباء کا اس راستے پر چلنا مشکل ہو گیا ہے۔ اسکولوں کی چھٹیوں کے وقت بسوں اور گاڑیوں کی آمد و رفت کی وجہ سے صورتحال مزید خراب ہو جاتی ہے۔ گزشتہ سال اینٹوں کے بھٹے کی راکھ اور اینٹ کی چند ٹرالیاں تالاب کے کٹاؤ پر ڈالی گئی تھیں لیکن بارش کے آتے ہی اس نے پہلے جیسی شکل اختیار کر لی۔ کئی پیدل چلنے والے اپنی سائیکلوں سمیت تالاب میں گرنے سے زخمی ہوئے ہیں۔ سڑک پر موجود گڑھوں کی حالت ایسی ہے کہ سڑک کی تعمیر کے بعد جو پتھر بجری ڈالی گئی ہے وہ اکھڑ چکی ہے اور بعض مقامات پر فٹ پاتھ کی اینٹیں بھی اکھڑ چکی ہیں۔ کئی مقامات پر گڑھے ہیں جس کی وجہ سے بارش کے موسم میں گڑھے پانی سے بھر جاتے ہیں۔ اس روٹ پر واقع بوائز اور گرلز انٹر کالجز اور خواتین کے ڈگری کالج سمیت نصف درجن اسکولوں کے طلباء اس راستے سے گزرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ گڑھوں میں پھنس کر زخمی ہوتے رہتے ہیں۔

نماز، روزہ اور قرآن کے ذریعہ کردار سازی کریں: اسلم مہدی

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): گزشتہ شب یونائٹڈ اسپرٹ آف رائٹرز اکیڈمی کے دفتر، فرینڈز کالونی، سول لائنز، علی گڑھ پر نماز، روزہ اور قرآن پر مذاکرہ کا انعقاد کیا گیا۔ حجت الاسلام الحاج سید شباب حیدر صاحب قبلہ نے صدارت کی۔

مومنین حضرات نے مولانا شباب حیدر صاحب کی اقتدا میں نماز مغربین ادا کی۔ بعد افطار مذاکرہ کا آغاز ہوا۔ پٹنہ سے تشریف لائے مہمان خصوصی، جناب سید کاظم حسین صاحب نے مومنین کو مخاطب کرتے ہو‌ئے روزہ کے سلسلے میں بتایا کہ اسلام میں دن بھر تمام کھانے، پینے کی اشیا سے دیگر چند کاموں سے مخصوص وقت خود کو اپنی مرضی سے روکے رکھنے کا نام روزہ ہے۔ روزہ اسلام کے 6 ارکان میں سے ایک ہے جسے عربی میں صوم کہتے ہیں۔ اس کے جسم و روح پر بے انتہا مفید اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مہمان ذی وقار، سابق لائبریرین، جے این میڈیکل کالج، جناب اسلم مہدی صاحب نے حاضرین مذاکرہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نماز سے مراد ہدایت، ایمان اور نور ہے۔ نماز جسم کی راحت، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور کفار کے مقابلہ میں اسلحہ ہے۔ یہ کردار سازی کا بہترین ذریعہ ہے۔

اکیڈمی کے بانی صدر ڈاکٹر شجاعت حسین صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے، جو اللہ رب العالمین نے قیامت تک آنے والے انس و جن کی رہنمائی کے لیے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ص پر وحی کے ذریعہ نازل فرمایا۔ اس میں قیامت تک انسانوں کے لیے ہدایت ہے۔ اس کو تدبر و تفکر سے پڑھیں اور مظہر اعمال بنائیں۔ مولانا سید شباب حیدر صاحب قبلہ نے امن و امان، صحت و سلامتی، کامیابی و کامرانی اور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ الفرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لیے دعائیں کیں۔

رمضان کے آخری عشرے میں عبادتوں کا سلسلہ تیز

گورکھپور، رمضان المبارک کا آخری عشرہ چل رہا ہے، بدھ کو 25 واں روزہ مکمل ہوا، اب رمضان المبارک میں کچھ ہی دن باقی ہیں، رمضان المبارک کا مہینہ رخصت ہونے کو ہے، عید کا تہوار آنے والا ہے، مسلمانوں کے گھروں میں عید کی تیاریاں عروج پر ہیں، سیویں اور میوہ جات کی خرید و فروخت بڑھ گئی ہے، اس کے ساتھ ساتھ بازاروں میں عید کی خریداری کا سلسلہ بھی جاری ہے، عبادتوں کا سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے، لوگ شب قدر کی تلاش میں ساری ساری رات جاگ کر عبادتیں کر رہے ہیں، نماز تراویح کا سلسلہ جاری ہے، قرآن پاک کی تلاوت کثرت کے ساتھ کی جا رہی ہے، اعتکاف میں بندگان خدا عبادات میں مصروف ہیں۔ عید روزہ داروں کے لیے اللہ تعالیٰ کا انعام ہے: مفتی شعیب مفتی محمد شعیب رضا نظامی نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے، جب عید الفطر کی بابرکت رات آتی ہے تو اسے لیلۃ الجائزہ یعنی ثواب کی رات کہا جاتا ہے۔ عید کی رات یعنی شب عید الفطر اور شب عید الاضحیٰ کو ثواب حاصل کرنے کے لیے کثرت سے عبادتیں کرنی چاہیے، پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عید دراصل ان خوش نصیب مسلمانوں کی ہے جنہوں نے رمضان المبارک کو روزے، نماز اور دیگر عبادات میں گزارا، اس لیے یہ عید ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر و ثواب کا دن ہے، صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کر دینا چاہیے، صدقہ کثرت سے دینا چاہیے، نماز عید کے بعد ایک دوسرے کو سلام کرنا اور ہاتھ ملانا اور گلے ملنا بہتر عمل ہے، اس سے بھائی چارہ بڑھتا ہے، فلم دیکھنے پر خرچ ہونے والی رقم غریبوں پر خرچ کریں: حافظ رحمت سبز پوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار کے امام حافظ رحمت علی نظامی نے کہا کہ سینما، ناچ گانا اسلام میں ناجائز اور حرام ہے، اکثر دیکھا گیا ہے کہ رمضان کا مہینہ ختم ہونے کے بعد مسلم کمیونٹی کے بہت سے نوجوان سینما ہالز میں جمع ہوتے ہیں، فلم کے ٹکٹوں کی ایڈوانس بکنگ کی جاتی ہے، اسلام ان تمام سرگرمیوں کی اجازت نہیں دیتا، ان اعمال کی وجہ سے بعض اوقات ماہ رمضان کے تمام ثواب ضائع ہو جاتے ہیں، خود کو اور اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور دوستوں کو ان تمام برائیوں سے بچائیں، فلم دیکھنے پر خرچ ہونے والی رقم غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور بے سہاروں پر خرچ کریں، رمضان آپ کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بنانے کے لیے آیا ہے، فلمیں دیکھ کر شیطان کے نقش قدم پر نہ دوڑیں۔ عید امیر اور غریب کے درمیان خلیج کو ختم کرنے کے لیے ایک پل کا کام کرتی ہے: حاجی سراج حاجی سراج احمد راعینی نے کہا کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر معاشرے کا کوئی طبقہ اپنی جائز ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہے تو اس کی ذمہ داری مالی طور پر خوشحال لوگوں کی ہے کہ وہ ان غریبوں کی خوشحال زندگی گزارنے میں مدد کریں، یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا کام ہے، اس طرح عید امیر اور غریب کے درمیان خلیج کو ختم کرنے کے لیے ایک پل کا کام کرتی ہے۔ رمضان انسان کو انسانیت کی راہ پر لے جاتا ہے: مولانا فیروز مولانا محمد فیروز نظامی نے کہا کہ ضرورت مندوں کو خوشیوں میں شامل کرنے اور ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مسلمانوں کو صدقہ فطر دینے کا حکم دیا گیا ہے، صدقہ فطر وزکوٰۃ اس کے حقداروں کو ہی دیا جا سکتا ہے یعنی مالی طور پر کمزور غریب، مظلوم اور بے سہارا مسلمان، عید کی نماز پڑھنے سے پہلے صدقہ فطر اناج یا رقم کی صورت میں دے دینا چاہیے، بہتر ہے کہ اناج کی بجائے اس کی قیمت ادا کی جائے، رمضان ہمیں سب کے ساتھ مل جل کر رہنے اور برائیوں سے بچنے کا پیغام دیتا ہے، رمضان میں نہ صرف بھوکے پیاسے رہیں بلکہ ہر نامناسب کام سے بچنے کی کوشش کریں، رمضان المبارک انسان کو انسانیت کی راہ پر گامزن کراتا ہے۔

شہر قاضی میرٹھ تنازعہ ختم، زین الساجدین ہوں گے قاضی شہر

میرٹھ:26مارچ (پی این ایس) ضلع میرٹھ میں شہر قاضی کے عہدے کو لے کر جاری تنازع اتوار کو ختم ہو گیا۔ دو خیموں میں بٹے شہر کے علماء کے درمیان معاہدے کے بعد شہر قاضی کے عہدے کے لیے ڈاکٹر زین السالکین صدیقی کے نام پر اتفاق ہو گیا ہے۔ قاری شفیق الرحمٰن قاسمی نے ان کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ میں سالکین کے ساتھ بیٹے جیسا سلوک کروں گا۔ ساتھ ہی سالکین نے یہ بھی کہا کہ قاری شفیق الرحمٰن پہلے کی طرح شہر کے مسلمانوں کے لیے اپنی ذمہ داریاں نبھاتے رہیں گے۔

دراصل ریاست اتر پردیش کے ضلع میرٹھ میں گزشتہ دس مارچ کو شہر قاضی پروفیسر زین الساجدین کے انتقال کے بعد قاضی شہر کے عہدے کو لے کر شہر کے علماء کرام دو خیموں میں بٹتے نظر آ رہے تھے۔ ایک طرف جہاں شہر قاضی کے عہدے پر شہر قاضی کے بیٹے زین السالکین کو قاضی شہر کے لیے دستار بندی کر دی گئی تھی، وہیں دوسری جانب شاہی جامع مسجد میں خطیب قاری شفیق الرحمان کو بھی کچھ مسلمانوں نے دستار بندی کر کے ان کو شہر قاضی مان لیا۔ اسی تنازعہ کے چلتے گزشتہ جمعہ کی نماز کے دوران کچھ لوگوں نے قاری شفیق الرحمان کو جامع مسجد میں خطاب کے لیے مائیک نہیں دیا اور ان کے خلاف شدید احتجاج کیا۔

ہفتے کے روز لوگوں نے اس کیس میں قاری شفیق الرحمان قاسمی کی حمایت میں مظاہرہ کیا تھا۔ وہ کلکٹریٹ میں میمورنڈم دینے جا رہے تھے، لیکن انہیں جانے کی اجازت نہیں دی گئی اور میمورنڈم وہیں لے لیا گیا۔ جس کے بعد قاری شفیق الرحمان کے ساتھ بدتمیزی کا الزام لگا کر ملزمین کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ اسی درمیان سماج وادی پارٹی کے سابق وزیر حاجی اسرار سیفی نے بھی دونوں فریقین کے درمیان پنپ رہے تنازعہ کو جلد ختم کیے جانے کی بات کہی تھی۔

اس سلسلے میں گزشتہ پیر کے روز میرٹھ میں ویسٹ اینڈ روڈ پر واقع مصطفیٰ کیسل ویو میں علماء کرام اور مسلم کمیونٹی کے ذمہ داران کی اہم میٹنگ ہوئی۔ جس میں قاری شفیق الرحمٰن نے کہا کہ ڈاکٹر سالکین شہر کے قاضی ہیں اور پہلے کی طرح اپنی ذمہ داریاں نبھاتے رہیں گے۔ ڈاکٹر سالکین نے یہ بھی کہا کہ وہ قاری شفیق الرحمٰن کو وہی اہمیت دیں گے جو ان کے والد کے دور میں دی گئی تھی۔ پہلے کی طرح قاری جمعہ اور عیدین کی نماز سے پہلے تقریر بھی کریں گے۔ قاری شفیق الرحمٰن قاسمی کا کہنا ہے کہ علمائے کرام کی درخواست پر غور و فکر کرنے کے بعد باہمی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں کو کسی بھی تنازع سے بچانے کا معاہدہ کیا گیا ہے۔ کمیونٹی کی حفاظت کے لیے میں ہر جگہ اور ہر موقع پر ڈاکٹر سالکین صدیقی کے ساتھ کھڑا رہوں گا۔ ڈاکٹر سالکین میرے بچے کی طرح ہیں۔ ڈاکٹر سالکین صدیقی کا کہنا ہے کہ قاری شفیق الرحمٰن قاسمی میرے بزرگ اور والد کے متبادل ہیں۔ علمائے کرام کو میں اپنی سرپرستی میں لے کر عوام کی توقعات پر پورا اترنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔ مسلم معاشرے کے ذمہ داروں کی میٹنگ میں دونوں فریقین کی جانب سے اتفاق رائے ظاہر کرتے ہوئے سند کے طور پر دستخط کیے گئے۔ تاکہ کسی بھی طرح کا تنازعہ نہ پیدا ہو۔

شوہر نے بیوی کی کرائی شادی

سنت کبیر نگر:26مارچ (پی این ایس) ہیڈ لائن پڑھ کر آپ کو کہانی تھوڑی فلمی تو لگی ہوگی، کہیں آپ کے ذہن میں سلمان خان۔ ایشوریہ رائے کی بلاک بسٹر ہم دل دے چکے صنم کی یاد تازہ ہو گئی ہوگی۔ لیکن اس فلم کا کلائمیکس تھوڑا مختلف ہے۔ اس کہانی میں بیوی اپنے شوہر کے پاس واپس نہیں آتی بلکہ اپنے بوائے فرینڈ سے شادی کر لیتی ہے۔ اتر پردیش کے سنت کبیر نگر کی یہ کہانی تھوڑی الگ اور دلچسپ ہے۔ اس کہانی میں شادی شدہ زندگی خوش اسلوبی سے گزری ہے اور بچے بھی پیدا ہوئے ہیں۔ سنت کبیر نگر میں یہ کہانی سرخیوں میں ہے۔ ایک شوہر نے اپنی بیوی کی شادی اس کے عاشق سے کروا دی۔ پہلے شوہر نے بیوی کے ساتھ عدالت سے ایک نوٹری بنوائی اور اس کے بعد مندر میں بیوی کی شادی اس کے عاشق سے کروا دی۔ اس مہربان شوہر کا پورے ضلع میں چرچا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ خاتون کے دو بچے بھی ہیں۔ تاہم شوہر بچوں کو اپنے پاس رکھنے اور پرورش کرنے کے لیے تیار ہے۔ درحقیقت دھن گھٹا تھانہ علاقے کے کٹار جوٹ گاؤں کے کالو کے بیٹے ببلو کی شادی سال 2017 میں گورکھپور ضلع کے بیلگھاٹ تھانہ علاقے کے بھولا نچک گاؤں کے رہنے والے تولی رام کی بیٹی رادھیکا سے ہوئی تھی۔ دونوں میاں بیوی اپنی زندگی خوش اسلوبی سے گزار رہے تھے۔ شادی کے آٹھ سال کے دوران ان کے دو بچے بھی ہوئے۔ بڑا بچہ سات سالہ آرین اور چھوٹی بیٹی دو سالہ شیوانی ہے۔ ببلو اکثر اپنی روزی کمانے کے لیے گھر سے باہر رہتا تھا۔ دونوں کی زندگی میں ایک اہم لمحہ اس وقت آیا جب ببلو گاؤں سے باہر رہنے لگا اور اس کی بیوی رادھیکا کا اسی گاؤں کے ایک نوجوان، وکاس سے عشق ہو گیا۔ جب ببلو کو اس بات کا علم ہوا تو اس وہ بہت پریشان ہوا، لیکن اپنے جذبات کو قابو میں رکھا۔ ببلو سوچتا رہا کہ آخر اس کہانی کو وہ کس طرح اختتام تک پہنچائے۔ آخر کار اس نے اپنی بیوی کو شادی کے بندھن سے آزاد کرنے کا ارادہ کر لیا۔ ببلو نے اپنی بیوی سے اس معاملے میں بات کی اور اسے اس بات پر راضی کر لیا کہ وہ اسے چھوڑ کر اپنے عاشق وکاس کا ہاتھ تھام لے۔ رادھیکا مان گئی، وکاس نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے اپنی بیوی کو اپنے ساتھ تحصیل دھنگھٹہ لے گیا، نوٹری بنوایا اور بیوی کو اس کے عاشق کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد دونوں فریق دھنگھٹا کے دنی ناتھ شیو مندر پہنچے اور شادی کر لی۔

رانا سانگا پر تبصرہ کرنے والے سپا ایم پی کے گھر پر کرنی سینا کا حملہ

آگرہ:26مارچ (پی این ایس) رانا سانگا پر متنازعہ بیان پر ایس پی راجیہ سبھا ایم پی رام جی لال سمن کے گھر پر کرنی سینا نے ہنگامہ کیا۔ اس دوران پولیس کے ساتھ جھڑپ بھی ہوئی۔ لاٹھیوں کا استعمال کیا گیا تو بھگدڑ مچ گئی۔ اس دوران پتھراؤ بھی ہوا۔ اچانک پتھراؤ سے پولیس کے پسینے چھوٹ گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ پتھراؤ میں انسپکٹر سمیت کئی پولیس اہلکار زخمی ہوئے ہیں۔ اطلاع ملتے ہی پولیس کی اضافی نفری کو موقع پر طلب کر لیا گیا۔ پولیس نے مظاہرین کو بھگانے کے لیے طاقت کا استعمال کیا۔ کرنی سینا ایس پی کے راجیہ سبھا ایم پی رام جی لال سمن کی رہائش گاہ کا محاصرہ کرنے پہنچی تھی جنہوں نے رانا سانگا پر متنازعہ بیان دیا تھا۔ پولیس یہاں پہلے سے تعینات تھی۔ کرنی سینا کے کارکن نعرے لگاتے ہوئے رہائش گاہ کے مین گیٹ سے داخل ہونے لگے۔ اس دوران جب پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو وہ پر تشدد ہو گئے۔ پولیس ٹیم پر حملہ کیا گیا۔ اس دوران وہاں رکھی کرسیاں پھینک دی گئیں۔ لاٹھیوں سے توڑ پھوڑ کی گئی۔ حملے میں انسپکٹر زخمی ہوا۔ اطلاع ملتے ہی ہری پروت تھانے سے اضافی پولیس فورس پہنچ گئی۔ اس کے بعد پولیس نے مظاہرین کو لاٹھیوں سے مار کر بھگانا شروع کر دیا۔ اس دوران کئی افراد کو حراست میں لیے جانے کی اطلاعات ہیں۔ آپ کو بتا دیں کہ صبح سے ہی ایم پی کے گھر کا گھیراؤ کرنے کی تیاریاں کی جا رہی تھیں۔ کرنی سینا کے عہدیدار اور کارکنان اتماد پور میں جمع تھے۔ وہاں بھی انہیں پولیس نے روک لیا۔ دریں اثنا، دوپہر میں ان لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہری پروت علاقے میں ایس پی ایم پی کی رہائش گاہ پر پہنچ گئی۔ پتھراؤ سے کئی پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔ پولیس اہلکاروں کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ رانا سانگا پر ایس پی راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ کے متنازع بیان پر آگرہ میں ہنگامہ ہے۔ ایک طرف ایم پی کی رہائش گاہ پر حملہ کیا گیا تو دوسری طرف کرنی سینا نے دہلی ہائی وے کو بلاک کر دیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ یہاں پولیس کے ساتھ خوب ہاتھا پائی ہوئی۔ پولیس نے بمشکل صورتحال پر قابو پایا۔ رام جی لال سمن نے پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ اگر مسلمانوں کو بابر کی اولاد کہا جائے تو ہندو غدار رانا سانگا کی اولاد ہیں۔ ہم بابر پر تنقید کرتے ہیں۔ لیکن، ہم رانا سانگا پر تنقید کیوں نہیں کرتے؟ رام جی لال کے اس بیان پر زبردست ہنگامہ ہوا۔ دراصل سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری اور ایم پی رام جی لال سمن نے کہا کہ یہ بی جے پی کے لوگوں کا کیچ فریس بن گیا ہے کہ مسلمانوں کے پاس بابر کا ڈی این اے ہے۔ آخر بابر کو کون لایا؟ بابر کو رانا سانگا ابراہیم لودھی کو شکست دینے کے لیے ہندوستان لایا تھا۔ اگر مسلمان بابر کی اولاد ہیں تو غدار رانا سانگا کی اولاد ہو سمن ہوگا۔ ہنگامہ آرائی کے بعد سمن نے میڈیا کو بتایا کہ سوریاونشی راجپوتوں کے سسودیا خاندان کے رانا سانگا 1508 سے 1528 تک میواڑ کے حکمران تھے۔ ہر کوئی تاریخ کے اوراق پلٹ رہا ہے۔ بی جے پی لیڈروں سے پوچھیں کہ وہ کون سے صفحات پلٹ رہے ہیں۔ وہ کس بات پر جھگڑ رہے ہیں؟ وہ اورنگ زیب کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔

دیہی ترقی کے محکمے کی تمام اسکیموں میں اتر پردیش ملک میں سرفہرست

'لاکھوں خاندانوں کو روزگار مل رہا ہے': کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ۔اتر پردیش کے نائب وزیراعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور رہنمائی میں دیہی ترقی کا محکمہ نئے معیارات قائم کر رہا ہے اور ترقی کی نئی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔دیہی ترقی کے محکمے کی تمام اسکیموں میں اتر پردیش ملک میں سرفہرست ہے اور اسے کئی اسکیموں میں بہترین کام کرنے پر حکومت ہند کی طرف سے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔اتر پردیش کی موجودہ ریاستی حکومت نے 8 سال مکمل کر لیے ہیں۔ان 8 سالوں میں ریاست میں کئی شعبوں میں بڑی تبدیلیاں آئی ہیں۔ ریاستی حکومت نے ان آٹھ سالوں میں دیہی ترقی کے میدان میں کئی تاریخی کام بھی کئے ہیں۔مہاتما گاندھی نریگا اسکیم دیہی معیشت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ موجودہ مالی سال 2024-25 میں، اب تک، اتر پردیش ملک میں سب سے آگے ہے اور منریگا اسکیم کے تحت فنڈز کا خرچ، انسانی دن کی تخلیق، 100 دن کا روزگار، امرت سروور کی تعمیر، ایریا آفیسر ایپ کے ذریعے معائنہ وغیرہ جیسے نکات پر پہلے نمبر پر ہے۔موجودہ حکومت نے ریاست میں 08 سال مکمل کیے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی قابل رہنمائی میں دیہی ترقی کے لیے مسلسل بہتر کام کیا جا رہا ہے۔ دیہات کی بنیادی سہولیات میں اضافہ کے ساتھ ساتھ دلچسپی رکھنے والے شہریوں کو گاؤں میں ہی منریگا اسکیم کے تحت کام اور فوائد فراہم کرکے ان کی روزی روٹی کو آسان بنایا جا رہا ہے۔' 8 سالوں میں 73 ہزار کروڑ سے زیادہ خرچ ہوئے'، پچھلے 8 سالوں کی بات کریں تو مالی سال 2017-18 سے اب تک منریگا اسکیم کے تحت کیے گئے کاموں پر 73,129 کروڑ روپے سے زیادہ خرچ ہو چکے ہیں۔' 8 سالوں میں 234 کروڑ سے زیادہ انسانی دن بنائے گئے'اتر پردیش منریگا اسکیم کے تحت انسانی دن بنانے کے معاملے میں مسلسل ایک سرکردہ ریاست کا کردار ادا کر رہا ہے۔ موجودہ مالی سال 2024-25 میں، ریاست میں اب تک 32.89 کروڑ سے زیادہ انسانی دن بنائے گئے ہیں۔ موجودہ مالی سال 2024-25 میں ریاست 26 کروڑ کے ہدف کے مقابلے میں 32.89 کروڑ آدمی دن بنا کر ملک میں سب سے آگے ہے۔ جبکہ 2017-18 سے اب تک ریاست نے 234 کروڑ سے زیادہ انسانی دن بنائے ہیں۔'خواتین کی منریگا میں دلچسپی' خواتین اب منریگا کے کام میں تیزی سے دلچسپی لے رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خواتین اب کام کے لیے گھر سے نکل رہی ہیں۔ ریاست منریگا اسکیم کے تحت خواتین کو روزگار فراہم کرنے کے لیے مسلسل بہتر کوششیں کر رہی ہے۔موجودہ مالی سال 2024-25 میں اب تک ریاست میں منریگا اسکیم کے تحت کل 32.89 کروڑ مرد دن بنائے گئے ہیں، جن میں سے 13 کروڑ سے زیادہ خواتین نے اپنا حصہ ڈالا ہے، جو تقریباً 42 فیصد ہے۔مہیلا میٹس منریگا میں انتظام اور نگرانی کے لیے خواتین کارکنوں کے لیے مددگار ثابت ہو رہی ہیں۔ 2017-18 سے اب تک خواتین نے 87.66 کروڑ سے زیادہ مردانہ دن بنائے ہیں۔※ لاکھوں خاندانوں کو 100 دن کے روزگار کی ضمانت دی جاتی ہے مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی اسکیم یعنی منریگا اسکیم مرکزی حکومت کے ذریعہ چلائی جانے والی ایک پر جوش اسکیم ہے۔اس کا مقصد دیہی علاقوں کے محروم طبقات کے بے روزگار اور خواہشمند لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ یہ اسکیم بے روزگاروں اور روزگار کے محتاج افراد کے لیے "کام کرنے کے حق" کی ضمانت دیتی ہے۔ایک مالی سال میں کم از کم 100 دن کی اجرت کا روزگار فراہم کرکے دیہی علاقوں میں روزی روٹی بڑھانے کی مسلسل کوشش کی جا رہی ہے۔ اتر پردیش کے دیہی ماحول میں پچھلے کچھ سالوں سے اس اسکیم کے تحت لاکھوں خاندانوں کو مسلسل 100 دن کا روزگار فراہم کیا جا رہا ہے۔

موجودہ مالی سال 2024-25 میں بھی اب تک 5,70,251 خاندانوں کو روزگار کے 100 دن مکمل ہو چکے ہیں۔ سال 2017-18 سے اب تک 32 لاکھ سے زیادہ خاندانوں کو 100 دن کا روزگار ملا ہے۔※ منریگا معذوروں کے لیے ایک ورثہ ہے'اگر ہم گزشتہ 8 سالوں کی بات کریں، تو MNREGA اسکیم جسمانی طور پر معذور لوگوں کے لیے ایک وردان ثابت ہو رہی ہے۔اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ پچھلے 8 سالوں میں اس اسکیم کے تحت 1.26 لاکھ سے زیادہ معذور افراد کو روزگار فراہم کیا گیا ہے۔'لاکھوں خاندانوں کو روزگار مل رہا ہے'منریگا اسکیم کے تحت دیہات کے رضامند بالغ شہریوں کی مانگ کے مطابق ہر سال لاکھوں خاندانوں کو کام فراہم کیا جا رہا ہے۔ سال 2017-18 سے اب تک، 5.26 کروڑ سے زیادہ ایسے خاندان ہیں جنہیں گزشتہ 8 سالوں میں منریگا اسکیم کے تحت روزگار ملا ہے۔※ گاؤں میں خوشحالی کے نئے دروازے کھل گئے'ہندوستان کی روح گاؤں میں رہتی ہے۔ ملک تب ہی ترقی کرے گا جب گاؤں خوشحال ہوں گے۔ منریگا اسکیم دیہی علاقوں کو مالا مال کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ دیہاتوں میں بنیادی سہولیات اور انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے کے لیے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ ریاست کے دیہی علاقوں میں آنگن واڑی مراکز، کھیل کے میدان، منریگا پارکس، پنچایت عمارتیں، اندرونی گلیوں میں نالے، فٹ پاتھ، سی سی سڑکیں، اسکولوں کی چار دیواری، اناج کے ذخیرہ کے لیے اناپورنا بھون وغیرہ کی تعمیر کے ذریعے گاؤں کی بنیادی سہولیات کو مضبوط بنانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ پچھلے کچھ سالوں سے ریاست میں مسلسل کھیلوں کے میدان بنائے جا رہے ہیں۔اگر ہم رواں مالی سال 2024-25 کی بات کریں تو اس سال 5400 سے زائد کھیل کے میدان تعمیر کیے گئے ہیں جب کہ 14 ہزار سے زائد کھیل کے میدانوں کی حالت ابتر ہے۔ سال 2017-18 سے اب تک 21 ہزار سے زیادہ کھیل کے میدان تعمیر کیے جا چکے ہیں۔گرام پنچایتوں میں منریگا کے تحت سرکاری زمین پر اناج ذخیرہ کرنے کے ڈھانچے (اناپورنا بھون) کی تعمیر کا کام مسلسل جاری ہے۔ یہ عمارتیں دیہی علاقوں میں منریگا اسکیم کے تحت حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات اور رہنما خطوط کے مطابق تعمیر کی جا رہی ہیں۔ یہ عمارت سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے معیارات کی بنیاد پر تیار کی جا رہی ہے۔اس میں ایک ہال، ایک ویٹنگ روم کے ساتھ ساتھ پبلک سروس سنٹر چلانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ مالی سال 2024-25 میں اب تک 3965 سے زیادہ کام شروع کیے جا چکے ہیں، جب کہ ان اناپورنا بھونوں کی ایک بڑی تعداد بھی مکمل ہو چکی ہے۔

یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں آج فساد سے پاک ہوا صوبہ: جئے ویر سنگھ

فرخ آباد:26 مارچ (یو این آئی) اتر پردیش حکومت کے سیاحت و ثقافت کے وزیر جئے ویر سنگھ نے کہا کہ اتر پردیش میں گذشتہ 8 سالوں سے نو کرفیو، نو دنگا، سب چنگا ہونے سے یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں آج ریاست فساد سے پاک ہو گئی ہے۔سنگھ نے بدھ کو فرخ آباد ضلع ہیڈکوارٹر فتح گڑھ کے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ریاستی حکومت کے 08 سال پورے ہونے پر سروس، سیکورٹی اور بہتر حکمرانی پالیسی کے تحت منعقد پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔انہوں نے سوال کیا کہ سال 2017 سے پہلے ریاست میں نظم و نسق کی کیا حالت تھی۔اپنے ہی سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ گذشتہ حکومت میں ریاست جرائم، مافیاؤں کی پناہ گاہ اور بیمار و ریاست کے طور پر جانی جاتی تھی۔اور اس دوران ترقی کے نام پر کوئی سرمایہ کاری کرنے کو تیار نہیں ہوتا تھا۔ وہیں دوسری جانب آج ریاست کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں انفراسٹرکچر کی بات کریں تو ہماری حکومت نے سرمایہ کاروں کو بھی سہولیات دستیاب کرائی ہیں جس سے سرمایہ کاروں میں بی جے پی حکومت کے تئیں اعتماد پیدا ہوا ہے۔انہوں نے بتایا کہ سال 2023 آتے آتے لوگوں کا نظریہ بدلنا شروع ہو گیا جس کا نتیجہ میں گلوبل سرمایہ کاروں نے 40 لاکھ کروڑ سے زیادہ کی سرمایہ کاری شروع کی۔اس کے ساتھ ہی وزیر اعظم دفتر کے ذریعہ لکھنؤ کی سرزمین پر گرام ویریکیٹ سریمنی پروگرا میں لاکھ کروڑ کی سرمایہ کاری زمین پر اتری۔آج اتر پردیش مختلف اسکیمات میں پہلے پائیدان پر کھڑا ہے۔ اس سے قبل ساتویں۔ آٹھویں نمبر پر ہوا کرتا تھا۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ سال 2017 کے الیکشن میں ریاست کی عوام نے ایک مشت بی جے پی کی حمایت میں ووٹنگ کر کے کثیر ووٹوں سے یوگی آدتیہ ناتھ کے ہاتھوں میں اقتدار کی باغ ڈور دی تھی اور آئندہ اسمبلی 2027 کے انتخابات میں بھی عوام بی جے پی حکومت سروس، سیکورٹی اور بہتر حکمرانی کی پالیسی کے تحت سادہ اکثریت سے بنائیں گے۔انہوں نے بتایا کہ بی جے پی نے گذشتہ 8 سالوں میں سروس، سیکورٹی اور بہتر حکمرانی کے ساتھ ہی ریکارڈ ترقی رفتار کو کامیابی بنانے کا کام کیا ہے۔

رام جی لال سمن کی رہائش گاہ پر حملہ افسوسناک: گوپال یادو

اٹاوہ:26 مارچ (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے جنرل سکریٹری گوپال یادو نے راجیہ سبھا رکن رامجی لال سمن کے آگرہ واقع رہائش گاہ پر کرنی سینا کے حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ جاگیردارانہ عہد کی سوچ کا عکاس ہے۔اپنے آبائی ضلع اٹاوہ میں میڈیا نمائندوں سے بات کرتے ہوئے بدھ کو ایس پی لیڈر نے کہا کہ بی جے پی سے وابستہ کوئی بھی تنظیم ایسا نہیں سوچتی ہے کہ ان کے خلاف میں کوئی بات پیش کی جائے اور اگر کوئی بات کہی بھی جاتی ہے تو اس کے حوالے بی جے پی اور اس سے وابستہ تنظیم احتجاج پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ایسا ہی کچھ سماج وادی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن رام جی لال سمن کی رہائش گاہ پر کرنی سینا کے حملے نے یہ ثابت کر دیا ہے۔یادو نے کہا کہ اس بات کا اندیشہ پہلے سے ہی تھا کہ بی جے پی اور اس سے جڑی ہوئی تنظیمیں جمہوریت کو ختم کرنا چاہتی ہیں۔بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے آئین کو ختم کرنا چاہتی ہیں۔ہم لوگوں کی جو اظہار رائے کی آزادی ملی ہے۔رام جی لال سمن نے جو بیان دیا ہے۔ وہ تاریخ کی بنیاد پر ایوان میں پیش کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ رکن پارلیمنٹ ہونے کے باوجود ان کی رہائش گاہ پر حملہ سب سے خراب بات ہے۔جاگیردارانہ سوچ کے حامل لوگوں کو پسند نہیں ہے چاہئے تاریخ میں صحیح ہو ان کو جو پسند نہیں ہے وہ بات نا کہی جائے۔ یہ وہ ثابت کرنا بھی چاہتے ہیں۔یادو نے کہا کہ سمن جی دلت سماج سے ہیں اس لئے ان لوگوں کو اور بھی برداشت نہیں ہوا ہے۔اس لئے ان کے گھر پر حملہ کیا گیا۔

مسجد ٹیلہ شاہ میں جمعۃ الوداع کی تیاریوں کا لیا گیا جائزہ

لکھنو:26 مارچ (پی این ایس) جامع مسجد شاہی ٹیلہ شاہ پیر محمد صاحبؒ (ٹیلے والی مسجد) پر ہر سال کی طرح اس سال بھی وارث حسن میموریل سوسائٹی کے زیر اہتمام امام و خطیب متولی و سجادہ نشین مولانا قاری سید شاہ فضل المنان رحمانی کے زیر صدارت ایک نشست منعقد ہوئی۔ جلسہ کا آغاز نائب امام و نائب متولی قاری سید امتیاز حسن کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس میں بتاریخ ۲۸؍مارچ ۲۰۲۵ء کو ہونے والے عظیم الشان جمعۃ الوداع کی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا اور طے کیا گیا کہ صدیوں پرانی روایات کے مطابق جامع مسجد شاہی ٹیلہ شاہ پیر محمد صاحب پر نماز جمعۃ الوداع پورے اہتمام و انصرام، عقیدت و محبت اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس سال بھی دن میں ٹھیک ڈیڑھ (۱:۳۰) بجے ادا کی جائے گی۔ اس موقع پر تمام مسلمانان شہر اور بیرون شہر سے آنے والے مصلیوں سے وقت کی پابندی کے ساتھ نماز میں شرکت کی اپیل کی گئی ہے۔ اور کہا گیا کہ نمازی اپنے گھر سے وضو کر کے چلیں، اور مصلیٰ (جاے نماز) یا صاف و پاک کپڑا اپنے ساتھ ضرور لائیں۔ اور یہ بھی طے کیا گیا کہ حسب سابق اشیائے خورد و نوش کے فروخت پر سختی کے ساتھ روک لگائی جائے گی۔ اور کوئی بھی کھانے پینے کی چیز مسجد کیمپس میں فروخت نہیں کی جا سکے گی کیونکہ اس ماہ مبارک اور بالخصوص نماز جمعۃ الوداع کے موقع پر اشیائے خورد و نوش سے مسجد کی حرمت اور اس ماہ مبارک کی توہین ہوتی ہے۔ اور یہ بھی طے کیا گیا کہ پچھلے سال نمازیوں کی تعداد بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے رضا کاروں کی ایک معتدبہ تعداد ہوگی تا کہ نمازیوں اور آنے جانے والوں کو کوئی دقت اور پریشانی نہ ہو اور نماز ادائیگی میں رضا کاران پورا تعاون کریں گے۔ مولانا رحمانی نے جلسے میں مزید راستوں کے سلسلے میں بتایا کہ سواریوں سے آنے والے نمازیوں کو بہت دقتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ گوتم بدھ پارک کے تراہے سے شاہ مینا روڈ موڑ دیا جاتا ہے اور اسی طرح ڈالی گنج ریلوے کراسنگ سے ٹرافک موڑ دیا جاتا ہے اور کھدرا نہیں آنے دیا جاتا ہے اس کی وجہ سے نمازیوں کو سخت پریشانی ہوتی ہے گذشتہ سال سارے افسران نے اس پر سنجیدگی سے غور کیا تھا اور طے کیا تھا کہ ڈالی گنج سے آنے والے نمازیوں کی کار اور اسکوٹر پارکنگ دریا والی مسجد سے پہلے، گوتم بدھ پارک کے سامنے، میڈیکل کالج ہاسٹل اور کنوینشن سنٹر کے بیچ میدان میں سواریوں کے کھڑے کرنے کا انتظام کیا جائیگا۔ اور سیتاپور روڈ سے آنے والے نمازیوں کو پہلے ریلوے کراسنگ سے موڑ دیا جاتا تھا۔

جمعۃ الوداع کے لئے تیاریاں شباب پر

جم کر کی گئی خریداری، انتظامیہ بھی پوری طرح کمربستہ

لکھنؤ:26 مارچ (پی این ایس) عید الفطر کی آمد آمد ہے، تیاریاں شباب پر ہیں، رمضان المبارک کے آخری جمعہ کی تیاریاں بھی زوروں پر ہیں، روزے دار اس نماز جمعہ کو بڑی پابندی اور اہتمام کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ نئے کرتے پانجامے و ٹوپی اور عطر کی خریداری بھی جم کر کی جا رہی ہے۔لوگ اس نماز جمعہ یعنی جمعۃ الوداع کے موقع پر بڑا اہتمام کرتے ہیں اور زیادہ تر لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ اس جمعہ میں بھی حیثیت کے مطابق نیا ہی کپڑا پہنیں حالانکہ اسلام میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے، لیکن لوگوں نے اس کو اہم بنا دیا ہے۔اس لئے لوگوں نے نئے کرتے پانجامے اور ٹوپیاں خریدی ہیں، چوک، نخاس، اور پھول والی گلی میں آج زبردست بھیڑ نظر آئی۔ ویسے بھی اب عید الفطر کی آمد میں چند ہی دن باقی ہیں اس لئے خریداری بھی شباب پر ہے۔ وہیں دوسری طرف انتظامیہ نے بھی الوداع کے موقع پر پوری تیاری کر لی ہے۔ حساس مقامات پر پولس فورس تعیناتی بڑھا دی ہے خاص کر پرانے لکھنؤ، بڑی تعداد میں پولس فورس تعینات کر دی گئیں ہیں۔ ساتھ ہی ٹریفک نظام بھی تبدیل کر دیا ہے۔اس کے علاوہ پانی کے ٹینکر و دیگر سہولیات کے لئے بھی انتظامیہ نے تیاری کر لی ہے۔

مزدوروں کی بہتری پر تبادلہ خیال، مل کر کام کرنے پر زور

اتر پردیش بلڈنگ اینڈ دیگر کنسٹرکشن ورکر ویلفیئر بورڈ اور جن سہاس فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام مشترکہ قومی کانفرنس

لکھنؤ 26 مارچ ۔بورڈ کے ڈپٹی سکریٹری نے بتایا کہ اتر پردیش بھون اور دیگر تعمیراتی ورکرز ویلفیئر بورڈ اور جن سہاس فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ہوٹل فیئر فیلڈ از میریٹ، لکھنؤ میں تعمیراتی مزدوروں کے لیے سماجی تحفظ کے مستقبل کی تشکیل کے موضوع پر منعقدہ مشترکہ قومی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں اہم اسٹیک ہولڈرز بشمول بی او سی ڈبلیو، پرائیویٹ سیکٹر کی مختلف تنظیموں اور پرائیویٹ سیکٹر کے نمائندوں نے شرکت کی۔تعمیراتی کارکنوں کے لیے سماجی تحفظ کو بڑھانے کے لیے ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانے پر اہم بات چیت ہوئی۔محنت اور روزگار کے وزیر جناب انل راج بھر نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے مذکورہ پروگرام میں شرکت کرتے ہوئے اتر پردیش بی او سی ڈبلیو بورڈ کے پرنسپل سکریٹری، جن ساہس اور دیگر ریاستوں سے موجود بی او سی ڈبلیو بورڈ کے نمائندوں کا ان کے گراں قدر تعاون کے لیے شکریہ ادا کیا۔انہوں نے کہا کہ وزیر موصوف کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ کانفرنس ملک بھر میں تعمیراتی مزدوروں کے لیے سماجی تحفظ کو مضبوط بنانے میں اہم رول ادا کرے گی اور تعمیراتی مزدوروں کی زندگیوں میں بامعنی تبدیلیاں لانے میں مددگار ثابت ہوگی۔اتر پردیش میں تعمیراتی شعبہ روزگار وضع کرنے والے سب سے بڑے اداروں میں سے ایک ہے، جو لاکھوں مزدوروں کو روزی روٹی فراہم کرتا ہے اور ریاست کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہمارا مقصد تعمیراتی کارکنوں اور ان کے خاندانوں کے لیے سماجی تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔

اتر پردیش حکومت مزدوروں کی بہبود کے لیے پابند عہد ہے۔حکومت اتر پردیش بی او سی ڈبلیو کو مضبوط بنانے کے لیے سرگرم عمل ہے، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ سیس کے ذریعے جمع ہونے والی رقوم کا موثر طریقے سے کارکنوں کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کیا جائے۔عزت مآب وزیر اعظم کے آشیرواد سے ستمبر 2023 میں ریاست کے تمام ڈویژنوں میں اٹل رہائشی اسکول شروع کیے گئے تھے، جہاں تعمیراتی مزدوروں، کووڈ سے بے سہارا بچوں اور مکھیہ منتری بال سیوا یوجنا کے بچوں کو انگریزی میڈیم سے معیاری رہائشی تعلیم دی جا رہی ہے۔موجودہ تعلیمی سیشن (2023-24) میں 1440 بچوں نے چھٹی جماعت میں داخلہ لیا تھا۔آئندہ سیشن (2024-25) میں کلاس 6 اور 9 میں 5040 نئے بچوں کے داخلے کے ساتھ کل 6480 طلباء تعلیم حاصل کریں گے۔

یہ اسکیم پسماندہ بچوں کے روشن مستقبل کی تعمیر کے لیے حکومت کے عزم کی ایک مضبوط مثال ہے۔اتر پردیش بلڈنگ اینڈ دیگر کنسٹرکشن ورکرز ویلفیئر بورڈ (UPBOCW) اب دو نئی اسکیمیں "ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر شرمک سوویدھا کیندر" اور "وشوا کرما شرمک سرائے یوجنا" شروع کرنے جا رہا ہے۔ اس اسکیم کے ذریعے تعمیراتی مزدوروں کو ایک ہی جگہ پر مختلف بنیادی سہولیات اور امداد فراہم کی جائے گی۔ساتھ ہی، وشوکرما شرمک سرائے یوجنا کے تحت، مہاجر تعمیراتی مزدوروں کے لیے عارضی رہائش کی سہولت فراہم کی جائے گی، جس سے مزدوروں کے لیے محفوظ اور نئے شہر میں کام تلاش کرنا اور کرنا آسان ہو جائے گا۔

یہ اسکیمیں تعمیراتی کارکنوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے اور انہیں بہتر سہولیات فراہم کرنے کے حکومتی عزم کی عکاسی کرتی ہیں۔اتر پردیش بلڈنگ اینڈ دیگر کنسٹرکشن ورکرز ویلفیئر بورڈ (UPBOCW) موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیات سے متعلق خطرات سے نمٹنے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہا ہے۔ اس کانفرنس اور بحث کے ذریعے، ہمارا مقصد نئے آئیڈیاز اور حکمت عملیوں کو تلاش کرنا ہے جو ماحولیاتی تبدیلی کی وجہ سے تعمیراتی کارکنوں پر پڑنے والے منفی اثرات کو کم کر سکیں۔اس کانفرنس کے ذریعے جدت کی نئی ٹیکنالوجیز کے استعمال کے لیے نئے آئیڈیاز کو مدعو کیا گیا، جس سے تعمیراتی مزدوروں کے لیے فلاحی اسکیموں کو مزید بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ مختلف ریاستی BOCW بورڈز کی اجتماعی کوششوں کی تعریف کی جنہوں نے ایک دوسرے کے تجربات سے سیکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کانفرنس میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے محنت اور روزگار کے وزیر مملکت جناب منوہر لال منوکوری نے کہا کہ تعمیراتی شعبہ اتر پردیش اور ملک کے سب سے بڑے روزگار پیدا کرنے والے شعبوں میں سے ایک ہے۔لاکھوں کارکن اپنی محنت سے ہمارے شہر، سڑکیں اور انفراسٹرکچر بنا رہے ہیں۔لیکن ساتھ ہی یہ بھی سچ ہے کہ ان مزدوروں کو غیر منظم شعبے میں کام کرنے کی وجہ سے کئی طرح کے سماجی اور معاشی عدم تحفظ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اتر پردیش حکومت نے بی او سی ڈبلیو بورڈ کے ذریعے مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سے موثر اقدامات کیے ہیں۔ہم اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہیں کہ کارکنوں کے لیے دستیاب سماجی تحفظ کی اسکیمیں ان کے معیار زندگی کو بہتر بنائیں، انھیں مالی امداد، تعلیم، صحت کی خدمات اور ہنر مندی کے مواقع فراہم کریں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ آج کی گفتگو محض بحث تک محدود نہیں رہے گی۔بلکہ اس سے ٹھوس حل نکلیں گے جنہیں نچلی سطح پر لاگو کیا جا سکتا ہے۔ میں اتر پردیش BOCW بورڈ، جن ساہس، اور تمام اسٹیک ہولڈرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محکمہ جاتی پرنسپل سکریٹری نے بورڈ کی طرف سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے پروگرام میں شرکت کرتے ہوئے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور وہاں موجود بورڈ کے دیگر تمام نمائندوں سے توقع کی گئی کہ وہ مزدوروں سے متعلق مسائل، تکنیکی حل، موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والے مسائل کے اثرات کے بارے میں مل کر کام کریں، تا کہ ہم مزدوروں کی زندگیوں پر بہتر کام کرنے اور اپنے خیالات کو بانٹ سکیں۔کارکنوں کی۔ جناب پونیت جوشی، چیف ٹیکنالوجی آفیسر، جناب سوربھ موہنتی، سینئر پروگرامر، جناب کارتک دھنا سیکھرن، جناب نتیش نارائن وغیرہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آر ڈی ایس او میں جائزہ اجلاس منعقد

آر ڈی ایس او نے ایک جائزہ اجلاس کے انعقاد میں سرکاری زبان کے نفاذ کی کمیٹی کی سہ ماہی رپورٹ اور چھایا وادی کی سرکردہ شاعرہ مہادیوی ورما جی کی یوم پیدائش کے موقع پر RDSO کا سہ ماہی جائزہ اجلاس 26.03.2025 کو منعقد کیا گیا جس کی روشنی میں ڈائریکٹر جنرل بوریوان کی سربراہی میں لانگوڈے پر روشنی ڈالی گئی۔اس کی شخصیت اور کام۔اس میٹنگ میں ڈائریکٹر جنرل اور موجود دیگر افسران نے مہادیوی ورما جی کی تصویر پر پھول چڑھا کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔اجلاس میں گزشتہ سہ ماہی میں سرکاری زبان کی ترویج و اشاعت اور سرکاری زبان میں ہونے والے کام کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔اجلاس کے دوران ڈائریکٹر جنرل نے تمام افسران سے درخواست کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ کام سرکاری زبان میں کریں۔ ریاست کی چیف آفیشل لینگویج آفیسر آر ڈی ایس او ڈاکٹر وینا کماری ورما نے کمیٹی کے اجلاس میں موجود اراکین کا خیر مقدم کرتے ہوئے سرکاری زبان سے متعلق سرگرمیوں اور کامیابیوں کی تفصیلات پیش کیں۔اس کے بعد، کمیٹی کے ارکان کو ریلوے بورڈ کی طرف سے تنظیم کو شری شیو ساگر مشرا چل و جینتی، ریلوے کے وزیر راج بھاشا سلور میڈل اور سابق ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل شرد کمار جین کو تعریفی سرٹیفکیٹ اور دو اہلکاروں کے انفرادی اعزازات کی شکل میں دیے گئے دوسرے ایوارڈ کے بارے میں بتایا گیا۔موضوعی سہ ماہی کی سرکاری زبان سے متعلق پیش رفت رپورٹ سرکاری زبان کے افسر، مسٹر اکھلیش کمار سریواستو نے پیش کی۔ RDSO شری مہندر کمار گپتا، ڈائریکٹر/ڈائریکٹوریٹ آف ٹریک مشینری اینڈ مانیٹرنگ، حکومت آف انڈیا نے سرکاری زبان میں "ٹریک ریکارڈ گاڑیوں کے ذریعہ ہندوستانی ریلوے کی ریکارڈنگ" کے موضوع پر ایک پریزنٹیشن دی۔

ابوبکر کا پہلا روزہ

لکھنؤ۔والدین اپنی اولاد کی بہترین تربیت سازی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، ایک بچے کی پرورش اور اس کی تعلیم و تربیت میں والدین بالخصوص ماں کا اہم رول ہوتا ہے۔جس کا ثبوت فریدہ دریا گنج، نئی دہلی کے آٹھ سالہ بیٹے ابوبکر نے آج اپنی زندگی کا پہلا روزہ رکھ کر دیا ہے۔ابوبکر اپنے پہلے روزہ سے بہت خوش ہے، اپنے دوستوں اور گھر کے دیگر بچوں سے دن بھر کی داستان بیان کرتے پھر رہا ہے کہ آج میں نے پورے دن کا روزہ رکھا اور کچھ بھی نہ کھایا اور نہ ہی پیا۔ابوبکر نے اپنے گھر کے بزرگوں اور بچوں کے ساتھ مل کر روزہ کھولا اور ایک خوشگوار لمحہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ گزارا، ابوبکر کے اس حوصلے اور جذبہ کو دیکھ کر اس کی ماں فریدہ بہت خوش ہے۔اس موقع پر ابوبکر کے ماموں نور، فیض، انس، شفیع، محمد احمد، ماموں و خالہ زاد بھائیوں میں شعیب، زبیر، رضوان، امجد، لئیق، صائم، صہیب، جنید، ریحان، یاسر، ذہیب، عبداللہ، زید، عبدالصبور، دوستوں میں طہٰ، زین اور دیگر متعلقین میں ڈاکٹر فیصل ذکی، ڈاکٹر جلیس، ڈاکٹر اکمل شاداب، ڈاکٹر عفیفہ، عقیلہ، نرگس اور ذکیہ وغیرہ نے ابوبکر اور اس کی ماں فریدہ کو مبارکباد دی اور نیک خواہشات بھی پیش کیں۔

محمد ارشد کی شاندار کامیابی، میڈل سے نوازا گیا

لکھنؤ، 26 مارچ (پریس ریلیز) ساحل نیشنل پبلک اسکول، مولوی گنج لکھنؤ کے ہونہار طالب علم محمد ارشد بن اظہر منیر نے نمایاں تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی کلاس میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔صرف 5 سال کی عمر میں اپنی محنت اور ذہانت کے ذریعے اس کامیابی کو حاصل کرنے پر اسکول انتظامیہ نے انہیں خصوصی طور پر میڈل سے نوازا۔تقریب کے دوران کلاس ٹیچر نے محمد ارشد کی تعلیمی صلاحیتوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کی یہ کامیابی دیگر طلبہ کے لیے بھی حوصلہ افزا ثابت ہوگی۔اسکول کے اساتذہ اور ساتھی طلبہ نے ان کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔یہ پہلا موقع نہیں جب محمد ارشد نے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہو۔اس سے قبل بھی وہ اسکول کے مختلف ثقافتی پروگراموں میں بھرپور شرکت کر چکے ہیں اور اپنی بہترین کارکردگی کے سبب میڈل حاصل کر چکے ہیں۔ان کی ہمہ جہت صلاحیتیں اور محنت انہیں ایک روشن مستقبل کی جانب لے جا رہی ہیں۔محمد ارشد کی اس کامیابی سے ان کے والدین اور اساتذہ بے حد مسرور ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ مستقبل میں بھی اپنی تعلیمی محنت جاری رکھیں گے۔

اٹاوہ: سوشل میڈیا پر قابل اعتراض پوسٹ کے الزام میں ایک گرفتار

اٹاوہ:26 مارچ (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع اٹاوہ کی کوتوالی پولیس نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی قابل اعتراض فوٹو سوشل میڈیا پر وائرل کرنے کے معاملے میں ایک ملزم کو گرفتار کیا ہے۔سینئر ایس پی سنجے کمار نے بتایا کہ وزیر داخلہ امت شاہ کی فوٹو کو ایڈیٹ کر سوشل میڈیا پر قابل اعتراض پوسٹ کرنے والے نوجوان کو اٹاوہ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے گرفتار کیا ہے۔ایس ایس پی کی ہدایت پر تھانہ کوتوالی پولیس نے 23 سال کے بابی ولد رمیش چندر باشندہ آنند نگر تھانہ کوتوالی ضلع اٹاوہ کو گرفتار کر لیا گیا۔

یونٹی پی۔جی۔کالج کے زیر اہتمام سہ روزہ سائیکل ریلی

لکھنؤ۔یونٹی پی۔جی۔ کالج بسنت کنج آئی۔آئی۔ایم۔بائی پاس روڈ، لکھنؤ نے مارچ 24 سے 2025-3-26 تک چلنے والی سہ روزہ سائیکل سفر کے طلبہ کا جاگرس پارک کے پاس خیر مقدم کیا اور اکھونوش کرنے کے لئے پانی، بسکٹس، پھل اور مٹھے کی بوتلیں پیش کیں۔ اس پروگرام میں لکھنو یونیورسٹی کے ڈاکٹر گیان پراکاش اور ڈاکٹر سدھاکر پراکاش بھی موجود تھے۔ اس میں کالج کے پرنسپل ڈاکٹر سنیل دھون NSS آفیسر ڈاکٹر جی۔کے۔دھوریا، کالج کے اساتذہ اور طلبہ نے بھی شرکت کی۔

گھروں میں آگ بجھانے والے سلنڈر لگانے کے لیے بیداری پیدا کی گئی

لکھنؤ حال ہی میں پرانے لکھنؤ کے حسین آباد میں واقع شیش محل میں ایک عمارت کی پارکنگ میں کھڑی ایک الیکٹرک ٹو ویلر میں آگ لگنے سے قریب ہی کھڑی دو بائک اور ایک کار بھی جل کر خاکستر ہو گئی۔شکر ہے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔لیکن اس واقعے سے ہمیں ایک سبق یہ ملا کہ ہم اپنے گھروں میں لاکھوں روپے لگا دیتے ہیں لیکن فائر سیفٹی کا کوئی انتظام نہیں کرتے۔ شیش محل میں رہنے والے سید رضا امام رضوی نے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے پہل کی اور اپنے والدین کی جانب سے سلنڈر دینے کا اعلان کیا اور اہل علاقہ سے اپنے گھروں میں آگ بجھانے والے سلنڈر لگانے کی اپیل کی۔اس کی حمایت کرتے ہوئے اسی محلے کے حسین ابراہیم نے بھی اپنے والدین کی جانب سے سلنڈر دینے کا اعلان کیا۔اس بار عید کے دن ہمارے علاقے کی کانپور کی مسجد میں عید الفطر کی نماز کے بعد قرعہ اندازی کے ذریعے دو لوگوں کو آگ بجھانے والے دو سلنڈر مفت دیئے جائیں گے۔